بعونہ تعالی

مولد شریف چراغ دین

درین ایام فرخندہ فرجام نسخۂ متبرکہ میلاد شریف

من تصنیفات

عاشق رسول الثقلین نواب باقر علیخان صاحب تخلص شفیع جنکے تصنیفات

کثیر ہیں ساکن محلہ پیر بخارا باہتمام احقر العباد محمد وزیر بعد اضافہ تالیف

حسب فرمایش

جناب نواب امین الدین حیدر خاں صاحب صاحبزادہ مصنف مسبوق الذکر

در مطبع نامی گلزار محمدی لکھنؤ طبع شد

قیمت بخشش فی جلد ... بار اول ... تعداد طبع

اللّٰہم صلّ وسلّم علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد

الحمد للہ والمنۃ کہ اندنون نسخہ متبرکہ میلاد نبی صلعم اسمہ تاریخی

چراغ زن

سنہ ۱۲۹۲ ہجری

من تصنیف منیف جناب نواب باقر علی خانصاحب تخلص تسلی

در مطبع اکمل المطابع محمدی واقع لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیجیے حمد خدا کو ابتدا
نعمتین کی ہین عطا لا انتہا

شان و قدرت کو عجب جلوا دیا
پہلے اپنے نور کو پیدا کیا

ایک خالق اور اک مخلوق تھا
گر کہیے عاشق تھا تو خود معشوق تھا

بزم خلوت مین نپایا دخل غیر
برسون ہی کی عالم وحدت کی سیر

بعد اوسکے گو بہت کثرت ہوئی
آشکارا حجت وحدت ہوئی

جس ثناے پاک سے کھل جاے راز
ہو سزاوار خداے بے نیاز

کون یان اوسکے سوا معبود ہے
وہ ازل سے تا ابد موجود ہے

سارے اسباب جہان پیدا کئے
سب زمین و آسمان پیدا کئے

آفتاب و ماہ پیدا جب ہوئے
یک بیک سامانِ روز و شب ہوئے

گر زمین کو خاکسارون سے ہے زیب
آسمانون کو ستارونسے ہے زیب

روح تن کو نعمت کبرے ہوئی
تن سے جان کو راحت عظمی ہوئی

ہے برائی سالک راہ وصال
دولت جاوید قرب ذو الجلال

جسکو اس دنیا مین تیری لو نہین
کہئے کیا اوس دل کو شمعِ بزم دین

گرچہ پیدا ہیں کہہ وجود و گہہ عدم
لم یزل قیوم ہے فی حسن القدم

غیر تیرے کوئی نہیں خلاق ہے
دوست دشمن کا تو ہی رزاق ہے

گل کو گلشن قطرہ کو دریا کیا
جو کیا تو نے وہ سب اچھا کیا

انت تواب و غفار رحیم
ربنا اہد الصراط المستقیم

در نعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میرے خالق کا جو نور پاک ہے
بادشاہ کشور لولاک ہے

زیر پا جس کے ملک کا فرش ہے
نور رب کرسی نشین عرش ہے

سب سے افضل اور اکرم ہے وہی
باعث احیاء عالم ہے وہی

فیض کیا کیا سرور عالم کے ہیں
حضرت آدم اونہیں کے دم سے ہیں

واہ کیا کیا رحمت معبود ہے
یہہ محمد اور خدا محمود ہے

مصطفے ہیں سرور الاحباب
رحمۃ للعالمین پایا خطاب

شاہد و داعی مبشر اور منیر
کہہ بشیر نیک خو کا ہے نذیر

نون و یاسین اور مزمل خطاب
احمد و طٰہٰ شہ گردون جناب

نور و نعمت اجتبی رحمت رشید
شمس و محسن و رحمت رب مجید

کافی و ہاشر اونہیں کہتے ہیں سب
فاتح و خاتم متقفی ہے لقب

عاقب و ماحی مذکر اور سراج
ملت اسلام کو بخشا رواج

گروہ ہے خورشید دین گردون مقام
اوس کے بارہ برج ہیں بارہ امام

حسب ادب ہدیۂ بھیجا چاہیے
تحفۂ تسلیم بھیجا چاہیے

مقدمہ

سامعینوں کو پیام خامہ ہے
نور خالق کا ولادت نامہ ہے

جانیے راحت ہر اک تکلیف کو
سنیے دل سے باعث تصنیف کو

ایک دن اک یار صادق نے کہا
خاصۂ ذی شان خالق نے لکھا

اسمد کو نن سے خیر الامم
کیجیے حال ولادت کو رقم

یون نہ کھویا زندگانی چاہئے / بعد مردن کچھ نشانی چاہیے

ہم ناحق ہے معین ہو گا الاہ / چاہیے مسافر زاد راہ

گو ہر اک تشویش سے فرصت نہ تھی / اتفاقاً بس یک مثنوی منظور کی

اونکے گر اوصاف سے واقف ہو / اسم پاک اونکا [illegible] سے سنو

عاشق خیر البشر احمد علی / میرزا ہی خوش سیر احمد علی

جابجا مشہور ہی اونکا خطاب / نہی میرزا کہتے ہین سب شیخ و شاب

عشق اہل بیت مین ناجی ہوئے / بفضل رب سے زائر و حاجی ہوئے

اونکی جو تاکید پر تاکید سے تھے / ہیچ خواہ اونکے واسطے نامستعد تھے

جو حدیثون کے موافق حال تھا / مختصر کرکے اوسے موزون کیا

جو روایت حسب مطلب مل گئی / بر محل ہے اوس سے کیفیت بنی

لب کوئی جوہر ہے محتاج عرض / تھی نہ مضمون خیالی سے غرض

ہر خطا سے ہو بری راہ صواب / منکے وصف نور خالق ہو مثاب

گو سخن کی قدر کچھ باقی نہین / ہے مگر تحفہ برائے مومنین

اور کچھ منت نہین غیر ثواب / تا ہو آسان مشکل روز حساب

الغرض موزون کئے اشعار چند / جو ہر ایک ہین در شہوار چند

گرچہ ظاہر مین ولادت نامہ ہے / پر حقیقت مین شفاعت نامہ ہے

بندش مضمون نہین گو خوب ہے / نامہ اعمال مین محبوب ہے

کیونکہ ہی شام سے صبح یقین / مثنوی ہی مطلع خورشید دین

روشن اپنا نام ہے اس نام سے / ہے امید مہر ذو الاکرام سے

گو یہہ دل طالب نہین تعریف کا / ہان مگر خواہان ہے اس تکلیف کا

پاکے حظ باغ سخن کی سیر سے / شاد فرمائین دعائے خیر سے

تا سر ایک آفات محشر سے بچے / ذاکر خیر البشر شر سے بچے

ملتجی ہون مین برائے مغفرت / چاہئے سب کو دعائے مغفرت

ہوتا ہی جب روز میلاد رسولؐ
پایا ہی آرام کچھ بیمار دل

ای مسلمانو مقام غور ہے
جو کہ شرک بانی صید جور ہے

اوس مین مہر خالق اکرم ہوئی
شاد ہونے سے اذیت کم ہوئی

تم تو سب ہو جان نثار مصطفیٰؐ
قائل رب و دست انبیاء [illegible]

پاؤگے جنت مین اعلیٰ مرتبہ
اور سب نے [illegible] ہوگا مرتبہ

اُمتین جو جو تھین مابین سلف
امت احمدؐ [illegible] اول و ذوق [illegible]

دیکھو سیر گلشن عنبر سرشت
راغبان مشتاق ہین اوسکون لشت

بہر ذاکر مرحبا کا شور ہے
ہر طرف صلی علیؐ کا شور ہے

روایت الیث بن سعد کی کوب

لیس کا ہے قول ای نیکو اساس
مین گیا ابن ابی سفیان کے پاس

کعب احبار اوس جگہ موجود تھا
استفادے کے لئے بیٹھا کعب

ہی تمہاری بھی کتابون مین بیان
کو سنے میلاد محمدؐ کا نشان

جو جو آثار ولادت یہان ہوئے
اون کتابون مین بھی ہین اونکے بیان

وہ جو توریت اور انجیل آئی ہی
اونمین انکی بھی فضیلت پائی ہے

دیکھا اوسنے ابن سفیان کی طرف
تا نہ آزردہ کہین ہونا شگفت

اتفاقاً وہ بھی بولا کر بیان
تا ہو کچھ تیری زبانی بھی عیان

تو نی جو دیکھا ہو یا ہو جو سنا
ای ابو اسحٰق وہ مجھکو سنا

بولا وہ افلاک سے آئے ہین جو
وہ کتابین سب پڑھی ہین ہفتاد و دو

جو صحف آئی برای دانیال
دیکھی ہین مین نے وہ سب بی قیل و قال

اون مین ہی مذکور میلاد نبیؐ
اور ذکر حال اولاد نبی

کس سے پوشیدہ ہی سب مین دھوم ہی
نام اونکا جا بجا مرقوم ہی

دو پہلو کے سوا اسے نیک نام
پیش حق کتنے تھے ایسے احترام

کم نہین ہیسے وا حمدؐ کی شرف
اونکے بہتون کے ہین شہرے ہر طرف

بهر مریم اور بهر آمنه
بهیجے پردے گلشن فردوس کے
آمنه جسدن هوئی تهین حامله
آسمان سے دی منادی نے ندا
جو هے عصمت اور جلالت کا صدف
فیض ابر رحمت معبود سے
هے رسالت کا جو در شاهوار
حاملان عرش اور قدسی تمام
باغ عالم مین بشارت کا سحر
جب ولادت کی هوئی شب آشکار
سب وه هین یاقوت و مروارید کے
کهتے هین آپس مین سب غلمان و حور
جز خوشی غم نے نیا یار استه
باغ جنت جب مزین هو چکا
راندن آباد هو آباد ره
جو همیشه هے تیرے احباب کا
مثل گل خندان هوا باغ بهشت
بس یون هی سامان رهیگا تا بحشر
سب زمین اور دریا خوش هوئے
هر طرف آئے نظر آثار نیک
مثل عالم وه نکو انجام هے
کهتے هین اوسکے دنیون مین بات لاکهه
هو نبی کی بکا ندا اوسی کی جو نامه

جانب حق سے تها کیا کیا مرتبه
اور ملک آئے حفاظت کے لئے
نیکیون کا اپنی پایا تها صله
مژده هوا هو ساکن ارض و سما
جو هے عفت اور شرافت کا صدف
هے مشرف گوهر مقصود سے
اوس صدف مین اوسنے پایا هے قرار
اس بشارت سے هوئے تهے شادکام
پهلے گل لایا هوا پهر بار ور
قصر جنت مین بنے سنتر هزار
هو گئے حورون مین سامان عید کے
هین ولادت کے قصور مقصور
سب بهشتون کو کیا آراسته
تب منادی نے یه دی اوسکو ندا
حکم رب سے شاد هو اور شاد ره
آج پیدا باغ عالم مین هوا
خوش تهے غلمان شاد حور خوش سرشت
هر ملک خندان رهے گا تا بحشر
شهر و ده اور باغ و صحرا خوش هوئے
ماهیان بحر سے مچهلی هے ایک
هے بڑی سب سے متوسا نام هے
کیجئے گو وصف خوش اوقات لاکهه
قدرت رب سے هی کیا لازمه

کانین اوس کی پشت پر ستر ہزار
ہی وہ ہر اک گاسے دنیا سے بڑے
سینگ ہین گائی کی ستر ہزار
گوخرابان گائے ہین ستر ہزار
یہہ بشارت جب تو سالے سنی
گرادسے ساکن مگر یا ذو الجلال
سب کی سب ہوتی نہ و تالا زمین
تا ثریا اور تا تحت الثرا
ہر طرف کیا اہتمام عیش تھا
تھے خوش و خرم یہان تھے جو بہاڑ
تھین صدائین کلمہ توحید کی
بڑہ گیا کیا کیا شکوہ بو قبیس
باغ عالم مین جو یان اشجار تھے
تھا تنفر مکر اور تلبیس سے
طاعت رب مین جوان و پیر تھے
تھی زمین و آسمان کے درمیان
آتی تھی ہر سمت بوئی مشک و عنبر
تھا نہ اونسی کوئی آئیس مین شبیہ
روح آدم نے بشارت جب سنی
غم گھٹا ہر ایک بڑہ کر مرتبہ
یک بیک طاری ہوئی حالت نئی
حوض کوثر جل مین مضطر ہو
تھی اوسے بحر کرم کی

راہ چلتی مین سدا الیل و نہار
پشت ماہی پہ فراغت سے کھڑے
اور زمر دستے ہوئے مین آشکار
کچھ خبر اوس کو نہین ہے زینہار
خوش ہوئی ایسی اوسے جنبش ہوئی
ہوتا سب اہل زمین کا غیر حال
جلنے ہر وحش و طیور و آدمین
ہر مکان ہر قصر تھا عشرت سرا
لامکان بھی اک مقام عیش تھا
مژدہ دیتے تھے پہاڑون کو پہاڑ
جس نے یہہ مژدہ سنا بس عید کی
بعد ان عشرت تھا کوہ بو قبیس
سب وہ محو طاعت غفار تھے
کام تھا تہلیل اور تقدیس سے
ہر طرف کو نعرہ تکبیر تھے
فرحت و عیش و بشاشت کے نشان
نور کی دریا کئے ستر عمود
تھے ہم حاضر تھے با شکل وجیہ
خوش ہوئی اور جشن کی تدبیر کی
تھا مضاعف حسن ستر مرتبہ
ہوئی نکی تھی کنارہ کر گئی
جوش آیا آب [illegible] یا سر ہوا
یا نہ پر تھا بڑہ گئی تھی آبرو

گوہر و یاقوت کے ستر ہزار — قعر باہر آئے تھے بے شمار

تھے جو ہر دم فکر اور تدبیر میں — سب شیاطین بندہ ہوگئے زنجیر میں

مضطرب تھے راحت و آرام بن — قید رکھا قلعے میں چالیس دن

پھر عجب صدمے سہے چالیس روز — غرق دریا میں رہے چالیس روز

ہوگئے پہلے سے بھی صدمے دوچند — تھی وہاں فریاد واویلا بلند

کم نہ تھے آسمانی ہوتے تھے — آتشیں پانی پانی ہوتے تھے

کیا کمی تھی کفر کے مٹ جانے میں — سرنگوں بت ہوگئے بتخانے میں

قوم حضرت بھی بشارت پاتی تھے — کعبے سے بھی نکلتی یہ آواز آتی تھے

کیوں دگرگوں غم سے ہے حال قریش — ہو خبر بر اک گواہی آل قریش

آیا ہے امروز تم سب کی طرف — حکمران کشور عز و شرف

دے گا وہ مژدہ تو اونسے تمہیں — اور ڈرائیگا عذاب اونسے تمہیں

ہر مومن ہے شہنشاہ بشیر — کافروں کے حق میں سلطان نذیر

ہوگی اوس سے سود مندی بزرگ — اوس سے ہے اکرام و اجلال سترگ

ہے ترو تازہ نہایت باغ دین — لایا پھل نخل مراد مؤمنین

ہے ہمیشہ تاج بخش افسران — نور یزدان خاتم پیغمبران

کرچکا ار ولادت جب عیان — اسطرح بولا وہ کعب خوش بیان

دو جہاں حضرت کے ہیں زیر قلم — یوں کتابوں میں ہماری ہے رقم

عترت اوسکی بہترین خلق ہے — دشمن اوسکا کمترین خلق ہے

ہوں گے اوس عترت میں سب شاہ زمان — دم سے اونکے ہر مردم ہے امان

گر جہاں میں ہوگا اونسے ایک بھی — قہر حق نازل نہ یہاں ہوگا کبھی

ہے ہلاکت اور طوفاں سے نجات — اونکے دم سے ہوگی قائم کائنات

ابن سفیان نے کیا اوس دم سوال — ای ابو اسحق ای شیریں مقال

کون سی ہے مدحت نور خدا — کون سے یہ عترت نور خدا

ہے جو بعد انبیا اون کا ظہور ہے یہ اوس مین حکمت رب غفور
ناسخ ہے ملت اسلاف ہون اون کے ہر اک سی سوا اوصاف عدد
ہوتی گر پہلے سے حضرت زیب صدر سب نبیون کی نکرتا کوئی قدر
ہوتے بعد اونکی بطرز ہمسری کوئی بھی آتا نہ پھر پیغمبری
پڑھیے اسعد ہم بادل حاضر درود چاہیے ہے نذر کے خاطر درود

ترجمہ قولہ تعالی

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

ہے یہ رحمت سی کل ایمان جنو یعنی تفسیر کلام رب سنو
آیۂ رحمت ہے جو قرآن مین ہے بلاشک مصطفی کی شان مین
اسطرح فرمایا ہے رب ودود بھیجتے ہین ہم پیمبر پر درود
موجب فرمان رب کائنات سب فرشتے بھی ہین مشغول صلات
تم بھی ہو نائب رب ودود اے گروہ مومنین بھیجو درود
باطنی الفت کو یون ظاہر کرو تحفۂ تسلیم کو حاضر کرو
انّ جو با معنے تحقیق ہے شک نہین جائز بجز تصدیق ہے
کیا عجب رتبہ ملائک کا بڑھا اسلیے منصوب قرآن پڑھا
انّ کا جو اسم ہے یاکر تو فر عطف ہے اس کا اوسی اللہ پر
ہے خبر فعل مضارع اس لیے فائدہ ہے دوام او معنے دیے
ہے یصلّون ممدا برار کا فائدہ حاصل ہے استمرار کا
گرچہ مطلب سب عیان ہے صاف صاف پر کیا ہے نحویون نے اختلاف
چاہیے تائید امر نیک کی ہے خبر دونون کی وہ یا ایک کی
کہتے ہین یعنے نحاۃ خوش سیر ہے وہ اللہ و ملائک کی خبر
گرچہ لازم ہوتی ہے یا صد نماز جمع مابین حقیقت اور مجاز

کیا عجب جمشید اگر سیر و سمن … ہو ملک ساغر پئے … سوختن
سبز … آفتاب دست ماہ رو … تا … آب معتمد کے آبرو
شاہی مجھے کشور ایمان کی لے … جام الفت ساقی کوثر کا دے
دل اگر ممنون احسان ہو ترا … رہ نما ہے لغزش ایمان میں مرا
جا تری حالی سے بزم پاک میں … دیر سے بیٹھا ہوا ہوں تاک میں
ایّھا السّاقی اُدِر کاساً لنا … ضاق وقتُ العُمر فی دارِ الفنا
نشاء ملک بقا ہو دم بدم … چاہئے میرے لئے جام قدم
لادے مجھکو خم وحدت کی شراب … تا ہو مشرک کا جگر غم سے کباب
بادۂ الفت سے بھر جام نشاط … طالب یک جرعہ ہے خضر حیات
گر ملے مجکو اوس سے حاصل ہو ایاغ … شب کو ہو مہتاب کا روشن چراغ
گر ہو عالم میں دل پژمردہ کا … درد ہو اوسکا معالج درد کا
دی وہی آب حرام اے خوش مآل … جو کہ شرع نور حق میں ہو حلال
وہ معطر چاہئے مجھکو شراب … گلشن عالم میں پانی ہو گلاب
بزم عشرت میں کوئی دل ہو نہ تنگ … بادۂ گلرنگ سی خم جائے رنگ
ساغر انور اگر ہے آفتاب … ہے صبوحی نور صبح انتخاب
ساقیا گر تا نئے خم شام ہے … تو شفق بھی بادۂ گلفام ہے
گو بظاہر زندہ ہوں بیہوش ہوں … عین مدہوشی میں با صد ہوش ہوں
ساغر بلور کو بھر دیجئے … یعنی آب خشک کو تر کیجئے
جو کہ لیلائے شب میلاد ہے … تا نہ مجنون کو اوس کی یاد ہے
جلوہ فرما گر خدا کا نور ہو … تو دل بیہوش فخر طور ہو
ہو خمار صدمۂ اندوہ دور … بزم کو آب طرب سے ہو سرور
مجھ سے گر فرہاد کو باتھ آئے جام … تا قیامت لے نہ خسرو شیرین کا نام
[illegible] … [illegible] رات دن جایا کرے

اسی طرح ہو دور اب آتشین — سیخ و شو گرم ہو بازار دین
مہر صبوحی سے تو جام آفتاب — تا کہ بزم نور سے ہوں فیض یاب
جنسے دیکھا ہو ثریا تاک میں — بادۂ انگور کے ہوں تاک میں
ای محبو یاس ایمان چاہیے — بزم میں آنیکا سامان چاہیے
دل سے یاں حاضر رہو مطلب یہی — محفل مولود نور رب ہے یہی

حدیث مبارک رسالت مآب خلقت نور میں پہلے حضرت آدم سے

لکھتے ہیں یوں عالم دین مبین — ہو یہی ارشاد امیر المومنین
حق تعالی نے شرف کیا کیا دیا — پہلی نور مصطفیٰ پیدا کیا
تھے نہ یاں جہان آب و زمین — آسمان و کرسی و عرش برین
کچھ نہ یاں موجود تھا غیر عدم — جنت و دوزخ نہ تھی لوح و قلم
چاہیے نور محمد پر درود — تھا نہ دنیا میں فرشتوں کا وجود
رتبہ نور خدا کیا ہوسکے — آدم و حوا نہ تھے پیدا ہوسکے
ہیں احادیث نبی سے آشکار — کیجئے گر قبل آدم کا شمار
سال ہوں چوبیس الف اور چار لاکھ — شک نہیں گو دل کرے انکار لاکھ
راست گو کہتے ہیں سب کوئی نہ تھا — جز خدا اور نور رب کوئی نہ تھا
الغرض جب نور حق پیدا ہوا — خالق مختار کا شیدا ہوا
ہر گھڑی حمد و ثنا سے کام تھا — محو طاعت عاشق علام تھا
بندگی پر ایسا آمادہ ہوا — سامنے داور کے استادہ ہوا
جب عبادت میں برس گذری ہزار — بڑھ گیا اس نور کا فخر و وقار
پاس تھا رب علی کو اس قدر — دم بدم فرمائی رحمت کی نظر
طاعت معشوق جب عاشق نے کی — عزت مخلوق تب خالق نے کی
بار ہا پیغام رب آیا کیا — اس طرح اللہ فرمایا کیا
کون ایسا خاصہ معبود تھا — بس ترا ہونا ہمیں مقصود تھا

موجب فرمان ہوا حاصل کمال
ہاتھ آیا پردہ جاہ و جلال

نور رب پاک با شان عظیم
پڑھتا تھا تسبیح سبحان الکریم

کہتا ہے خود راوی ذیشان سلف
گذرے اوسجا سال اوسکو آٹھ الف

پردہ رحمت میں آیا بعد ازان
حمد رب پاک سے تھا تر زبان

بیچ مین خود رحمت داور تھی گرد
تھا اوسے سبحان رب العرش ورد

فضل یزدان راس و چپ او دبیل خلف
ساری گذری اوسجگہہ پر سات الف

نور پر تھا لطف داور بیحساب
رہنے کو پایا نبوت کا حجاب

نام ہو لا اسم مالک ورد تھا
ہر گھڑی سبحان ربک ورد تھا

نور کا بڑھتا گیا عز و وقار
ذکر رب مین سال گذرے شش ہزار

طاعت رب سے شرف حاصل کیا
آیا یا مین حجاب کبریا

موجب فرمان رب ہو کر مقیم
ورد کی تسبیح سبحان العظیم

رشتہ الفت نہ ہا ہو قطع و حلف
پایا دخل مین سال گذرے پنج الف

پر ہوا وہ نور با صد مکرمت
جلوہ فرمائے حجاب منزلت

درگہ معبود مین بیخوف و بیم
ورد تھی تسبیح سبحان العلیم

چار الف اوسجا ہوئی جب دم برس
غیر یاد رب نکوئی کی ہوس

پردہ رفعت مین فرمایا جلوس
ایک عرصے تک وہین بھایا جلوس

دخل ظلمت تہا نہ نور رب کی گرد
تہا وہان سبحان من ذی الملک ورد

اوج پایا عزت و تبجیل سے
کام تھا تسبیح اور تہلیل سے

سال راحت سے ہوئی جب ستہ ہزار
آیا باہر والشی نور کردگار

جانب رب سے ہوا اوسدم خطاب
منتظر اب ہر سعادت کا حجاب

جب یہہ حکم خالق یکتا ہوا
جلوہ گر نور خدا اوسجا ہوا

رتبے پر رب سو اوٹھنے لگا
تسبیح سبحان من پڑھنے لگا

سال با خوبی ہوئے جب دو ہزار
واسنے نکلا نور با صد افتخار

عرض کی اے مالک روز حساب
چاہئے مجھکو شفاعت کا حجاب

بالتجی جب دم حضور رب ہوا — وحی سے ممتاز نور رب ہوا
ناگہاں آواز آئی اے حبیب — منتسی ہو پردہ شفاعت کا قریب
جا پہنچے وان جلوہ فرما ہو جئے — نیر برج تجلا ہو سے جئے
سب کو کافی ہو حمایت آپ کی — منتظر خود ہی شفاعت آپ کی
ظلمت عصیان کی لی راہ عدم — نور نے رکھا شفاعت مین قدم
ہم قسمت اوج پر ستار ہا — تسبیحہ سبحانہ پڑ ستار ہا
یاد رکھ یہین سال جب گذرے ہزار — تب ہوئے اسرار کیا کیا آشکار
ہو منور از خفی ہو منجلی — اسطرح ارشاد کرتے ہین علی
قدرت رب کی عجب جلوے دئے — بیس دریا نور سے پیدا کئے
گر وہ شخص دل سے شن اسی با صد رجوع — ایک ان سب مین سی ہی بحر خشوع
ہو سعادت سی قرین مرد سعید — آبرو کی دین ہو دریائے مزید
اک امانت اک امانت بحر ہے — اک ہدایت اک صیانت بحر ہے
بحر تقوے و عمل بحر رضا — بعد ازان بحر وفا بحر حیا
اک خشیت اک تواضع کا ہی بحر — ایک ان سب مین توقع کا ہی بحر
بحر صدق و بحر جود و بحر حلم — بحر عزت بحر صبر و بحر علم
تا زیادہ ہو مصفا پر ضیا — بیسون دریا مین اوسے غوطہ دیا
اسطرح الطاف یہ الطاف ہون — مجتمع اوس مین یہ سب اوصاف ہون
ہو چکا ہر بحر مین جب غوطہ زن — آبرو پائی بصد وجہ حسن
بحر آخر سے وہ باہر آیا جب — خالق مختار نے فرمایا تب
ای حبیب کردگار دو جہان — ای محمد بہترین بندگان
بہترین افضلان و اکملان — بہترین انبیا و مرسلان
ساری مخلوقات سی اول ہی تو — آخر پیغمبران افضل ہی تو
رو مین تجسے صد مہای جان گزا — ہی شفیع عاصیان روز جزا

نور سن سنکے خطاب بے نیاز / ہوگیا تہا سجدہ ونسے کیا کیا سرفراز
سر اوٹہایا سجدۂ داور سے جب / نور نے ایجاد کیا یا فیض سب
تہی تجلی وان زیادہ طور سے / نور کی قطرے گرے اوس نور سے
ہیں چہار او سی تہی جو اون سکا شمار / قول یا حضرت سے ہوا ہے آشکار
سب وہ تہے چوبیس الف اور ایک لاکھ / منکشف ہر اک سے ہے سر نیک لاکھ
انبیا اون قطروں نسے پیدا ہوئے / مورد احسان رب کیا کیا ہوئے
بیچ میں تہا نور پاک مصطفے / گرد قطرے نور کی با صد ضیا
نور حضرت تہی کعبہ تہا صاف / اور سب قطرے تہے سرگرم طواف
دمبدم حمد خدا کا تہا خیال / پڑہتے تہے تسبیح رب ذو الجلال
یک بیک جب اسطرح ساماں ہوا / جانب اللہ سے آئی ندا
کون ہوں میں جانتے بھی ہو مجھے / عارفو پہچانتے بھی ہو مجھی
گرچہ سب خاموش تہی سنکر خطاب / نور حضرت نے دیا جھٹلے جواب
بیگماں تو وہ خدا ہے پاک ہے / جس کا نائب صاحب لولاک ہے
جز ترے کوئی نہیں معبود ہے / دو جہاں میں ایک تو مقصود ہے
تو رہا ہر حال میں بے شریک / تو ہے واحد کون ہے تیرا شریک
وہ ملک ہے تو کیا سب سے سلوک / تابع فرمان ہیں تیرے سب ملوک
کلمہ احمد ہوا حسب تمام / بس یہ آواز آئی اوسدم لا کلام
تو ہو مقبول خدا ہے بے ہمال / تو حبیب رب ہے نور با کمال
اسکے محمد بہترین کائنات / بادشاہ محسنین و محسنات
ہے رسول حق شفیع المذنبین / شمع بزم اصطفا مصباح دین
امتی ہیں حشر میں خیر الوریٰ / تیری امت امتوں نسے ہے سوا
بعد گفتگو بعد این گفت و شنید / جوہرے زان نور حضرت آفرید
خالی حکمت سے نہیں فعل حکیم / قدرت رب سے ہوا جوہر دو نیم

آرزو پوری خوشی حاصل ہوئی ۔ یک بیک وحی خدا نازل ہوئی
گر نہوتا سرورِ عالی حشم ۔ تو یہی یان پیدا نہوتا لوح و قلم
سب کو جلوا دیا اوسکے لئے ۔ خلق کو پیدا کیا اوسکے لئے
ہے برائے دوستان شاہ بشیر ۔ اور عدو نکے واسطے ہر دم نذیر
بہر ظلمت نور بخشندہ چراغ ۔ اور شفیع خلق ہے عالی دماغ
نائب حق صاحب تکریم ہے ۔ دوست میرا واجب التعظیم ہے
نام حضرت سے حلاوت جب ہوئے ۔ عرض کی کیا کیا نہ فرحت اب ہوئے
السلام ای شاہ ذیشان السلام ۔ السلام ای نور یزدان السلام
گرچہ یاد حق میں تھے عالی جناب ۔ رحمت و شفقت سے فرمایا جواب

علیک السلام منی و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مستحب اوسدن سے ہے کرنا سلام ۔ اور جواب اوسکا ہے واجب لا کلام
پھر ہوا حکم خدا پھر قلم ۔ چاہیے ہر دم سر تسلیم خم
لکھہ اوسے ہونا جو ہے شام و سحر ۔ لکھہ مرا امر قضا امر قدر
آج ہی سب بن تامل ہو رقم ۔ تا قیامت جو کریں ایجاد ہم
الغرض مرقوم اور مسطور تھا ۔ جو خدائے پاک کو منظور تھا
ہر طرف کو عیش کا سامان ہوا ۔ خالق مختار کا فرمان ہوا
رحم کے سامان ہویدا ہون ابھی ۔ یان فرشتے چند پیدا ہون ابھی
جلوۂ قدرت نظر آنے لگے ۔ کچھ ملک باکر و فر آنے لگے
الغرض اون سب کو جب پیدا کیا ۔ رب واحد نے یہ تب عہد ا دیا
مصطفےٰ پر اور اونکی آل پر ۔ بخطر بھیجو درود آٹھون پہر
اور ہیں جو شیعیان مصطفےٰ ۔ عاشقان خاندان مصطفےٰ
اونکے خاطر ہو دعائے مغفرت ۔ پیش حق ہیں مستحق مرحمت
تا قیامت اس سے تم غافل نہو ۔ اپنے خالق کی حفاظت میں رہو

السلام علیک یا رسول اللہ

ہی یہہ قول راوی نیکو سرشت
نور حضرت سے کیا پیدا بہشت

باعث رحمت یہہ کیفیت ہوئے
چار وصف یعنے عطا زینت ہوئے

یعنے تعظیم و جلالت کو دیا
پھر امانت اور سخاوت کو دیا

سربسر آراستہ جنت کئے
دوستون اور اہل طاعت کی لیئے

کہتے ہین اوٹھا جو پانی سے دہوان
ہو گئے طیار ساتون آسمان

مجتمع تھا جسقدر پانی پہ کف
اپنی قدرت سی اوسی بخشا شرف

منقلب وہ صورت زمین ہوئی
یعنے اوس سے سب زمین پیدا ہوئی

تا نہ کشتی سی ٹھہرے آب پر
اوس زمین کو فوق تھا سیماب پر

باعث جنبش تہا رعشہ بی شمار
یعنے دریا مین نہ ممکن تھا قرار

اسلیے پیدا کئے خالق نے کوہ
تا زمین کو تہام لین با صد شکوہ

پھر خدا نے اک ملک پیدا کیا
سب زمین کو دوش پر اوسنے لیا

یک بیک ظاہر ہوا سنگ عظیم
اوس فرشتے کو کیا اوس پر مقیم

پھر کیا گاو زمین کو جلوہ گر
اور رکھا سنگ اوسکی پشت پر

بعد ازان پیدا ہوئی مچھلی جو ہین
اوس پہ استادہ ہوئی گاو زمین

جوشش مین ہر بحر رحمت بیحساب
حوت نے پائی جگہہ بالاے آب

پانی بالاے ہوا ہے برقرار
اور ہوا بالاے ظلمت آشکار

تحت ظلمت قدرت اللہ ہے
کون اوس سے غیر حق آگاہ ہے

دفعۃً پھر اسطرح قدغن کیا
عرش کو دو نور سے روشن کیا

ایک نور فضل دیگر نور عدل
تا نہ کسر ارہے مذکور عدل

کیا عجب زینت پہ گر زینت ہوئی
چار شی کی فضل سے خلقت ہوئی

ایک ہی گر عقل ثانی حلم ہے
پھر سخاوت اور چہارم علم ہے

ہی یہہ قول عاشق رب کریم
عقل سے پیدا کئے ہین حور و نعیم

قادر و مختار ہے ذو الکبریا
علم سے پیدا کی خوشنودی رضا

جابجا سے جھکے لی ایک ایک مشت — کچھہ زمین سے خاک لی نرم و درشت
کیون نظر آتین نہ ساماں مختلف — ہین اسی سے رنگ انسان مختلف
الغرض جب خاک عزرائیل لائے — یہہ صدا آئی کہ کیونکر لیکے آئے
کیا زمین کے حال پر آیا نہ رحم — اون فرشتون کی طرح کہایا نہ رحم
جب سنا اوس صاحب تبجیل نے — عرض کی اوسوقت عزرائیل نے
کب زمین کی معذرت مرغوب تھی — رحم سے تیری اطاعت خوب تھی
جب مطیع حکم یون پایا اوسے — وحی سے ممتاز فرمایا اوسے
ہو ارادہ ای سعید خوش صفات — ہون بشر ایسے میان کائنات
اونمین کچھہ ہون انبیائے مرسلین — اور کچھہ ہون اوصیائے پاک دین
کچھہ تو ہون خاصان رب کائنات — اور کچھہ ہون اشقیائے بد صفات
اسطرح محکوم یزدان ہو تو ہی — اونکے خاطر قابض جان ہو تو ہی
پھر ہوا حکم خدا جبرئیل کو — جلد لا اوس خاک کو اے نیکخو
جسکے باعث سے ہوئی پوری امید — فضل رب سے ہی جو نورانی سفید
طینت پاک رسول اللہ ص سے — نام جسکا احمد ذیجاہ سے
اصل ہو ہر ایک خوش اوقات کی — اصل ہو لاریب مخلوقات کی
سنکے حکم رب ہوئے اوسدم رواں — حضرت جبرئیل با کروبیاں
وہ ملائک لیکے خو ہمراہ تھے — جو مقرب اور بہت ذیجاہ تھے
جو کہ تھے درگاہ رب مین باریاب — صادقین مشہور تھا جنکا خطاب
اور تھا تسبیح خوان جنکا لقب — ساتہ تھی جبرئیل کے با صد ادب
الغرض یکبارگی پہونچے وہان — ہی ضریح پاک حضرت کی جہان
اسطرح مرقوم ہی آئی خوش تپاک — لی وہانسے ایک قبضہ خاک پاک
تھی مدد کو رغبت رائے منیر — ساتہ پانی مین کیا اوسکو خمیر
ایک پانی تھا اگر تسلیم کا — دوسرا تھا پیمان تعظیم کا

آپ رحمت آپ نکوئی بیگمان | آپ خوشنودئ رب دو جہان
اہمحبان رسول دوسرا | آپ تکریم اور آپ عفو تھا
سر حضرت کا ہدایت سے بنا | سینہ پر نور شفقت سے بنا
ہاتھہ پر اک کر سخاوت سے بنا | فرج اطہر اونکا عفت سے بنا
کر شرف سے پانون وہ پیدا کئے | مرتبے درجے عطا کیا کیا کئے
گو نہین آسان بیان رہئے خوش | تھے نفسہائے محمد ہوئے خوش
اسطرح جس وقت طینت بن چکی | طینت آدم مین پہر مخلوط کی
جب جسد آدم کا بالکل بن چکا | تب فرشتون کو ہوئے وحی خدا
پہر گل مین در لئے امداد ہم | اک بشر کو کرتے ہین ایجاد ہم
سب اطاعت پر رہین چالاک چست | روح پہونکین جب اوسے کر کے درست
اوسگہری سارے ملک با صد نیاز | سجدۂ تعظیم سے ہون سرفراز
جب یہہ رتبے خاص یزدان کے ہوئے | مشورے تعمیل فرمان کے ہوئے
جسم آدم کر چکے طیار جب | لائے اوسکو گلشن جنت مین تب
شان آدم کے مقر تھے سب ملک | حکم رب کے منتظر تھے سب ملک
یعنی جب اوس سمت سے مامور ہون | سجدہ کر کے خرم و مسرور ہون
جان آدم کو ہوا حکم خدا | جسم اطہر کو کیا تجھکو عطا
روح نے دیکھا مکان تنگ جب | جانئے سی وان آیا عار و ننگ تب
تنگی اوسکی مانع و حائل ہوئی | مضطرب ہو کر نہ وہ داخل ہوئی
خوف رب سے غم یہ غم سہنے لگی | یون زبان حال سے کہنے لگی
اس مقام تنگ کیسے انکار سے | پہر مسکن جائے استغفار سے
حکم رب آیا کراہیت سے جا | اور باہر تو کراہیت سے آ

ذکر دخول روح آدم در جسم

روح جب آنکھون مین پہونچی جیطا | ہو گیا نور بصر عین عطا

قدرت رب دوعالم ہی عیان — حضرت صادق سے کرتے ہیں بیان

روح آدم سو برس تک سر میں تھی — سو برس تک سینۂ اطہر میں تھی

کیا کہوں ان کن مکانوں میں رہی — سو برس تک اونکی رانوں میں رہی

سو برس تک پایزانوں میں مقام — سو برس قدموں میں رہنے سے تھا کام

سب سے ہمت جب وہ آمادہ ہوئی — تب بحکم حق اوٹھکے استادہ ہوئی

تھا عروج خاصۂ رب ودود — سب ملائک کو ہوا حکم سجود

جب یہ ساماں پھر آن دی رتبہ تھا — ظہر کا تھا وقت روز جمعہ تھا

یوں ملک باصد ادب سجدے میں تھے — تا بوقت عصر سب سجدے میں تھے

پشت اقدس سے سنی ایسی صدا — بولتے ہیں جیسے مرغ خوش نوا

جب نہ ظاہر اوسکی کیفیت ہوئی — حضرت آدم کو یہ حیرت ہوئی

عرض کی اے خالق جن و بشر — کون ہے خاص الٰہی پشت پر

کس حضور قلب سے باصد صفا — شغل ہے تسبیح اور تقدیس کا

یوں سروش غیب سے آئی ندا — ہے یہ تسبیح محمد کی صدا

ہے وہ سردار سپاہ طاہرین — بہترین اولین و آخرین

ہے سعادت اوس نکو اطوار کی — جسکو الفت ہے شہ ابرار کی

اوسکو روز حشر جنت سے ہے کام — جسکو حضرت کی اطاعت سے ہے کام

جس مخالف کو ہے عصیان کا مرض — اوس لعین کو ہے شقاوت کا مرض

پیش خالق عہد و پیمان چاہیے — مرتے مرتے پاس ایمان چاہیے

با حفاظت اسکو رہنے دیجیو — بے محل بیجا نہ ضایع کیجیو

عورتیں ہوں جو عفیفہ طیبہ — صادقہ اور مرضیہ ذی مرتبہ

باعث راحت اونہیں کو جانیو — قابل صحبت اونہیں کو جانیو

منجلی ہو تم پہ اسرار خفی — جو ہو رحم ہوں پاک و طیب اور صفی

پس اونہیں کو سونپیو اس نور کو — شاد رکھیو خاطر مسرور کو

جو ہوئے پیدا جہان مردان پاک ‏ لائق اسکے ہین وہی ای خوش تپاک
صلب پاکیزہ ہین جو ابرار کے ‏ مستحق ہین نور خوش کردار کے
عرض کی آدم نے ای پروردگار ‏ بڑھ گیا اسکے سبب سے اقتدار
ہی لطافت بخش یہہ نور لطیف ‏ باعث عزت ہے مولود شریف
اوج سے اسکے ہوا اوج کمال ‏ ہی بدولت اسکے یہہ حسن و جمال

ذکر خلقت حضرت حوا علیہ السلام

جو کہ آدم سے تھی طینت زائدہ ‏ کم نہ تھا اوسکے سبب سے فائدہ
منکشف یون راز پنہان ہو گیا ‏ خلقت حوا کا سامان ہو گیا
خواب کو آدم پہ مستولی کیا ‏ پھر حوا کو خلعت ہستی دیا
استراحت سے ہوے بیدار جب ‏ پائے رحمت کے دریچہ آثار تب
اوٹھتی اوٹھتی اسطرح آیا نظر ‏ ایک عورت ہی سرہانے جلوہ گر
پوچھا آدم نے بتاؤ کون ہو ‏ حال کچھ اپنا سناؤ کون ہو
بولے فضل خالق علام ہے ‏ ای نکو انجام حوا نام ہے
حق تعالے نے کرم کیا کیا کیا ‏ مجھکو تیرے واسطے پیدا کیا
بولے کیون بہتر نہو صحبت تری ‏ شک نہین کیا نیک ہی خلقت تری
جب کہا یون آدم ذیجاہ نے ‏ اسطرح تب وحی کی اللہ نے
تو سراسر بندہ یہہ ہی میری کنیز ‏ غیر سے ہمجنس ہوتا ہی عزیز
تجھکو اوس گھر کے لئے پیدا کیا ‏ نام ہی جسکا بہشت پر ضیا
چاہیے پاکیزگی کا میری پاس ‏ ہو سدا اور د زبان حمد و سپاس
دل سے طاعت خالق یکتا کی کر ‏ خواستگاری حضرت حوا کی کر
مہر اوسکا دیکے دلکو شاد رکھ ‏ اوسکے دم سے اپنا گھر آباد رکھ
بولے اوسدم آدم ذو الاقتدار ‏ مہر کیا ہی اوس کا ای پروردگار
مہر حوا کا جو پوچھا مسئلہ ‏ حق تعالے نے کہا دس مرتبہ

بھیج ای آدم محمد پر درود — اور اوسکی آل امجد پر درود
عرض کی اسمین نہ حجت چاہیے — اسطرح یاد اشت نعمت چاہیے
کیا تری رحمت ہی با ہوش وحواس — زندگی بھر کیجیے شکر وسپاس
مہر دینے پر جو وہ راضی ہوا — خالق مختار خود قاضی ہوا
دی اجازت صاحب تحصیل نے — عقد دونوںکا پڑہا جبریل نے
یک بیک کیا کیا ہوا فضل اله — سب مقرب اور ملائک تھے گواہ
مقصد آدم جو یان پورا ہوا — ساکنان چرخ مین شورا ہوا
قدسیو گلگشت جنت کو چلو — نور خالق کی زیارت کو چلو
کہکے یہہ راہی ہوے سوے بہشت — پاس آدم کے گئے نیکو سرشت
جب زیارت پر وہ آمادہ ہوگئے — پشت کی جانب کو استادہ ہوئے
بولے اوسدم آدم عالی تبار — کیا سبب ہی اسکا ای پروردگار
مجتمع ہوکر ملک آتے ہین جب — پشت کی جانب کہڑے ہوتے ہین سب
وحی آئی اسطرح ای ذیشرف — اس سبب سے سب کہڑے ہین اوسطرف
رتبہ بخشا صلب مخزطور کو — منتقل ہمنے کیا ہے نور کو
عرض کی آدم نے ای رب علا — پشت پر نور محمد کی ہو جا
کیجیے ہم مضطرب خاطر رہین — سب فرشتے سامنے حاضر رہین
نور رب آیا سپہر اوج پر — دیکھا آدم کی جبین پر جلوہ گر
جمع تھے جو نور حضرت کے لئے — سامنے آئے زیارت کے لیے
سب ملائک تھے صفین باندہے ہوئے — نور کے مد نظر جلوے ہوئے
پھر یہہ آدم نے کہا ای بے نیاز — نور رب سے گو جبین ہی سرفراز
او جھل آنکھون سے رہی ہے دلکو شاق — ہی زیارت کا مجھے بھی اشتیاق
دیسی جا پر چاہیئے اسکا مقام — جلوہ گر ہو میرے آگے صبح وشام
اب نہین ذل ماننا ہی کیا کرون — مین بھی تیرے نور کو دیکھا کرون

عرض کی یہ دینے آیا ہوں نوید
باغ عالم میں پھلا نخل امید

سوائے تھا یہ بشارت شیث کی
پھر ہوئی اک دن ولادت شیث کی

تھا جبین میں نور احمد مشتعل
مہر و مہ افلاک پر تھے منفعل

فضل رب سے شاد سب کی دل ہوئے
یک بیک روح الامین نازل ہوئے

پاس حکم خالق یکتا کیا
ماں میں اور فرزند میں پردا کیا

مختفی یون شیث ذیشان ہو گئے
کہتے ہیں آنکھوں سے پنہان ہو گئے

رفتہ رفتہ جس گھڑی بالغ ہوئے
ہر کمال و فضل سے فارغ ہوئے

باپ نے بیٹے کو فرمایا طلب
سامنے حاضر ہوئے با صد ادب

بولے آدم اے جگر بند صفی
بعد مدت ہو چلی سر خفی

ایک دن ہم سے جدائی ہونی ہے
قید دنیا سے رہائی ہونی ہے

ہو قرین اب اختتام زندگی
ہوئی لبریز جام زندگی

ہے ارادہ کیوں توقف کیجیے
آج ہم سے عہد و پیمان لیجیے

بعد ازان سوئے فلک جب کی نگاہ
ان کی مطلب سے ہوا واقف اللہ

ناگہان فرمان رب نافذ ہوا
اے فرشتو تم ٹھہر جاؤ ذرا

ہے یہ موقع عہد کی تصریح کا
شور و غل موقوف ہو تسبیح کا

تا ہر اک تقریر آدم کو سنے
تعبیر سر تا سر آدم کو سنے

اس طرح سے جب ہوا فرمان رب
سب ہے تائل ہو گئے خاموش سب

تھی کسی دل کو نہ اصلا فکر ہیچ
تھے نہ مرغان جنان تک نغمہ سنج

چپ کھڑے تھے حاجب نیکو سرشت
بند تھی آواز دربان بہشت

تھم گئے دریا گھٹا موجوں کا زور
نہر جاری میں نہ تھا پانی کا شور

پر سمیٹے حضرت جبرئیل تھے
اور چپ میکائیل و اسرافیل تھے

ہو گئیں غرفوں میں حوریں جلوہ گر
تھے کھڑے غلمان او تھامے اپنا سر

تھا خیال آدم عالی مقام
ہو گیا ہر ایک مشتاق کلام

محو دیکھنے صاحبان ہوش تھے — اور فرشتے سب ہمہ تن گوش تھے
ہو چکا جب ہر طرف کو انتظام — پھر آدم تب ہوا اہل کلام
یعنی ای شیریں سخن رطب اللسان — جو بیان کرتا ہی تجھکو کر بیان
منتظر سب صاحب اخلاق ہین — ہم تیری تقریر کے مشتاق ہین
عرض آدم نے کیا ای بے نیاز — تو نے فرمایا ہی مجھکو سرفراز
تھا مشیت کا جو تیری اقتضا — تو نے مجھکو اوس طرح پیدا کیا
خوش رکھا ہر وقت خوش اوقات سے — روشنی بخشی قمر جون رات کو
کہدیا [illegible] اللہ سحر [illegible] — لی عطا دلکو ضیا خورشید کی
بیگمان تو نے مجھے سونپا وہ نور — جس سے ہی کیا کیا کرامت کا ظہور
تیری قدرت سے وہ رتبے پائے مین — معجزے شام و سحر دکھلائے ہین
سرفراز اوس سے جبین شیث ہی — عشق اوسکا دلنشین شیث ہی
ہی ارادہ کوئی حجت رہ نجائے — مرتے مرتے دل مین حسرت رہ نجائے
دیکھے مجھکو ایسا نور پر ضیا — عہد و پیمان جس طرح تو نے لیا
مین بھی اقرار اوس طرح لون شیث سے — بعد ہر دن مطمئن ہون شیث سے
جب کلام حضرت آدم سنا — عالم بالا سے تب آئی ندا
اشکار ار از پیمان کیجے — ہی مناسب عہد و پیمان لیجے
بات یہ منظور ہو جب شیث کو — کیجے اپنا وصی تب شیث کو
ہو نہ ضایع حرمت نور الاہ — حور و غلمان سب ملائک ہون گواہ
پھر ہوا حکم خدا جبریل کو — جاؤ لیکر ساتھ میکائیل کو
جب بتاکید اس طرح فرمان ہوا — ہر طرف کو کوچ کا سامان ہوا
تا کہ ہو پھر زمین اوج فلک — ہو گئی طیار سب فوج ملک
جب چلے روح الامین با صد وقار — تھے جلو مین سب ملک ستر ہزار
رعب کو تھا محرز افلاک سما مین — نور کے سجے لئے تھے ہاتھ مین

گو نہ تھے تلواروں کو تولے ہوئے | تھی جلو میں بیرقیں کھولے ہوئے
ہاتھ میں جبرئیل کے تھا اک قلم | اور حریر پر ضیا بہر رقم
خدمت آدم میں آئے سب گھڑی | بولے خالق کی عنایت ہے بڑی
منتظر جنت ہے اے عالی مقام | جانب اللہ سے پہونچی سلام
لیجئے کاغذ کو اے عالی ہمم | عہدنامہ لکھنے حاضر ہے قلم
ہو محق لطف الٰہی کے لئے | سب ملائک میں گواہی کے لئے
الغرض نامہ کیا تحریر جب | ثبت کی روح الامین نے مہر تب
پھر کہا اے شیث ذیشان لیجئے | پاس اپنے اسکو رہنے دیجئے
اس طرح معروض خدمت جب کیا | عہدنامہ شیث ذیشان نے لیا
ہو رقم جب واں پر آئے تھے ملک | سرخ دو جامے بھی لائے تھے ملک
عرش کی مہر خدا اذرات سے | روضہ رضوان کی یہ سوغات ہے
جانتا ہے رب عزت آپکو | لیجئے بھیجا ہے خلعت آپکو
کہکے یہ پہنا دیا تب شیث کو | پایا سب نے شاد و خوش تب شیث کو
سرخ آور گلنار سب پوشاک تھی | مطلع انوار سب پوشاک تھی
سارا جامہ قدرت غفار تھا | جب کہا طیار ہو طیار تھا

ذکر عقد شیث با محاد ایضاً

تھا جبیں شیث میں نور الٰہ | جلوہ فرما اتنی شام و پگاہ
آئی جنت سے جو بیضا حوریہ | مہ جبین و نازنین ذی مرتبہ
حضرت جبریل سے کرکے صلاح | شیث نے اوس سے کیا اپنا نکاح
الغرض خلوت میں جب صحبت ہوگئے | حاملہ تب صاحب عفت ہوئے
دل کے آئینے نے یوں پائی جلا | نور رب پاک بیضا کو ملا
حکم رب سے دی منادی نے ندا | نور احمد تجھکو اے بیضا ملا
جب خدا کا فضل ہو گیا خوف و باک | ہو مبارک دولت اولاد پاک

جب اوس سے جبیں پیدا ہوا
دیکھکر اوس نور کو شیدا ہوا

جب خدائے پاک نے بالغ کیا
عہد و پیمان شیث نے اوس سے لیا

حسب آئین نور پاک مصطفیٰ
منتقل پھر صلب قینان میں ہوا

اونسے مہلائیل نے پایا وہ نور
اونسے پھر یارد کے پاس آیا وہ نور

اونسے پھر اخنوخ با تقدیس نے
یعنے پایا حضرت ادریس نے

اونسے متوشلخ نے پایا نور رب
پایا پھر لامک نے باشان عجب

اونسے پایا نوح نے نور خدا
اونسے پایا سام نے باصد صفا

اور ارفخشد نے پایا سام سے
اونسے پایا شالخ ذیجاہ نے

اونسے عابر اونسے فالغ کو ملا
پھر ہوا وہ نور ارغو کو عطا

پایا تھا عابر ہود پیغمبر کا نام
پایا تھے ارغو ہو فرخندہ مقام

پھر ملا شاروخ اور ناخور کو
بعد ازان تارخ نے پایا نور کو

سو سے ابراہیم آیا جب وہ نور
صلب اسمٰعیل میں پایا ظہور

پایا اسمٰعیل سے قیذار نے
اور پایا حمل نے قیذار سے

اونسے نابت کو کیا حق نے عطا
بعد ازان اونسے سلامان کو ملا

پھر ہمیسع کو ملا باصد وقار
پھر اُدد نے پایا نور کردگار

اُدّ کو پھر اونسے بخشا اقتدار
صلب عدنان سے ہوا پھر آشکار

پھر معد کے صلب میں پایا قرار
پھر ہوا وہ زینت پشت نزار

وہاں سے آیا جانب صلب مضر
پایا پھر الیاس نے باصد ہنر

ہیں یہ وہ نیکو شیم عالی ہمم
جنکو تھا حد سے سوا پاس حرم

سمجھے بیت اللہ کو جائے امان
سب سے پہلے بھیجی قربانی وہاں

پشت سے سنتی تھے حضرت کی صدا
آتی تھی شاہ رسالت کی صدا

یاد رب پاک میں پایا کبھی
کلمۂ لبیک فرمایا کبھی

تھا قریب مدرکہ گاہے وہ نور
گاہ خزیمہ پاس فرمایا ظہور

آیا گہہ صلب کنانہ کی طرف
گہہ نضر کے واسطے بخشا شرف

گاہ آیا مالک ذیشان کے پاس | گاہ عبد بندۂ یزدان کے پاس
گاہ نضر شاہ غالب امتیاز | گاہ لوی اوس سے ہوئے تھے سرفراز
صلب کعب و صلب مرہ کی پسند | گاہ گیا سوئے کلاب ارجمند
آیا گہ سوئے قصی قلب صاف | گاہ آیا جانب عبد المناف
نیک طینت عاشق اللہ تھے | سب قریشوں میں بہت ذیجاہ تھے
دین برحق سے ہمیشہ کام تھا | کہتے ہیں انکا مغیرہ نام تھا
کیون نکرتے اونکی عزت شیخ و شاب | حامل دین محمدؐ تھے جناب
زید بھی تھا انکے والد کا جو نام | اور مجمع کہتے تھے سب خاص و عام
جو کہ کاہن اور منجم تھے تمام | دیکھکر انکو یہہ کرتے تھے کلام
ایکدن یون فضل داور ہوئیگا | نسل سے انکی پیمبر ہوئیگا

بیان سطیح کاہن کہ از قبیلہ بنی ربیب بود

کاہنون میں ایک کاہن تھا سطیح | مخبر احوال باطن تھا سطیح
اوسکے آگے اور سب تھے زیر دست | اوسکا کہنا مانتے تھے بت پرست
اپنے فن میں تھا نہایت نامور | اوسنے بھی دی تھی پیمبر کی خبر
گرچہ انسان تھا ہیئت تھی عجیب | قول راوی ہے کہ خلقت تھی عجیب
جب ہوا پیدا اسیل العرم میں | تذکرے رہتے تھے ہر ایک بزم میں
کام بستر سے اوسے تھا رات دن | کہتا ہے راوی نہایت تھا مسن
قرن گذرے تیس سے بھی جب سوا | تب ہوا ایک اجل سے سامنا
اس طرح پر صاحبان فہم و عقل | دلبر عباسؓ سے کرتے ہیں نقل
راست گو نے سنا کب ہے غلط | گوشت سے پیدا ہوا تھا وہ فقط
تن میں نرمی کے سوا سختی نہ تھی | جز سر و گردن کہیں ہڈی نہ تھی
دیکھو شان خالق علام کو | تھی نہ کوئی رگ نہ پٹھا نام کو
[illegible] تھا سر و گردن | پاؤن سے تا سر گردن تھا نرم

یون لپٹا اوسکے تن کو بار ہا — جس طرح کوئی لپیٹے بوریا
ہلنے پھرنیکی اوسے طاقت نہ تھی — جز زبان کے جسم کو حرکت نہ تھی
پوچھتے گر حال آئندہ بشر — قبل بارہ سال سے دیتا خبر
پاس اپنے گر اوسے بلواتے تھے — لوگ اوسکو اس طرح لیجاتے تھے
پہلے تو اوسکو لپیٹا [illegible] — بعد اوسکے کسکے باندہا [illegible]
تا بنایا چوب خرما سے پلنگ — لیچلے اوسکو لٹا کر بیدرنگ
گر مہم درپیش پاتے تھے قریش — اوسکو مکے مین بلاتے تھے قریش
تا رہے باقی نہ کوئی شک و ریب — سب کرین دریافت اوس سے حال غیب
جب ہوئی وان شہرت عبدالمناف — اور دیکھی شوکت عبد المناف
کوئی خوش تھا اور کسیکا تھا ہراس — آئے اہل مکہ اوس کاہن کے پاس
یکزبان ہوکر کہا فرقت ہے شاق — کھینچ لایا ہے تمہارا اشتیاق
آئے ہین ہم سب زیارت کے لیے — حاضر خدمت ہین خدمت کے لیے
فرد ہو لاریب خلق و عالم مین — شہرۂ آفاق ہو تم علم مین
تجھسے ہر غائب کا ملتا ہے پتا — کیا ہمارے عہد مین ہوگا بتا
منکشف راز نہان کیا ہوئیگا — بعد ہم سبکے یہان کیا ہوئیگا
سن چکا اونکے سخن کو جب سطیح — اس طرح اُن سب سے بولا اب سطیح
گرچہ ہو قوم عرب مین ذی شرف — جہل مین مشہور ہو تم ہر طرف
فکر عقبیٰ کی بجز دنیا نہین — تمکو عقل و علم سے بہرا نہین
بعد تم لوگونکے ہوگا اک گروہ — طالب علم و عمل با صد شکوہ
بتکدے تا بت چھوڑیگا ضرور — سب بتون کو آکے توڑیگا ضرور
جو سلاطین عجم گمراہ مین — بت پرست و دشمن اللہ مین
اوسکے باعث سے وہ سب ہونگے ہلاک — ملک ہر اک کا [illegible] ہوگا پاک
سب یہہ بولے کیون ابھی خاموش ہو — کس جماعت سے وہ ہوگا سچ کہو
بولا کاہن خانۂ حق کی قسم — ہوگا تم سب مین سے وہ عالی ہمم

سب موحد ہونگے اوسکی فوج مین ۔ کوئی بھی ہوگا نہ ہمسر اوج مین
خالق عالم کو واحد جانیگا ۔ قول مشرک کو نہ اصلا مانیگا

طاعت شیطان سے رکھیگا عار ۔ ساجد اللہ ہونگے سرفراز
ناصرون کو اپنے سمجھیگا عزیز ۔ ہوگی اوس سے باطل و حق مین تمیز

اہل مکہ نے کہا اے ذیشعور ۔ پائیگا کس نسل طاہر سے ظہور
شان رب سے کہدیا کاہن نے صاف ۔ جو ہے نسل طیب عبد مناف

جب وطن پہونچا کہا مکہ کا شہر ۔ پاک و طیب مولد یکتائے دہر
ہوگا سرور اوسکا جو نیکو شعار ۔ خوف کیا اوسکو وہ ہوگا رستگار

بیان عقد عبد المناف با عاتکہ و ولادت ہاشم و چند فضائل ایشان

الغرض ای اہل دین با صد صلاح ۔ عاتکہ سے جب ہوا اونکا نکاح
شاد و خوش تھے اقربا سب ہمدگر ۔ فضل خالق سے ہوا آباد گھر

پاسے جسم ہم بلبل و گل ایک جا ۔ بارور نخل تمنا تب ہوا
نقل ہے پیدا جو بطن طیب مین ہو نور ۔ ہوگا اوسکا صلب ہاشم مین ظہور

[illegible] ۔ جلوہ گر ہو مہر سے مہ جبین
عاتکہ سے الغرض پیدا ہوئے ۔ دیکھکر چھوٹے بڑے شیدا ہوئے

گود مان کی جسکے تھی آباد کی ۔ دہوم تھی ہر سو مبارکباد کی
عورتین ہر وقت گھیرے رہتی تھین ۔ دہمدم لیکر بلائین کہتی تھین

آئینہ تک اوسکے رخ سے ماند ہے ۔ ماہ پیکر چودہوین کا چاند ہے
جب ہوئے سن مین سوا رشد بڑے ۔ باعث فضل خدا رتبے بڑے

رخ پہ دو گیسو بصد تجمیل تھے ۔ مثل گیسوہائے اسمعیل تھے
اور نمایان ساطع تھا جو نور احمدی ۔ کہتے تھے سب ہے یہ شان ایزدی

کس جگہ اونکا نہ وان مذکور تھا ۔ تا فلک عکس رخ پر نور تھا
گہر سے تھے جب جانب مسجد گذر ۔ ہوتی تھی ہر ایک کی خیرہ نظر

یاد آجاتے تھے شعلے طور کے — تا فلک جاتے تھے لکے نور کے

سرد آہیں دشمن رب بھرتے تھے — اہل مکہ سب تعجب کرتے تھے

حاسدوں کے دل حسد سے تھے بھرے — کاہنوں میں ہمد گر تھے مشورے

سب بیان کرتے تھے اوصاف نبی — علم و فضل و عدل انصاف بھی

کاہنوں میں جو نہ در پر آتے تھے — مضطرب ہو کر وہ باہر آتے تھے

جو قبائل تھے عرب کے جابجا — آئے مکے میں بڑا مجمع ہوا

دھیان تھا کیا گھر میں خلوت کیجیے — چلکے ہاشم کی زیارت کیجیے

بت رہ اسلام کے جو یا ہوئے — قدرت اللہ سے گویا ہوئے

تھا پسند انکو جو حضرت کا بیان — کرتے تھے اونکی فضیلت کا بیان

کر وہ گذرے جانب سنگ و کلوخ — دی ندا سر ایک نے با صد رسوخ

مژدۂ اکرام و عزت ہو جیو — تمکو ای ہاشم بشارت ہو جیو

ہر زیادہ دمبدم فضل الاہ — تیری ذریت سے ہیں طالع رسا

ہوگا اوس سے اک پسر خیر البشر — ہر اوسے کا نور تجھسے جلوہ گر

خاصۂ رب بہترین سروران — ہے محمد خاصۂ پیغمبران

جانب ظلمت اگر جاتے تھے وہ — روشنی جلودں طرف پاتے تھے وہ

ایکدن عبد المناف خوش صفات — کہتے تھے ہاشم سے ہنگام وفات

اے پسر ہم تمسے رخصت ہوتے ہیں — راہئے گلزار جنت ہوتے ہیں

باپ کو ممنون احسان کیجیے — اس طرح پر عہد و پیمان کیجیے

جو زنان مسلمہ ہوں صالحہ — عقد سے تیرے وہ پائیں مرتبہ

جو رحم ہوں پاک و طیب ای پسر — اوسمیں ہو نور الٰہی جلوہ گر

حکم انکا گوش دل سے سن لیا — باپ سے اقرار ہاشم نے کیا

آئے اکثر بادشاہوں کے پیام — اور تحفے بعد پیغام و سلام

مال و زر بھیجا بہت با صد صلاح — تا کریں ہم اونکی دختر سے نکاح

کہتے ہیں سب ہاشم ذیشان غیور / آتے تھے ہر روز کعبے میں ضرور
باحضور قلب کرکے دلکو صاف / کرتے تھے وان سات دن پیکان طواف
تھے نثار اُن زینہائے کعبہ سے / تھے لپٹتے پردہائے کعبہ سے
جو کوئی بہر ملاقات آتا تھا / اونکی صحبت مین وہ راحت پاتا تھا
بارہا ہر کونکی دعوت کرتے تھے / میہمانونکی ضیافت کرتے تھے
گر کوئی آیا برہنہ اونکے پاس / بے تامل اوسکو پہنایا لباس
گرسنہ کو گر کھلاتے تھے طعام / تشنہ لب کو دیتے تھے پانی کا جام
قرضدارون کا ادا کرتے تھے قرض / جانتے تھے دعوت درویش فرض
اسقدر تھی بخشش و شفقت پسند / ہا دہدار دیہ در کرتے نہ بند
یون کرم کا عقدہ تازہ کھلا / تھا سخی کا سب پہ دروازہ کھلا
کون ایسا تھا جو وان آتا نہ تھا / پر کوئی محروم پھر جاتا نہ تھا
گر ولیمہ کا وہ سامان کرتے تھے / تب کشادہ خوان احسان کرتے تھے
سیر ہوکے کھاتے تھے سب خاص و عام / اور بچ رہتا تھا کھانے سے طعام
تھا یہ آئین موجب حکم حضور / جو بچے کھائین اوسے وحش و طیور
بادشاہ اہل مکہ تھے جناب / تابع فرمان تھے سارے شیخ و شاب
راحتین اونسے میان پاس تھین / کنجیان کعبے کی اونکے پاس تھین
ہر طرح سبکی خبر وہ لیتے تھے / آب زمزم حاجیون کو دیتے تھے
سب یہ اونکی نیکیون کا تھا صلا / عمدہ کعبے کی حجابت کا ملا
الغرض کعبے کے جتنے کام تھے / مہتمم اونکے یہ نیک انجام تھے
جو نشان فخر رکھتے تھے نزار / پاس اونکے وہ علم تھا برقرار
پاس اسمعیل کے تھی جو کمان / زیب دوش اونکی لئی تھی بیگمان
بہر ابراہیم پیراہن جو تھا / بعد اونکے انکو ورثے مین ملا
ہاشم ذیشان تھی نور العین شیث / پہونچی ورثے مین انھین نعلین شیث

بہ قدرت ہر نشان داوری
خلق کی حاجت روائی کرتے تھے
چاند ذی الحج کا جو ہوتا تھا طلوع
اونکے باعث سبکے رہتی تھی شے
کہتے تھے ای مردمان ارض پاک
فکر راحت اپنی خاطر چاہئے
تم وہ ہو جنکو خدا نے دی امان
گرد بیت اللہ رہتے ہو مکان
گر یہان آئے کوئی پیر و جوان
موسم حج ہو سو حاجی آئینگے
ہین وہ مہمان خداوند غفور
[illegible]
جب مکان دور سے آئین وہ یہان
جب قریب آئین وہ راہ دور سے
ہم اگر اونکی نہ یان کام آئینگے
آئے ہین اس شکل سے سب بیکس
ایسی حالت پر ہمین لازم ہے رحم
ہین یہی تعظیم اور تکریم کے
اونکے پاس جا جیان بیٹھو
الغرض ہاشم کی سن لیکے کلام
جو قریشون مین غنی تھے اور کریم
خادم ہر کرم چالاک وچست
مستعد جو جو ہوتے تھے
ہاتھ آئی نوح کی انگشترے
راتدن مشکلکشائی کرتی تھے
کرتے تھی پند و نصایح تب شروع
جمع کرکے سبکو خطبہ پڑھتے تھے
ایکدن تم سبکو یان ہونا ہے خاک
زاد رہ بہر مسافر چاہیے
چاہئے ہر دل کو رکھو شادمان
[illegible]
جانو تم سب لوگ اپنا میہمان
مومن و دیندار حاجی آئینگے
[illegible]
اس کرامت کے لئے مخصوص ہو
چاہئے تم سبکو پاس میہمان
تم نہو غافل ہر اک رنجور سے
اس طرح اسجادہ راحت پائینگے
گرد آلودہ حزین ژولیدہ مو
اونکی غربت پر ہمین لازم ہے رحم
لطف و رحمت ہدیہ تسلیم کے
تم گرامی ہو خدا کے روبرو
ہوتا تھا یا ہین ملکہ انتظام
کرتے تھے حاضر زر و مال عظیم
حوضہائے پوست کرتی تھی درست
آب زمزم سے وہ مملو رہتے تھے

تا نہ مدے پیاس کے حاجی صفین | جابجا سیراب راحت سے رہین
اسطرح اون سب کی دعوت ہوتی تھی | روز ہفتم سے ضیافت ہوتی تھی
تھی یہہ ساماں عہد خوش اوقات مین | کہانا جاتا تہا منا عرفات مین
اک برس کعبے مین حسب اتفاق | قحط سے تھی زندگی ہر اک کو شاق
ناگہان ایام حج آئے قریب | مفلسی سے حال تہا سبکا عجیب
ہاشم ذیشان نے خود ساماں کیا | بیچنے کا اونٹوں کے فرمان دیا
ساربان سب لے گیا با بیں شام | پہر خرچ حاجیان بیچے تمام
قیمت اونکی اس طرح تقسیم کی | اپنی خاطر قوت یکشب بہی نہ لی
مطمئن فاقون مین خلقت ہوگئی | ہمت ہاشم کی شہرت ہوگئی
تہا جو نجاشی حبش کا بادشاہ | ملک گیر و صاحب فوج و سپاہ
اور قیصر بادشاہ روم تھا | ایک حاکم سب جہان محکوم تھا
پہر بہی اون دونوں کو جب انکی خبر | چاہی رسم وراہ بہیجے نامہ بر
اپنی عز و جاہ کی پروا نہ کے | اس سوا کچھ اور استدعا نہ کی
دختروں سے اونکی فرمائیں جو عقد | نور رب ذو المنن ہو مہر نقد
کاہنوں اور عالموں سے تہا سنا | صلب ہاشم مین ہے نور مصطفی
کی بظاہر اسمین تہی دولت حصول | کی نہ ہاشم نے کوئی نسبت قبول
الغرض آپس مین کرکے مشورے | ایک دختر کی نجیب قوم سے
دولت اولاد کو خالق نے دی | پر تمنای دلی پوری نہ کی
اک اسد فرزند تہا اور اک عمر | اک صفی لخت جگر تہا اک مضر
یون لکہا ہے دختریں بہی چار تہین | صاحب عفت نکوالطہار تہین
ایک تہا اک خلادہ نیک خو | اور یعصوب و رقیہ ماہرو
تہا جبین پاک ہاشم مین وہ نور | اور صلبوں مین نہ فرمایا ظہور
کہتے ہیں ہاشم تھے کہ سے جب | گر کچہ فرزند خالق نے عطا

کیا مشیت اور کیا اسرار ہے
کیا کہون کیا مرضئ غفار ہے

کس سبب سے دل حزین ہوتا نہین
منتقل نور جبین ہوتا نہین

ایک شب کو گرکے کعبے کا طواف
کی دعا اس طور سے باقلب صاف

یا الٓہی ہو عطا ایسا پسر
جس مین ہو نور پیمبر جلوہ گر

کہکے یہ تا دیر وہ روتے رہے
رنج و غم مین جان کو کہوتی رہے

ذکر خواب ہاشم

یک بیک فضل خدا کیا ہوگئے
سو گئے باب اجابت وا ہوگئے

خواب مین آواز ہاتف کی سنی
کہہ رہا ہے جانب رب سے کوئی

فکر کیا ہے غم نہ اتنا کیجئے
خواستگاری بہر سلمیٰ کیجئے

دختر عمرو ابن زید اور کون ہے
غور تو کیجئے اوس سے بہتر کون ہے

پاک و پاکیزہ گناہون سے بری
ہو جئے اوس مہ جبین کے مشتری

اوس سے پیدا ہوگا اک نور نظر
جس سے ہو نور الٓہی جلوہ گر

حامی خرد و کلان کا جد وہ ہے
سید پیغمبران کا جد وہ ہے

عالم رویا سے اوٹھے جب جناب
اپنے بہائی سے کہا احوال خواب

مطلب کی بات جواب اونکو دیا
نام جسکا آپ نے اسدم لیا

ہے عزیزان بنی نجار سے
پاک باطن رحمت غفار سے

عفت و عصمت مین وہ مشہور ہے
ثانی بلقیس فخر حور ہے

جانب رب سے نجابت پائی ہے
قوم نے اوسکی شرافت پائی ہے

یہ نسب مین اوس سے بہی افضل ہین آپ
حسن مین اور شان مین اول ہین آپ

آرزو اسکی ہے شاہ روم کو
اوسکی دختر آپ سے منسوب ہو

گر یہ نسبت آپکو منظور ہے
کیا یہان سے شہر یثرب دور ہے

منکشف حال طبیعت کیجئے
مجھکو جانے کی اجازت دیجئے

اوسکے استقبال کو آگے بڑہون
مین تمہارے واسطے خطبہ پڑہون

بولے ہاشم اے غیور ابن غیور
صاحب حاجت کا جانا ہے ضرور

ہے ارادہ ہر طرح ہو فایدہ ا
ساتھ لیکر تحفہ نکوا نجام کو
آشکارا شان باری اُنکے
گھر چلی جب مشورہ با ہمدگر
سارے فرزندان غم خوش سیر
مطلقًا سب بندہ اللہ تھے
تھا محقق رحمت رب قافلہ
جو مدینہ میں بنائے تھے مکان
انکا جب نور جبین ساطع ہوا
کون آیا حجت دین مبین
نکلے باہر یک بیک گھبرا کے سب
پوچھا آیا ہے کہان سے قافلہ
گو ہر اک ہے صاحب حسن و جمال
پر جو ذیشان مطلع انوار ہے
تم حسینون مین زیادہ ہے حسین
ہے یقینی با شرد اہل کمال
کیا جبین کو نور خالق نے دیا
کہکے یہہ ہر ایک حیرت مین رہا
اے جوان ہم اہل بیت الٰہین
ہم ہین فرزند لوے نامدار
جو جوان ہے حامل نور مبین
ہے برادر ہاشم عبد المناف
جاتے ہین خاص باری کے لئے

اک سفر مین دہر سے مطلب ہون وا
جاؤن مین بہر تجارت شام کو
عرض رہ مین خواستگاری کیجے
ہو گیا طیار سامان سفر
ساتھ ہاشم کی چلی باکر و فر
مطلب بھی بھائی کے ہمراہ تھے
داخل یثرب ہوا جب قافلہ
سب بنی نجار رہتے تھے وہان
بولے سب خورشید کیا طالع ہوا
نور سے کوئی مکان خالی نہین
آئے نزد ہاشم عالی نسب
ہے نہایت عز و شان سے قافلہ
تا نے خورشید اور ماہ کمال
کیا تمہارا کاروان سالار ہے
آجتک ایسا جوان دیکھا نہین
کس ترقی پر ہے خورشید جمال
یک بیک سارا جہان روشن کیا
مطلب نے درجواب اونکے کہا
ماہ و خورشید سپہر جاہ ہین
حسن کا دلہ طلب عالی تبار
آفتاب اوج حشمت ہے حسین
فرد ما بین عرب بے اختلاف
آئی ہین ہم خواستگاری کے لیے

جو یہان ہین بادشہ اطراف کے
بات یہہ منظور ہاشم کو نہین
مکے سی تشریف اقدس لائی ہین
اوس جماعت مین پدر سلمی کا تہا
شکل ہاشم دیکہکر عاشق ہوا
مطلب سے کی یہہ اوسنی قیل وقال
نصرت و فخر و فتوت مین ہو فرد
بالکرم ہو ہاتہہ آیا ہے شرف
خطبہ لکہے جسکا کریمہ کا پڑھا
مالک اپنی نفس کی ہو ذی وقار
قوم کی ہین جو اکابر عورتین
ساتہ اونکی کل سے اہم مرد سبہی
کر نہ رہتے ہین بتکلف کیجیے
ہمسی مشمول عنایت ہو گی تم
شوق مین اوسکے نہ کر آئی قرار
پہر طالب یون کرم فرمائیے
مطلب بولے کہ ہاشم نام ہی
طالب [illegible] ذیشان ہو وہی
ذیشرف ذی مرتبہ ذیجاہ ہے
والد سلمی نی خوش ہوکر کہا
کیون نہ سمجہون ایسی نسبت ہو پسند
اوس طرف مائل طبیعت ہو سوا
ایسی [illegible] ہی [illegible] تہا

چاہیے مین اپنی دختر دین اسے
جس سلمی کی تہین رغبت کہین
اوسکی خواہش مین یہان تک آئی ہین
مطلب نی جو کہا وہ سب سنا
دل سے محو قدرت خالق ہوا
تم ہو بیشک صاحب جاہ و جلال
ہمت و جود و سخاوت مین ہو فرد
تم سبہون کی تذکری ہین ہر طرف
دختر اس احقر کی ہی وہ مہ لقا
بالغہ ہی خود اوسے ہی اختیار
پائی ہین خالق سے برتر ہمتین
ہو نبی قعقاع کے جانب گئے
شوق سے اس جا توقف کیجیے
فیض پایان کرامت ہو گے تم
وان کی جانی مین ہی تمکو اختیار
کون تم دونون مین ہی بتلائیے
مہر طلعت صاحب اکرام ہو
صاحب نور درخشان ہو وہی
شمع دین مصباح بیت اللہ ہی
مجہہ پہ ہی فضل خدا مہر خدا
اسکے باعث سے ہوا رتبہ بلند
اونکی رغبت سی یہی رغبت ہی سوا
جاوینگا اوس پاس مین تم سبکی ساتہ

روبہ اس احقر کی دعوت کیجئی / میرے گھر کو رشک جنت کیجئی
کیھکے یہہ ہمراہ پہر لایا اونہین / خاطرین کین پاس ٹہلانا اونہین
بی تامل حکم مطبخ مین دیا / خادمون نی نحر اونٹون کو کیا
جب مرتب خوان نعمت کی ہوئی / دہوم سی سامان ضیافت کی ہوئی
اونکی شوکت کی تھے سرجا نظری / ساکن یثرب زیارت کو گئے
دیکھنی آیا قبیلہ اوس کا / اور مجمع قوم خزرج کا ہوا
نور ہاشم راہبون نی دیکھا سب / ہوگیا تیرہ جہان نظرون مین سب
وصف نور شاہ خوش اوقات مین / اس طرح سی تہا پڑہا توریت مین
جب رئیس مکہ مین آئے وہ لوز / ہو یقینی بت پیمبر کا ظہور
غم ہوا اوسکی علامت دیکھکر / رو نی شکل مہر طلعت دیکھکر
تب کیا ہر اک یہودی نے سوال / کیون ہو گریان کیا ہوئی وجہ ملال
بولی راہب کچھہ نپوچھو کیا کہین / کیون نرو مین ایسی صدمی جب یہین
پایا ہی جو حضرت ہاشم نے نور / ہوگا ایسے شخص کا اوس سے ظہور
نی یہودی نے نصاری کسے ڈرے / سب جہان مین خوب خونریزی کری
ہو نگے انصار و مہاجر اوسکے ساتھہ / ہر جگہ فتح و ظفر آنے کی ہا
جب وہ گویا بادل بریان ہوئے / سب یہودی ہی بہت گریان ہوئے
اس طرح بعض و حسد کی جگہ / کینہ ہاشم کو دل مین دی جگہ
قصد تہا کیون ہو ظہور مصطفی / لیجئے اطفا ہی نور مصطفی
الغرض روز دگر جب دم ہوا / جا وہ گر تہ تیر اعظم ہوا
لیلی شب سے جو نا امید تھا / داغ مجنون کی طرح خورشید تھا
حفظ خالق حامی مخلوقون کا تھا / عاشقونکو دہیان معشوقون کا تہا
مضطرب دل ہجر سلمی مین رہا / صبح کی ہوتی ہی ہاشم نے کہا
جو مرے اصحاب اور انصار ہین / جان نثار و اتبع و جبرا ہین

جلد چلنے کے لیے طیار ہوں — جب مسلح ہو چکیں اسوار ہوں
حافظ لشکر خردمندی ہوئی — سب جوانوں میں کمربندی ہوئی
تھا وحید عصر اک صف شکن — جامہ ہائے فاخرہ تھے زیب تن
خود سر تھے ہمسر تاج شرف — دبدبہ اور رعب چھایا ہر طرف
فتح کو تاکید تھی امداد کی — ہر جوان پہنے زرہ فولاد کی
واہ کیا اجلال کیا اقبال تھا — رستم دستان بسان زال تھا
حامل رایت کے دیکھو اوج کو — سب میں رفعت دی نشان فوج کو
غل ہوا ابر کرم کا ہے علم — یہ نزار ذی حشم کا ہے علم
فوج میں ہاشم ذی قدر ہے — جلوہ گر مابین انجم بدر ہے
گھنگھرو یوں اسپوں کی گلیوں میں ہے — شمع نور پاک پروانوں میں ہے
دھوم دہشت دلاوہ اور دہاڑ دلیں ہے — آفتاب اوج دین ذروں میں ہے
اس ترک سے سب عرب راہی ہوئے — جانب بازار سب راہی ہوئے
کس قدر سعد و مبارک تھا وہ یوم — والد سلمیٰ بھی تھا ہمراہ قوم
بغض و کینہ سے اوٹھاتی تھے نہ ہاتھ — اک جماعت تھی یہودون کی بھی ساتھ
رہتی تھے جس جا بنی قینقاع سب — اوس طرف جاتی تھے وہ عالی نسب
پہونچی جب بازار میں باعز و شان — جمع بہر سیر تھے خرد و کلان
ہوتی جوں جوں آمد لشکر کی دھوم — بڑھتا جاتا اور خلقت کا ہجوم
دیکھا ہاشم کا جو بین نور جمال — پایا تب نوع دگر اون سبکا حال
جو وہاں تھا آپسے بس کھو گیا — جس نے دیکھا اوسکو سکتا ہو گیا
خوف کھایا نام سے ہر ایک نے — ہاتھ اوٹھایا کام سے ہر ایک نے
اون کی آنیکی جو خبریں پائی تھیں — عورتیں تک دیکھنی کو آئی تھیں
اک طرف کھوریون کا تھا گروہ — اونمیں سلمیٰ بھی تھی باشان و شکوہ
دیکھکر رعب و جلال ہاشمی — تھی کھڑی محو جمال ہاشمی

سچ کہا ہے دل سے دل کو راہ ہے / مہر کا ممنون احسان ماہ ہے
ناگہان آیا وہان اوسکا پدر / اور کہا اے بخت دل نور نظر
تیری خاطر ایک مژدہ لائے ہین / ہم تجھی دینے بشارت آئے ہین
اس طرح کا امر ہے اے رشک حور / پھر دل ہو صورت عیش و سرور
جای فرحت اور محل عشرت کا ہے / باعث شادی سبب بہجت کا ہے
بھولی سلمی کیا بشارت ہے جناب / اوسکے والد نے کیا اوسدم خطاب
یہ جو ماہ برج رفعت آیا ہے / آفتاب اوج عزت آیا ہے
کہتا ہے وہ مجھکو فرزندی مین لو / جو ہرا دل ہماری ہے وہ دو
لوگ اوسکو کان عفت کہتے ہین / منبع جود و سخاوت کہتے ہین
کچھہ جواب اوسکا نہ سلمی نے دیا / باعث شرم و حیا سر خم کیا
گو نہ وان انکار اور اقرار تھا / مدعاے دل مگر اظہار تھا
یون ہوا ثابت ز فحواے کلام / راضی و خوشنود ہے وہ لالہ فام
ہو رہی تھے وان تو نسبت کے سخن / اقربا مین اوس قرابت کی سخن
یان اوترنے کی لئے سامان کیا / ہاشم ذیجاہ نے فرمان دیا
ہر محل موقع سے با سجے تمام / خیمہ برپا ہو کرینگے ہم مقام
تابع فرمان تھے کیا کیا منتظم / آئے سب فراش دوڑے مہتمم
قول تھا ہر خادم درگاہ کا / سرخ خیمہ لائیے نوشاہ کا
ناقہ وہ حاضر کیا سنکے صدا / جسپہ تھا ابریشمی خیمہ لدا
کام پر ہر ایک آمادہ ہوا / خیمہ اک جانب کو استادہ ہوا
دور سرخی تھا زمین سے تا فلک / جسکے پرتو سے شفق ہے آجتک
شان خالق نے عطا جلوے کئے / دور مین برپا سراپردے کئے
آکے خیمہ مین کیا جسدم مقام / جمع تھے گرد بازاری تمام
سوچ تھی کس درجہ سے پائی ہین / پوچھتے تھے کہ ہین کیون آئی ہین

جب ہوئی ساری حقیقت منکشف / چل گئے نار حسد سے ناخلف
جنکو تھا منظور رشتے ہو نکاح / انکا آیا اونکو تھا عین صلاح
منفرد تھی حسن و خوبی مین وہ ماہ / تھی تمنا ہو ہمین سے رسم و راہ
عفت و عصمت مین تھی یکتائی دہر / طالب و خواہان بدل تھی اہل شہر
مشہوری تھی بات ایسی کیجئے / ہاشم ذیجاہ کو زک دیجئے
دیکھکر وہ نور حیران ہو گئے / سب یہودی دشمن جان ہو گئے

بہکانا شیطان کا سلمی کو

چاہا شیطان نے غرض ایسا کیجئے / چل کی وان سلمی کو اغوا کیجئے
[illegible] وان ملین کہین اوسکا نظیر / آیا وان یکبار بنکر مرد پیر
[illegible] سلمی سے کیا با صد ادب / مجھکو صادق جانتے ہین سب عرب
ہون قریب مرگ ہی خوف الاہ / یار ہاشم ہون تمہارا خیرخواہ
اسلئے آیا ہون ای عفت مآب / خدمت اقدس سے ہو کر فیضیاب
تمکو امر واقعی سے دون خبر / خوش ہو مجھسے خالق جن و بشر
گرچہ ہاشم رکھتا ہی حسن و جمال / شوکت ظاہر پہ نازان ہی کمال
گو کیا اللہ نے ذیشان اسے / ہی بہت کم رغبت نسوان اسے
گر کسی نے کیا عہد وفا / کی نہ الفت دو مہینے سے سوا
ایکدن گر وصل ہی برسون فراق / عورتین کو کین بہت پر دی طلاق
بارہا ہم کر چکی ہین امتحان / ہی بہت پر خوف و ترسان جان
جو جری ہین کیا اونہین دہشت سے کام / بہولی سے خوابگاہ مین رکھا نہ گام
بولی سلمی ای ضعیف ناتوان / براست اور سچ ہی اگر تیرا بیان
کون ایسے شخص سے رکھیگا کام / صبح کو اوتہکر نہ لیگا کوئی نام
وہ اگر پھر دی زراہ خودسری / سیم و زر سے قلعہ اے خیبری
اب سطرف جاشانہ مین غیبت کرون / ہی سجا اوس سے اگر نفرت کرون

یہہ سخن جب دم سنا رخصت ہوا
سمجھا کچھہ کچھہ تو بر آیا مدعا

اور صورت کا مصاحب پھر بنا
خیمہ ہاشم سے اوسکے گھر گیا

بولی سلمی اے جوان تو کون ہے
مومن با فقر اوشان تو کون ہے

بولا عبد ہے خطا اللہ کا
ہوں مصاحب ہاشم ذیجاہ کا

سنکے یہہ اوسنے وہی افسون کیے
پھر سلمی اونبی غدشے بڑے

ہوکے رخصت پھر نیا شخص سوم
بولی سلمی عذر ہی ہو کون تم

عرض کی آیا ہے ہاشم کا رفیق
بھایا مجھکو آپکی گھر کا طریق

کہہ گیا تھا جو اعادہ وہ کیا
افترا کرکی اوسے ٹھہرکا دیا

پھر مرخص ہوکے بخوف و ہراس
آیا دائنے والد سلمی کے پاس

شکل مین تھا مرد ثالث کی طرح
تا مبدل غم سے ہو عیش و فرح

جس سے سلمی کو کیا تھا ناشکیب
سب وہی باتین کہین با صد فریب

سوچی یہہ بہتان باندہی مین نئے
اوٹھکے دائنے پاس دختر کے گئے

دیکھا بیٹھی ہے وہ غمگین و ملول
باد صرصر سے خزان ہو جیسی پھول

پوچھا اوس سے کس لئے محزون ہے
چشم میگون آج کیون پرخون ہوئی

کیا سبب کیون رنج و غم کا ہے وفور
آج ہے ہنگام شادی و سرور

جسکو حاصل عزت جاوید ہو
زندگی سے کیون وہ ناامید ہو

جو سنا تھا سب وہ سلمی نے کہا
سنکے عبد رب یکتا نے کہا

سوچ جو تو کیا کہتی ہو ایسا نہین
امر انعین سے کوئی جاشا نہین

باخدا ہے عالم نیکو عمل
اوسکا ہے جود و کرم ضرب المثل

وجہ لقب ہاشم

اچھے سے اچھا وہ منگواتا ہے گوشت
اپنی مہمانون کو کہلواتا ہے گوشت

گر لقب مطلب مکرم ہو گیا
میزبانی کا نام ہاشم ہو گیا

اوسکی شفقت سے گدا ہین بہرہ ور
[illegible]

جا بجا کیا کیا شجاعت میں ہے نام ‏— جرأت شان و بسالت میں ہی نام

حسن و خوبی اور مردمی ہر حشم ‏— خوش زبانی اور خوشخوئی ہر خصم

دخل کیا وان عیب کا بہتان تھا ‏— جسنی بد اوسکو کہا شیطان تھا

قصہ کوتہ جبکہ گذرا عمر کا روز ‏— پھر نظر آیا وہ مہر دل فروز

دیکھکر نور جبین ذی وقار ‏— ہوگئی وہ ماہ سیما بیقرار

بھیجا پیغام زبانی اس طرح ‏— بی تمہارے چین آئے کس طرح

فضل رب ہے شکر باری کیجئے ‏— میری فردا خواستگاری کیجئے

مہر میں جو جو کہیں تم سے طلب ‏— کیجیو منظور اوسے ای خاص رب

چاہیئے خاطر ہمارے باپ کے ‏— ہم مدد اوسمین کرین گے آپ کی

قلب کی حاجت نہیں ہے بیش و کم ‏— مال جو درکار ہوگا دینگے ہم

الغرض تزویج جو گذری اتفاق ہوئی ‏— صبح عشرت آئی مہر رب ہوئی

گنج درہم دیکھیا جب ماہتاب ‏— مخزن دینار لایا آفتاب

آئی ہاشم ذوالمعلی لے پاس ‏— ساتھ تھے سب اقربای حق شناس

داخل خیمہ ہوئے باعز و شان ‏— ہوگئے کیا کیا مکین زیب مکان

عرش سے کم تھی نہ کرسی قدر مین ‏— مسند آرا سب کو پایا صدر مین

تھا نہ ہاشم سا کوئی اوس جا حسین ‏— اختر اقبال تھا نور جبین

نور کی جلوے نہ کم رفعت مین تھے ‏— سب بشکل آئینہ حیرت مین تھے

دیکھکر صورت کو یہ نقشے ہوئے ‏— محو تھے بس ٹکٹکی باندھی ہوئے

کی زیارت خواہ بد یا نیک نے ‏— اوس طرف سے منہ نہ پھیرا ایک نے

مطلب نے جس گھڑی دیکھا یہ حال ‏— ہے ہر اک خرد و کلان محو جمال

بولے تب اے حاضرین انجمن ‏— ہے یہ ہم پر فضل رب ذو المنن

ہم مین ہیں بیشک یہی کرامت ذی شرف ‏— مثل اسمٰعیل ہر دم سر بکف

مین محق مظہر رب ذو الاکرام ‏— مکہ مولد ساکن بیت الحرام

ہم ہیں اولاد لوی سے خوش بیان — ہم ہین فرزندان غالب بیگمان

مرتبے اپنے عرب میں کم نہیں — ہم نسب میں اور حسب میں کم نہیں

یہہ تو سب پر ہے عیان پنہان نہیں — اس سے واقف کونسا انسان نہیں

یہہ شرف مخصوص ہے اپنے لیے — نور احمد کے سبب رتبے دیے

یعنی وہ نور محمد پاک وصاف — آیا آدم سے جو تا عبد المناف

دن نسب میں میرے برادر کو ملا — ہاشم مقبول داور کو ملا

اب خدا نے بھیجا تم سب کی طرف — وہ کرو تدبیر حاصل ہو شرف

ہاشم ذیجاہ کو لائے ہیں ہم — خواستگاری کے لیے آئے ہین ہم

نیک ہو قسمت نہ کیونکر آپکی — ہو گئی مقبول دختر آپکی

جب مخاطب ہو چکا نیکو خطاب — والد سلمی نے فرمایا جواب

تمنے فرمائی یہہ لکھے کام کے — مستحق ہو تہنیت اکرام کے

دونوں جانب لطف شادی ہے بہم — ہے ہمیں یہہ آپکا خطبہ قبول

دل سے تصدیق نجابت ہمنے کی — آپکی دعوت اجابت ہمنے کی

عم سلمی نے کہا پھر ای فہیم — چاہیے تعمیل آئین قدیم

گو ادھر سے کچھہ نہیں تکرار ہے — ہان مگر مہر گران درکار ہے

فکر کا ہیں بحر احسان کے لیے — ہے مقدم امر ذیشان کے لیے

مطلب کہنے لگے ای نیکخو — ہے بجا جو آپنے کی گفتگو

رب بخشا ہے دئے رتبے تمہیں — بھیجتے ہین جا کے سونا ہم تمہیں

ہے گواہ منصفی شان الاہ — سرخ مو سب ہونگی اور آنکھین سیاہ

وسوسہ دلانا ابلیس کا بابت مہر کے

حاضر محفل جو تھا باصد وقار — سنکے یہہ ابلیس رویا زار زار

جلد اوس جا سے اوٹھا باصد ہراس — بولا جا کے والد سلمی کے پاس

ماننے کا کیوں ارادہ کیجیے — مہر کو اوسکے زیادہ کیجیے

جب کہا ... سے یہ سب جلے روبرو | والد سلمی نے تب کی گفتگو
ای عزیزان قصے ذیوقار | کیون کیا نا منصفے کو اختیار
اصد کیولا م سنے عزت صدر کی | کچھ نہ سنئے قدر رشک بدر کی
گو سہی تم کی نہیں تجھکو ہوس | میری دختر کیا اسی لائق ہی بس
جب سنا سب نی کلام خوش صفت | مطلب کہنے لگے اوسدم یہ بات
تہنا بیپاس رتبہ ماہ شرف | آلی ملکی سی مدینے کی طرف
تو ملا ہی استقدر ای ذیوقار | وزن ہو سونیکا مثقالین ہزار
پھر اشارے سے کہا ابلیس نے | بی محل ہرگز نہ راضی ہو جیے
اوسطرف سی پھر کہا ای پاکدین | میری حق مین یہ بھی بہتر نہین
بولی اک خریدار عنبر لیجئے | ہدیہ آگم پذیرا کیجئے
ہو سبھی کیون اسطرف سی ناامید | لیجئے دس جامہ مصری سفید
اور دس جامی عراقی دینگے ہم | آپکا ہر دم رہے لطف و کرم
پھر کہا شیطان نے راضی نہو | کیا قباحت ہی اضافہ سیکو کہو
اوسکی کہنے سے ہوئی سلمان سنئے | یون کہا پھر اتبو نزدیک آگئے
اپنی احسان مین نہ حجت کیجئے | ہی یہ انسب پھر کرامت کیجئے
مطلب نی یون سخن اوسدم کہی | لو کنیزین پانچ خدمت کی لئے
جب نہ ابلیس لعین چپکا رہا | باپ نی سلمی کی پھر اوسنے کہا
بس قدر دو گی کہان وہ جائیگا | باز پس ہو کر تمہین تک آئیگا
مطلب نی یہ کلام اوسدم کیا | مشک بھی دینگی تمہیں دس اوقیا
اور لو پنج اوقیا کافور بھی | آپکی منظور ہے ہمکو خوشی
دیکھی وسواس پھر شیطان ہوا | والد سلمی بہت حیران ہوا
سوچکر بولا کہ یہ ابلیس ہے | مفسدہ مکار و پر تلبیس ہے
دور ہو یان سی یہ پیر بدسرشت | اسکی باعث سی ہوئی اغوا بہشت

تھی دعا حق سی خیال حرب مین / چار سو چورنگ ہون اک ضرب مین

کمرین باندہی اور دل کہولی ہوے / جا پڑی تلوار و تیغو تولی ہوے

تہا جو سردار سپاہ اہل شر / مطلب کو پایا اودہر حملہ در

جسطرف تہا مضطرب شیطان کہڑا / ہاشم ذیشان اودہر کو جا پڑا

برگرفتہ آن لعین را در مصاف / برزمین زد آن بن عبد المناف

جسم شیطان پر پڑا جب عکس نور / خوف سی برپا کیا شور نشور

تہی شقی تیغ نور برچہی سے زیاد / نعرہ بہر کی بہاگا ان سی مثل باد

مطلب کی سمت جسدم کی نگاہ / دیکہا میدان مین کہڑا با عز و جاہ

سرگروہ اشقیا او ان تہا دو نیم / اور یہودی کشتہ شمشیر بیم

جب یہودی پر علم شمشیر کی / قتل کرنی مین نہ پہر تاخیر کی

پہنچی یثرب مین خبر جب ناگہان / اوس جگہہ سی دوڑی دہقان تہا

قتل اونمین جب ہوئے ستر نفر / مضطرب ہو ہو کی بہاگی اہل شر

اور بہی اونکی شقاوت بڑہ گئے / شاہ مرسل سی عداوت بڑہ لئے

کسقدر تہا فضل رب دو جہان / اسطرف زخمی نتہا کوئی جوان

تہا کلام ہاشم عالی جناب / آج سب ظاہر ہوئی تاویل خواب

والد سلمی جب آیا اونکی پاس / مطلب ہاشم سی تب کی التماس

ہی یہ انسب غمہ جانید سمجہئے / تم سی کیون شادی مبدل کیجئے

اسطرح جب عذر کی سامان ہوئے / لیکے سب کو اپنی خیمے مین گئے

کام مین تہا جوان چالاک چست / پایا اسباب و لیمہ سب درست

خوان نعمت یکبیک آنی لگے / حاضرین بزم سب کہانی لگے

پیش آئی خلق اور اکرام سے / شاد و خوش اونکو کیا اطعام سے

والد سلمی گیا دختر کے پاس / اور کہا ای مہجبین حق شناس

دق یہودی ہین وہ جرات کی ہی آج / دیکہی تمنی کیا شجاعت کی ہی آج

مین اگر اونسی نہ کرتا التماس
گو یہ وہ دی تھی بہت ای نیک خو
بولی سلمی آپ کو ہے اختیار
ذکر ان باتون کا جانی دیجیے
خوش رہی وہ خالق جن و بشر
والد سلمی بصد جاہ و حشم
اور کہا ای صاحبان عز و شان
دور سب اندوہ و کینہ کیجیے
خاص رب ہین سالکان راہ راست
مہر و کابین مین کوئی حجت نہین
مطلب بولی کہ ای عالی ہمم
کہکے یہ پھر جانب ہاشم پھری
جو کہا مینے تجھے منظور ہے
مطلب دل ہو گئی سبکے حصول
طرفہ آباد دیکھیں آبادی ہوئے
عشرت فتح و ظفر ہونی لگے
جشن کا سامان قریب و دور تھا
مشک و عنبر کی ہاشم پر نثار
ہو چکا جس وقت عقد خوش صفات
شاد و خوش دولہا دلہن کو لیچلا
داخل سب کا مدینے مین ہوا
جب ز فاف ہاشم عبد المناف
نطفہ طیب نے پایا تب قرار

آشنو نہین وہ ایک کا کرتی نہ پاس
چھوڑتی زندہ نہ ہاشم ایک کو
دشمنون کی قول کا کیا اعتبار
جب ہین سیری خیر ہو وہ کیجیے
کہا لیکہ مو کلی ملامت سے خطر
آیا وان سے جانب اہل حرم
فضل خالق سی سدا ہو شادمان
رنج و غم سے صاف سینہ کیجیے
دختر من ہدیہ و نذر شما ست
آپ سی کچھ لینے کی حاجت نہین
جو کہا اوس سی زیادہ دینگے ہم
اور کہا ای مہ جبین سیائی حرم
بولی ہاشم ہان مجھے منظور ہے
مژدہ راحت تھا ایجاب و قبول
رشک جنت محفل شادی ہوئے
دست بوسی ہمدگر ہونی لگے
والد سلمی بہت مسرور تھا
پھر لٹا یا سب کی سر پر [illegible]
اوس جگہ سی تب ہوی [illegible]
رشک بلبل گلبدن کو لے چلا
عقد کا شہرہ مدینے مین ہوا
ہو چکا با گوہر کان عفاف
نور حضرت شاہ جیلا سی آشکار

نقل ہوتا کیا رحمت عظمیٰ ہوئی
حامل نور نبی سلطے ہوئے

ہے ترقی پر مدارج کمال
ہے مضاعف دولت حسن جمال

پائی روشن خانہ آباد کو
عورتیں آئیں مبارکباد کو

مسطرت کرتی تھی وہ مہر گذر
جھکتے تے تسلیم کو دیوار و در

غروہ دشت سے شجر ہو لو ہیلو
آسمان ہی جس زمین پر تم چلو

پاؤں اوسکی گر فلک لینے لگی
سنگریزی تہنیت دینے لگی

صحن میں جہر لیے جیسدم جاتی تھی
دہنے جانب سی یہ آواز آتی تھی

نور احمد ہو مبارک آپ کو
تہنیت دو جاکی اُسکی باپ کو

تھی یہ پیوستہ صدا شام و سحر
السلام ای حضرت خیر البشر

پیہر انپے دیکھکر ذی فہم و عقل
ہاشم وچاہ سی کرتی تھی نقل

گو عطا ہو تی تھی عزت کیا کیا
قوم سی اپنی مگر اخفا کیا

ایک شب گردی منادی کی ندا
کیا عجب اسکا جواد سپہر ہو فدا

وہ پسر خالق نے ارزانی کیا
جسنے سب دنیا کو نورانی کیا

بہترین اہل شہر و دشت ہے
ہی ادمی کی واسطے ہر ایک شے

یہ ندا جسدن سی سکمی نی سنتی
پھر کبہی ہاشم سی نہ رکھی شہ

یہ اسی حیرت سی گذری چند روز
آیا رخصت کو وہ مہر دلفروز

اسطرح کہتی سے لگے کرکے وداع
بھر تجت چاہتی ہے اطلاع

وہ امانت ہے کی تجھکو عطا
جس سی آدم کو شرف حاصل ہوا

رتبہ نور محمد کم نہیں
کوئی اس سی افضل و اکرم نہیں

ہی یہ اونی سی کرامت آپکی
شیث نے پائی خلافت باپ کی

سب عزیز و تہمت سے ممتاز تھی
مثل آدم صاحب اعجاز تھی

الغرض جو خاص رب تھی مومنین
اونکو ورثی میں ملا نور مبین

آیا جبتک فضل باری ہو گیا
چشمۂ فیض اوس کا جاری ہو گیا

ہی کبھی عشرت کبھی رنج و الم
آج تم سب سی جدا ہوتی ہین ہم

یعنی اب یان کوچ کا ہنگام ہے
اس سحر کو قصد ملک شام ہے

ہی عدم در پیش گو رستے کہین
موت سی انسان کو چارہ نہین

آگی جاوین یا پچھائین کیا خبر
پھر کی آئین یا نہ آوین کیا خبر

صاحبو تم سب سی رخصت ہی مری
یاد رکھو جو وصیت ہی مری

ہی مناسب متفق باہم رہو
کچھ نہ رنجش ہو خوش و خرم رہو

باعث عزت ہی باہم اتفاق
مورث خواری و ذلت ہی نفاق

جیسے شاہونکو ہی نسبت کی طمع
رکھتی ہین سلطان قرابت کی طمع

کیجیو غفلت نہ اس اکرام سے
تا حقارت ہو نہ اونکے سامنے

دشمنون کی ہی یہ حسرت آرزو
پائین تم سب کی وہ عزت آبرو

چاہتی ہین فضل باری ہاتھ آوی
حشمت و دولت تمہاری ہاتھ آوی

ہی برادر مطلب میرا وصی
برخلاف اوس سی ہونا تم کبھی

ہی خلیفہ میرا تم سب کی لئے
الفت اوس سی کیجیو رب کی لیے

مجکو وہ سب سی زیادہ ہی عزیز
نیک و بد مین چاہئے تمکو تمیز

دل سے گر میری وصیت مانیو
پیشوا اپنا اوسی تم جانیو

میری حرمت کو نہ ضائع کیجیو
کنجیان کعبے کی اوسکو دیجیو

آبروی بحر عزت چاہیئے
چاہ زمزم کی سقایت چاہیئے

یہ علم جد کی ہی شوکت کا نشان
دیجیو اوسکو وہ حشمت کا نشان

میری بہائی کی اطاعت کیجیو
انبیا کا سب تبرک دیجیو

اوسکو رکھو گی اگر خرسند تم
ہوگی فیروز و سعادت مند تم

یاد رکھو یہ وصیت دوسری
سونپتا ہون مین امانت دوسری

بطن سلمے مین ہی جو نور نگاہ
ہی بہت ذیجاہ نزدیک الٰہ

کسقدر ہم پر ہے احسان کریم
سب جہان مین پائیگا شان عظیم

جب وہ پیدا ہو حفاظت کیجیو — پرورش حسب وصیت کیجیو

کچھ خیانت اس امانت مین نہو — فرق یا ہاشم کی وصیت مین نہو

اسطرح جب رب کی طالب نی کہا — تک بیانات ہو کر اقارب نی کہا

آپ کا ارشاد سب ہمنے سنا — جو کہا منظور ہے اے مقتدا

شفقت والد سی شفقت آپ کی — مشتاق ہی لیکن یہ فرقت آپکی

چشم تر کیا خشک ہو ناسور سی — سنگ غم سی شیشہ دل چور ہے

الغرض براہی ہوی جب سوی شام — فضل رب سی سفر لین طی کئین تمام

پہونچے جب پوری ہوی مطلب وہان — بیچا اسباب تجارت سب وہان

کوچ کا سامان سب طیار تہا — وہ خریدا مال جو درکار تہا

شام سی جب قصد یثرب کا کیا — سب سلیلے ہدیہ و تحفہ لیا

دفعتہ بدلی ہوا ئت پہر گئے — تختہ دل کو ہوئی پژمردگی

ہوگئی بیمار ہاشم اسقدر — اوس سفر مین ٹہرا عقبے کا سفر

ایسی ساعت شام مین آنا ہوا — جانب یثرب نہ پہر جانا ہوا

اوس مرض کو دوسرا جب دن لگا — بیٹہنا اوٹہنا بہی ناممکن ہوا

سب رفیقون اور غلامون سی کہا — ہون قریب مرگ کیا ہو گی شفا

عارضی یون درپے آزار ہین — کیا کہون مرنیکے سب آثار ہین

اب نہین ہی مجکو امید حیات — ہو گی درد لا دوا سی کیا نجات

بی سبب کب یہ دو راہی پر گذر — ہم ادہر جاتے ہین تم جاو ادہر

تیر غم کی گو نشانہ ہو جئے — جانب مکہ روانہ ہو جئے

جب مدینے مین بصحت جائیو — میری اہلی تک خبر پہونچائیو

پہلی سلمے سی مرا کہنا سلام — بعد اوسکی کہیو غم کا پیام

کہنا ہم سب تعزیت کو آئی ہین — تیری شوہر کی سنا نی لائی ہین

میری کہنی سی نہ غفلت کیجیو — بابت شیبہ مین وصیت کیجیو

کہنا غم اونکو رہا دل بند کا ‖ دوری عربی وہ جہان تہا فرزند کا

القصہ جو سامان صحت ہو گئی فوت ‖ بعد دو دن کی ہوئی آثار موت

قول راوی ہی کہ نزدیک وفات ‖ اونکی بیٹی مانگا قرطاس و دوات

شرح مین یون حال بیماری لکھا ‖ پہلی نام حضرت باری لکھا

پہر فقط نقش عجب تدبیر کی ‖ کچہ وصیت آخری تحریر کی

بیٹی اونکو نامہ عبد ذلیل ‖ جو وہان ہین ناصیہ رب جلیل

بیٹے ایسی وقت مین لکہا یہ خط ‖ مرگ سی چارہ نہ تہا کوئی فقط

پہلی حق سے طلب تہا آچکا ‖ اسطرح فرمان رب تہا آچکا

چہاتے دنیا مین بیٹے کا خیال ‖ صدمہ ہجران مین ہو عزم وصال

عالم فانی سی ای بیٹو سیر ‖ تشنہ باقی کی جانب ہو سفر

مشتعل تہی تن مین آتش موت کی ‖ تہلک جان تہی کشاکش موت کی

یکسان ہین ملک و برنا و پیر ‖ کسکو یان بیکا جل سی ہی گریز

ساتہ ہی جو نامہ اعمال تہا ‖ بہیجا تم سکو جو اپنا مال تہا

لینے دینے مین نہ حجت کیجیو ‖ بالتسویہ اوسکو قسمت کیجیو

صدا ہی عفت جو تمسے دور ہے ‖ پاکدامن اور مخمر حور ہے

ہے زینب یادوات امانت جسکے پاس ‖ ہی تمہارا نور عزت جسکے پاس

رکہیو اوس کا قلب تم دل شاد ‖ ہو نہ تم سب کو فراموش اوسکی یاد

زینت سلمی کو ایذا نہ دیجیو ‖ خاطر ہاشم سے خاطر کیجیو

اس وصیت مین نہیں بہاتی کلام ‖ چاہئی اوسکی پسر کا احترام

نور حق اپنی لئی ہی نور عین ‖ ہی رعایت اوسکی حق مین فرض عین

آنکہ عزت دلبند و نکے کام ‖ میرا فرزند و نکو پہونچا یا سلام

تیری تم مین دلاسا دیجیو ‖ صبر کی باتون سی واقف کیجیو

جانب ہاشم سے تم بعد سلام ‖ حضرت سلمی کو پہونچانا پیام

کہتا اوس سی موت لی کچھ کی نہ دیر
وصل بھی تیری ہوئی مشتاق سیہر

اس بقدر سی نہایت ہیں لگے
آؤ پہر تمسے نہ ہم [illegible] ملے

جو خدا کی تہی امانت دیکھلے
حسرت دیدار لیکر لیجیلے

تاقیامت تیرا ای برنائی پھیر
ہو سلام و رحمت رب تجھ پر [illegible]

کہہ سی اپنی عزیزوں جب گیا
ایک بیک ملفوف نامہ [illegible] کیا

دیکے خط اپنی رفیقوں سی کہا
اور بھی زور نقاہت بڑہ گیا

اوٹھنے کا صدمہ اوٹھانا ہارہے
اب لٹادو بیٹھنا دشوار ہے

ہو گیا پرای نام نام زندگی
ہو چکا لبریز جام زندگی

جب لٹایا ہاشم نے بیچاہ کو
دیکھو شان قدرت اللہ کو

صدمہ ہای نزع تب سہنے لگے
دیکھکر سوئے فلک کہنے لگے

اوسکے رحمت کا سہارا چاہئے
ای رسول رب مدد اب چاہئے

وقت رخصت فرزدہ نانہ مین غمناک ہون
حامل نور نبی پاک ہون

جب یہ کلمہ منہ سے ہاشم نی کہا
قول [illegible] نہ کچھ صدمہ سہا

عقدہای جانکنے آسان ہوئے
راحت و آرام سی بیجان ہوئے

پایا اوس ایذای دنیا سی فراغ
ہو گیا خاموش اک گویا چراغ

غسل دیکر جب کفن پہنادیا
سب رفیقوں نی اونہیں مدفون کیا

خادم اونکی بی سروسامان پہرے
دفن کرکی غزہ مین گریان پہرے

مضطرب غمخوار خاص رب ہوئے
جانب مکہ روانہ سب ہوئے

جب مدینے مین ورود اونکا ہوا
قافلے مین رنج و غم تازہ ہوا

نالہ و افغان سی محشر تہا بپا
رو لی تہی کہہ [illegible] سب ہاشم کا

جب حد وحشت افزا اون سنی
مضطرب اوس شہر کی خلقت ہوئے

سب نکل آئی گہرون سی مرد و زن
ہر طرف تہی نوحہ گر اور سینہ زن

اپنا بیگانہ ہر اک غمناک تہا
والد سلمی گریبان چاک تہا

ہاشم شوہر ہین سلمی رو لی سے / اسطرح کہہ کہکے گریان ہوئی سے

آپ کے مرنیکا صدمہ کم نہین / کون نا کہہ ہے جہان ماتم نہین

آبرو اہی خاص ہاری مٹ گئی / عزت وحرمت ہماری مٹ گئی

تم سے ہاری ہو کہان واہا شما / ہی سبہ سارا جہان واہا شما

آپ نی جس لال کو دیکہا نہین / کون ہوگا اوسکا شفقت سی معین

اب جو وہ دنیا مین پیدا ہوئیگا / مثل والدین شیدا ہوئیگا

کون اوسکا مرتبہ پہچانیگا / کون اوسکو یان مکرم جانیگا

کہہ چکی جب اسطرح باچشم تر / اوسکٹری شمشیر ہاشم کہینچکر

گہوڑی اور سب اونٹ اونکی لیئے / درہم ودینار قیمت مین دیئے

تا نہ حقدار اونکا حق برباد ہو / پاکی ترکہ مطمئن اولاد ہو

جو وصی ہاشم ذیجاہ تہا / اوسکو بلواکر قریب اپنی کہا

مطلب کو میرا تو پہونچا سلام / بعد اوسکی اسطرحسے دی پیام

کہ تم جانکاہ ہی شام وسحر / مین تمہاری جدائی کی ہون غم بسر

ہی ہمیشہ عفت وعصمت سی کام / مجہپہ مردان جہان مین سب حرام

کرکے یہ سب مال ہاشم کا دیا / جانب مکہ اوسی رخصت کیا

الغرض سب مال او اک غلام / پہونچا نزد وارثان نیک نام

عورتین جو وان تہین سردار زنان / ماتم ہاشم مین تہین سب خونفشان

بیقرار ومضطر وغمناک تہین / ہو پریشان وگریبان چاک تہین

جب وصیت نامۂ ہاشم کہلا / سب عزیزونکو ہوا صدمہ سوا

صابر وشاکر تہی یا بید رضا / مطلب کو جانشین دیکہا کیا

لشکر اسلام کا سونپا علم / تہا ہی یادگار ہاشم

انہیان کعبے کی دیکر دی دعا / فضل رب سی وا ہو باب مدعا

پیشوائی خالق اکرم نی دی / آبرو حقتعالی نی زمزم سے دی

کہتی تہی سب اقربای ذی وقار / ہی رضا دہی کا نہین کچھ اختیار
یاد رکہو یہ سخن مثل حدیث / تو ہی اسمٰعیل دہی نعلین بہشتہ
جو کہ پیراہن تہا ابراہیم کا / مطلب کو تہانی خلعت ملا
مسند پاک پرادر دی اونہین / خاتم نوح پیمبر دی اونہین
تہی مکارم انبیا کی جس قدر / کہتی سی ہاشم کی پائی سربسر

ذکر ولادت شیبۃ الحمد یعنی عبد المطلب

جب ہوا ہنگام وضع حمل کا / درد زہ اصلانہ سلمی کو ہوا
عورتون کو ہوتی ہین جو جو الم / وہ نہ انکی واسطے تہی بیش و کم
ناگہان آئی یہ ہاتف کی صدا / ای بخفیفہ حامل نور خدا
جو نبی نجار کی ہین عورتین / واسطے اونکی ہین تحفے رنگین
دیکہنی والان سکے نظروں سی ڈرو / اپنی نور عین کا پردہ کرو
خاطر نور نظر منظور رکہو / تا بمقدور اوسکو تم مستور رکہو
ہی برائی صاحب دین روز عید / اسکی باعث سی بہت ہونگی سعید
جب صدا اوسنی منادی کی سنی / تب چہپانیکی لئی تدبیر کی
ختم تہی سی وکوشش مین دو چند / کردئی فی الفور سب دروازی بند
بیٹہی وہ دنیا سی منہ کو موڑ کر / کی حفاظت غیب پر دی چہوڑ کر
کہتی تہی سلمی کسی سی کیون کہو / حال سی میری کوئی واقف ہو
اک حجاب نور آیا ناگہان / تہا زمین سی آسمان تک سائبان
تہا حفاظت مین خدا کی سب وہ گہر / تا نہ اوسجا ہو شیاطین کا گذر
دفعۃً لخت جگر پیدا ہوا / ہر طرف کو نور کا جلوہ ہوا
ہوتی ہی پیدا تبسم جب کیا / شاد اپنی والدہ کو تب کیا
اسطرح دی پیر ہونیکی نوید / دیکہا اوسکی سر مین اک موی سفید
آئینہ اوس نور سے حیران ہوا / یادرفتہ شان اوسکی نسب کہا

تہا اس آغاز کا انجام ہو | شیفتہ احمد اس پسر کا نام ہو
حاسدونسی تہا جو اوسکو خوف جان | اک نہینی تک ولادت کی نہان
بعد یک مہ جب خبر پائی لگین | تہنیت کو عورتین آنی لگین
الغرض جب وہ تہیئے کے ہوئے | شان رب سے چلنے اور پہرنی لگے
دیکہکر اوسکو یہودی جل گئے | بعد مدت پہر ہوئے حسد می نئے
کہتی تہی نور جبین کو دیکہہ کر | رکہتا ہی نور محمد یہ پسر
اپنا ہی اسکے بچالی سی زوال | اسکی ہاتہون زندگی ہوگی محال
گذری اونکی عمر سی جب سات سال | ہاتہہ آئی قوت وطاقت کمال
کہتی تہی آپس مین سب خرد وکلان | شوکت وصولت مین ہی یہ نخل جوان
حد کو پہونچا شہرۂ تاب وتوان | تہا ہر یک وحش پر بار گران
گر اوٹہا لیتی تہی اطفال شیفتہ شتاب | پہر زمین پر پہینکدیتی تہی جناب
ہمسنونمین تہی جو انکی سوا | کون کرسکتا تہا اونسی سامنا
راویونسی یون لکہا ہے جابجا | اک مسافر وارد صحرا ہوا
گر نہی حارث قبیلہ اوسکا تہا | دل سی تہا وہ قائل دین خدا
دیکہا اونسی ایک طفل نامدار | ہی کہڑا لڑکون مین باعز ووقار
ثانی خورشید ساطع ہی وہ نور | شان بازیگاہ ہی رفعت مین طور
حسن صورت مین ہی گر ماہ منیر | خوبی وسیرت مین فرد بی نظیر
یہ سخن ہی کہیل مین اطفال سے | ہم غنی ہین دولت اجلال سے
ہون پسر زمزم کا فرزند صفا | ابن ہاشم خاصہ رب علا
جو خدائے پاک کی رستی دلی | کم نہین اپنا شرف کی واسطے
دیکہکر یہ وہ جوان حیران ہوا | پاس آکر اسطرح پرسان ہوا
سایہ اس سر پر ہی ماں باپ کا | کیسے کیا ہی نام اقدس آپ کا
بولی عبد رب ذوالاکرام ہون | شیفتہ احمد نکو انجام ہون

دل ہی مثل آئینہ شفاف و صاف — آپ ہاشم ہی تو جد عبد المناف

میری والدہ کیا ہی انتقال — اور چچاؤن کی جفا کی ہی کمال

شہر غربت مین بصد اندوہ و یاس — ایک مدت سی جو تہین مادر کی پاس

گو چھپتا ہی ملجاؤ ماوا ہی خود — رہتا ہون ہمراہ خادم ہی خود

تم کہان سی اسطرف کو آئی ہو — کسلیے اس شہر اقدس لائی ہو

باادب کہنے لگا وہ مردم جوان — کام کو مکی سی آیا ہون یہان

پیغام بھیجنا شیبۃ الحمد کا مکی مین اپنی چچاؤنکو

نام مکہ سنکے با صدق و صفا — اوس سی تب فرزند ہاشم نی کہا

جب سلامت یہان سی پہر کر جائیو — تب پیام میرا وطن پہونچائیو

ہین وہان فرزند جد نیک نام — میری جانب سی اونہین کہنا سلام

یاد رکہیو اے جوان نام یتیم — کہیو لایا ہون یہ پیغام یتیم

کی نہ کچہ بہی عمر والد کی وفا — اور چچاؤن نے نہایت کی جفا

ترک کی تم سب نے الفت کسلیے — بہولی ہاشم کی وصیت کسلیے

آجتک پردیس مین رہنے دیا — نسل ہاشم کو عبث ضائع کیا

سو ہی مکہ سے جو آتی ہی نسیم — سونگہتا ہون اوس سی تم سبکی شمیم

ہجر مین راتون کو دن کرتی رہے — آرزوی وصل مین مرتے رہے

سنکے اس پیغام کو گریان ہوا — اور روانہ با دل بریان ہوا

داخل مکہ ہوا جب وہ جوان — جو کہا وہ سب کیا اوسنی بیان

کہتا تہا حیرت کی جا ہی آہ آہ — اپنی آنکہون مین ہوا عالم سیاہ

خانۂ دل مین نکیون سوزان ہو داغ — اور گہر مین ہی ہدایت کا چراغ

کیا نہ اوسکی روشنی قسمت مین تہے — وان کو شب کی تیرگی قسمت مین تہے

جنمین ایسا ہو فخر خاندان — شہر غربت مین ہو جاکر میہمان

سنکے اوصاف یتیم خوش صفات   تلخ فرقت مین ہوکے سب کو حیات
مضطرب تہی دلبر عبد المناف   کہتی تہی غفلت کا کرکی اعتراف
ہم نہ واقف تہی یہ پایا مرتبہ   فضل رب سی ہاتہہ آیا مرتبہ
دہیان تہا ہوگا ابہی طفل صغیر   کیا خبر تہی ہی جوان ماہ منیر
کم سنی مین یون ہوا ہی انتخاب   ہاتہہ آیا ہاتہہ کو زور شباب
بولا قاصد اوسکو ہی کہا کر قسم   ہی جوا ہاتہون سی سوا جاہ و حشم
خاتم او سپہر شفاعت کا ہوا   شہرہ شہر و یمن بلاغت کا ہوا
قائل اوسکی ہین فصیحان عرب   گفتگو کرنی مین وان عاجز ہین سب
ہی یہ خاموشی مین شان ناطقہ   لال ہی سبکے زبان ناطقہ
سب فنون مین ہی وہ یکتا بیمثال   ہین خجل سب صاحب فضل و کمال
اوج ہی کیا کیا سپہر حسن کا   چاند کو ہی داغ مہر حسن کا

ذکر ملاقات شیبۃ الحمد و مطلب بن عبد المناف

قول راوی ہی اوسی جلسی مین تب   مطلب نی خود کیا مرکب طلب
ہوکی تنہا اپنی ناقی پر سوار   جانب یثرب چلے وہ بیقرار
قصہ کوتہ جب مدینے مین گئے   اک طرف آ منتظر جلوی سے
دیکہا استادہ ہی مہر اوج حسن   حاجب در رغب ہی باغ حسن
کود کان ذیشرف خدمت مین ہین   تذکری کچہ کہیل کی صحبت مین ہین
دیکہکر نور محمد جلوہ گر   سمجہے ہاشم کا یہ ہی نور نظر
دست شیبہ مین تہا اک سنگ عظیم   دل تہی تیغ خوف سی سب کی دو نیم
دمبدم ورد زبان تہا یہ مقال   ہو نہین طفل حشم ہاشم کا لال
والد ماجد مرا مبرور ہے   ہر طرف اکرام مین مشہور ہے
مطلب نی جب سنا اونکا کلام   ناقہ بٹہلا یا کیا اوسکو سلام

اونٹ کا افتادہ تھا اک استخوان — اوسکو شیبہ نے اوٹھایا ناگماں
لا طلب کے سر پہ مارا زور سے — مضطرب بہرام نکلا گور سے
خیرہ سر کا سر شکستہ ہو گیا — خون سے گرد شیخ رستہ ہو گیا
بولی اسباب معیشت ہوگا فوت — آگئی ہی طفل یہودیہ کی موت
پاس دین ہی اور نہ ہی خوف الاہ — اب یہ ہی نزدیک تم سب ہو تباہ
باپ نے اوس طفل کے جسم شنا — بغض حاسد کو ہوا اولتی سوا
مسکن غیظ و غضب سینہ ہوا — روسیہ کو کینے پر کینہ ہوا
اوسکو بھی اس کوچ کی پہونچی خبر — آیا تب نزد یہودان بد سیر
اور کہا جب طفل سے حیران ہو تم — راندۂ پر خوف اور ترسان ہو تم
مطلب کو مہربان ہی پاتا ہے — آپ تمہا سوی مکہ جاتا ہے
قتل کرنے گر نہ جاؤگی ابھی — پھر نہ ایسا وقت پاؤگی کبھی
راہ ہی بہر قتل دشمن ہو بتے — فتنۂ مفسد سے ایمن ہو چکے
مین غفلت وہ خردمندی ہوے — سب یہودون مین کرندی ہوے
جب مسلح ہو چکی ستر جوان — چڑھ کی گھوڑون پہ سوی اوسکی روان
قوم یہودین دشمن رب ہو گئے — ہاتی جاتی راہ مین شب ہو گئے
جب صدای سم رہواران سنے — مطلب نے اوسگھڑی تقریر کی
جس سی ای ابن برادر تھا حذر — سامنا اوس سی ہی ما بین سفر
نور احمد سے لگی ہین روسیاہ — رہزنون کی شب کو آپہونچی سپاہ
بولی شیبہ چھوڑدو اس راہ کو — تاند یکھین بندۂ اللہ کو
مطلب کہنے لگی ای نیکخواہ — نور حق ہی رہنماے روسیاہ
جس طرف چھپنے کی خاطر جائینگے — نور تیرا دیکھکر وہ آئین گی
بولی شیبہ دل نہ رنجیدہ کرو — نور کو جامی سی پوشیدہ کرو
مطلب نے تبتہ جامہ کیا — تانہان اوس سی کرین نور ضیا

کہتی ہین کیا کیا چھپایا نور کو — جلوہ گر ہر سمت پایا نور کو

گو چھپاتی تھی بہت چھپتا نہ تھا — روشنی مین فرق کچھ اصلا نہ تھا

مطلب بولی کہ کیا ہو چہرہ ماند — خاک ڈالی سی کہین چھپتا ہی چاند

ہی اوسی صورت سی وہ تھا جسطرح — نور خالق کو چھپائین کسطرح

تیری ہی پیش خدا قدر عظیم — ناریون سی نور کو کیا خوف و بیم

جسنے رحمت سی دیا اس نور کو — وہ کریگا رفع ہر محذور کو

بولی اوسدم شیبہ شیرین بیان — مجھکو ناحق سی ادتارو تم یہان

دست اعدا سی بچاو نہین تمہین — قدرت رب کو دکھاؤ نہین تمہین

جب زمین پر آیا وہ گردون جناب — دشمنو نسے تھا نہ مطلق اضطراب

خاکساری مین تھا مطلب خاک سے — بڑہ گئی شان زمین افلاک سے

جھک گئی سجدیکو با عجز و نیاز — تا کہ ہون درگاہ رب مین سرفراز

اور کہا ای خالق ارض و سما — سب فنا ہین اور ہی تجھکو بقا

نور و ظلمت کا تو ہی خلاق ہے — امتون کی واسطے رزاق ہے

ہی تو ہی پشت و پناہ بیکسان — کون ہی تیری سوا روزی رسان

بہر حق شافع روز حساب — اور طفیل سرور گردون جناب

واسطہ دنیا ہو نہین اوس نور کا — جسکے باعث سی سبھی رتبہ دیا

رات دن تیری حمایت مین رہون — شر اعدا سی حفاظت مین رہون

کر رہی تھی شیبۂ ذیشان دعا — یک بیک آیا گروہ اشقیا

مستعد دل سی ہوی بعد درود — سامنی صف باندہ کر ٹھہری یہود

ہی یہ شان و قدرت رب کریم — رعب شیبہ سے ہوا خوف عظیم

گو نہ اونکو مکر سے نفرت ہوئی — مطلب کو دیکھکر دہشت ہوئی

گو نہ الفت اور تعشق سی کہا — پر مدارا و تملق سی کہا

ای بزرگون نیک کردار و سعید — ہم جو آئی تھا نہ الفت سی بعید

مطلب ہمیشہ جراروں مین تہی — خود سپر شیبہ کی تلواروں مین تہی

کچھ نہ اونکو خوف جان رہتا جنگ مین — نام حق ورد زبان تہا جنگ مین

مطلب تہی سب ہی سرگرم جہاد — ... ہی تہی شیبہ غیکو نہاد

اور ... توکل مین خدا ہی کام ... — جنگ کی بدلی دعا سے کام تہا

ہو گئے آثار فضل کردگار — دور سے پیدا ہوا گرد و غبار

... سے ... پایا گیا ان — کان مین آئی صہیل مرکبان

عیش و عشرت کی ہوئی سامان عجیب — ناگہان وہ لوگ سب آئی قریب

دیکہا سلمی کی اقارب آئی ہین — جانب مطلوب طالب آئی ہین

کب اوٹہا یا الفت خیمہ سی ہاتہ — مان ہی اونکی والد سلمی کی ساتہہ

اور ... فوج کی جوان ہین چارسو — سب شجاع و پہلوان ہین چارسو

حضرت سلمی نے جب دیکہا یہ حال — ہین یہودی مائل جنگ و جدال

دی ندا کیا حشر کی آثار ہین — وا ہی ہو تمپر یہ کیا کردار ہین

ہر یہودی خائف و ترسان ہوا — لا طیبہ بہاگا یہ خوف جان ہوا

مطلب بولی کہان جاتا ہی تو — کب اجل سی یان امان پاتا ہی تو

بہاگنی مین آپ سی یون کہو گیا — ایک ضربت مین لعین دو ہو گیا

اور ... سج کی جوان سرا ... تہی — تابع فرمان مع انصار تہے

حافظان برمحل سلمی ہوئے — مانع جنگ و جدل سلمی ہوئے

جسگہڑی آئی وہ نبی کی قریب — مطلب سی بولی صدمہ ہی عجیب

کون ہی تو ای جوان نیک خو — ان ... کرتا ہی جدا فرزند کو

مطلب بولی وہ ہون ای خوش خصال — چاہتا ہی ہو ... جلال

جانتا ہون مین اسی مانند ہمان — ہون شہزادہ آپ سی بہی مہربان

اسطرح پوری ہی مری امید ہو — ... حاصل دولت جاوید ہو

سب حرم کا مالک و مختار ہو — ... کا پیشوا سردار ہو

ادنکو لعنت تھی جو بہرلی تھی تباہ
ہر مصیبت مین ہوا پشت و پناہ

قحط سالی مین جو کی اوس سی رجوع
ابر رحمت کی ہوی بارش شروع

تھا نو علی جکو اونکی نور سے
اوج و رفعت مین سوا تھا طور سے

جا بجا اونکی بیان ہونے لگے
معجزی کیا کیا عیان ہونے لگے

پائی آثار نبوت نور سے
جلوہ گر دیکھی کرامت نور سے

جملہ نعت ضمنہ وجہ سرداری عبد المطلب

طبع موزون لطف تو دکھلا سکے
اک روایت برمحل یاد آ گئے

تھی جو اسمعیل فرزند خلیل
اونکی بیٹے کی ہوی رتبے جلیل

قول راوی ہی کہ ثابت نام تھا
اور بزرگ قوم نیک انجام تھا

بھائیو مین اپنی ذی رتبہ ہوا
مثل والد حاکم مکہ ہوا

بعد مدت جب ہولی اوسکی وفات
تلخ ماتم مین ہوئے سب کو حیات

کہتے ہین اولاد اونکی تھی صغیر
ترک کی وان کی ریاست ناگزیر

تھا مضاض ابن عمر جو خوش سیر
حاکم مکہ ہوا با کر و فر

تھا خسر ابن خلیل اللہ کا
مرتبہ اعلے ہوا ذی جاہ کا

عاشق داور نکو کردار تھا
قوم جرہم کا وہی سردار تھا

قصہ کوتہ اونکی جو اولاد تھی
بعد والد حاکم مکہ رہی

گو حق اولاد اسمعیل تھا
اوس ریاست کا نہ کچھ دعوا کیا

قول راوی ہی کہ اک مدت کی بعد
یاور و ناصر ہوی ایام سعد

تھی ترقی عزت و تبجیل کے
بڑھ گئی اولاد اسمعیل کے

فضل خالق سی ہوی کثرت سوا
تھی نہ مابین حرم رہنی کی جا

دفعتہ راہی ہوی گھر بین کسی
چھوڑا مکہ اور جا پر جا بسی

تھی جو اولاد مضاض نیک سم
ہو گیا خامو پنہ اوس کا ظلم عام

دل نہ تھا انصاف کی جانب رجوع
شہر مکہ مین ہوی بدعت شروع

چونکہ وقف وندہ کعبہ مال تھا — اوسپر اپنی واسطے قبضہ کیا
جو سدا اسی ساتھہ تھی چہٹنی لگی — اور مسافر راہ مین لٹنے لگے
قوم اسماعیل نے جسدم سنا — راتدن مکے مین ہوتی ہی جفا
تب بنو بکر ابن وائل نے کہا — اور کنانہ خوش خصائل نے کہا
ظلم کا ہونا یہان اچہا نہین — کیا سبب خوف خدا اصلا نہین
کرچکی جسوقت شور اخاص وعام — ابن حارث کو یہ بہیجا تب پیام
آجتک ہمکو قرابت کا تہا پاس — مکی کو رہنی دیا تم سب کی پاس
تہا جو ہمکو وان عدالت کا خیال — تہانہ یہان اپنی ریاست کا خیال
اس حکومت کی نہ ہم طالب ہوے — اپنا حق چہوڑی ہوی بیٹہی رہے
اب جو تم سب کی قرینے اور ہین — ہرطرف کو بدعتین ہین جور ہین
ایک مدت سی تمہارا ہی یہ حال — ضبط کعبے کا کیا اسباب مال
چہوڑکر اجداد وآبا کی رسوم — سیکڑی ہوئین ظلم قوم شوم
ترک کرکے عدل اور انصاف کو — دی ہی رونق بدعت اجلاف کو
پہر ظالم منصب قاضی نہین — کتنے ہم مین اب کوئی راضی نہین
غدر جاتی ہین کوئی لاؤ نہین — جلد مکہ سی نکل جاؤ کہین
جو محمد فرزند حارث تھا امیر — جب سنا اوسنی ہوا صدمہ کثیر
اسقدر غیظ وغضب کا جوش تھا — عازم جنگ وجدل پہلی ہوا
کی نظر جب غور سی انجام پر — اونکی حشمت سی ہوا خوف وخطر
صدمہ وحسرت مین یا تہو تکو ملا — مضطر ونا چار مکی سی چلا
چلتے چلتے کعبے سی آیا جو یان تہہ — سب کیا مدفون نلایا گرچہ ساتہہ
مفسدون سی اوسکا ہی کرکی صلاح — وہ نچہوڑی تہی جو وان تحفہ سلاح
بیش قیمت دو ہرن سونیکی تہی — وان کسی شاہ عجم نے بہیجی تہی
تہانہ خوف ربّ پاک بیہمال — چاہ زمزم مین چہپایا سب وہ مال

حنگ اسود او سمین جب یہ نہاں کیا — سب کنوئین کو پاٹکر یکسان کیا

جب عداوت سی کیا ظلم شدید — ایک مدت تک رہا وہ ناپدید

خواب دیکھنا عبد المطلب کا واسطی کھودنی چاہ زمزم کی

ہی یہ شہرہ عالم اسباب مین — دیکھا عبد المطلب نی خواب مین

کہہ رہا ہی کوئی مرد خوش خصال — ہو مبارک مژدہ جاہ و جلال

آمد فضل خدا نزدیک ہے — ہو ظہور مصطفی نزدیک ہے

رحم رب ہی آبرو بخش حرم — جا کی زمزم کھود ای بحر کرم

سر نگون کیا کیا تفکر مین ہوے — غوطہ زن بحر تحیر مین ہوے

چونک کر پہر مولی سی یار کہا نکا — کہتی تہی کس چیز کا زمزم ہی نام

کچھ دنون کی بعد پہر دیکھا یہ خواب — کہہ رہا ہی کوئی مرد خوش خطاب

سن مفصل رحمت رب کا نشان — ای سحاب جود زمزم ہی کنوان

عقل کا جب گذر اوسجا ہوا — باعث یمن قدم پیدا ہوا

اوس سی اسماعیل پانی پیتی تہی — اور نابعد ار جو جو اونکے تہی

جب عنایت یون ہوئی اللہ کی — خواب سی اوٹھی تلاش چاہ کی

جستجو مین گرچہ غفلت کی نہین — پر نکچہ اوس کا نشان پایا کہین

اسطرح درگاہ رب مین کی دعا — تیری رحمت سی ملی اوسکا پتا

کی دعا رب علا نی مستجاب — دی بشارت اسطرح ما بین خواب

ای سحاب جود فخر خاندان — بین اساف و نائلہ دبت جہان

دیکھہ اوسجا قدرت رب عجیب — چاہ زمزم اوس جگہ سی ہی قریب

منتظر رہ جا کی وان با عزو جاہ — غیب سی آئیگا اک زاغ سیاہ

تا کہ ہو آگاہ تو اسرار سے — کھودیگا وان کی زمین منقار سے

جب کنوان اوسجا پہ کھودا جائیگا — چونٹیون کا آشیانہ پائیگا

چشمہ زمزم سی جب پانی بہو — فی سبیل اللہ تعالی کی کسو

خواب میں ایسی بشارت جب ہوی
صبح کو اوٹھکر سوی زمزم چلے

قول راوی ہی کہ حارث نام تھا
جبکہ عبد المطلب آئے وہان

اسطرح پہونچی قریشیون کو خبر
ناگہان آ نکلی آ کر قریش

ایک عرصی سی ہماری بت ہین یہان
جب وہان رد و بدل باہم ہوئے

پھر مین شرکی جو وہ طالب ہوئے
اوسگھڑی یہ عہد اور پیمان کیا

دونگا اوسکی راہ مین سخت جگر
کرچکی اقرار جب ہم لی گمان

نکلا اوسمین سی بفضل ذوالمنن
قدرت اللہ سی ظاہر ہوئے

جب قریشیونکو نظر آیا وہ مال
صلح بہتر ہے نہ قصہ کیجیے

بولی عبد المطلب ای خاص و عام
کیون ہراک یون مضطر و بیتاب ہے

مین کسیکو حصہ دینی کا نہین
جب بہت تکرار آپس مین ہوئی

پھر حاجت طالب قاضی ہوئے
جو کاہن شام کی ہی درمیان

ابن سعد ابن مدائم جو کہے *

آبرو اونکی زیادہ تب ہوئی
ساتھہ بیٹی کی خوش و خرم چلے

اک وہی فرزند نیک انجام تھا
قدرت خالق سی سب پائی نشان

کھودتی ہین چاہ ہمراہ پسر
اسطرح کہتی تھی سب کمال طیش

کھودتی کیون ہو قریب اونکی کنوان
نوبت جنگ و جدل باہم ہوئے

انپہ عبد المطلب غالب ہوئے
دیگا دس بیٹی اگر مجھکو خدا

ایکنی مین قربان کرونگا ایک پسر
باپ اور بیٹی نی تب کھودا کنوان

سنگ اسود اور طلائی دو ہرن
جو نہان ہتھیار تھی ظاہر ہوئے

ہوکی خوش بولی کہ ای نیکو خصال
اسمین سی ہمکو بھی حصہ دیجیے

کچھ خبر بھی ہی یہ کیسی ہین کلام
خانۂ کعبہ کا سب اسباب ہے

بلکہ خود بھی قصد لینی کا نہین
اور حجت ناکس و کس مین ہوئی

سبکی سب اس بات پر راضی ہوئے
چلکی یہ قصہ کرین اوس سی بیان

ہر جوان ثابت قدم اوسپر رہے

اسطرح جب مشورے باہم ہوئے ساتھ عبدالمطلب اونکے چلے
کوچ مین سے اک سحر جب شام کی منزلین کچھ طی ہوئین تب شام کی
اتفاقاً ہو گیا پانی تمام تھی رفیق خاص داور تشنہ کام
ساتھی انکے پیاس سے مرنے لگے بہر چشمہ جستجو کرنے لگے
تشنہ لب گو تھے کنوؤن کی چاہ مین تھا کہین پانی نہ ممکن راہ مین
کوئی دریا تھا نہ وان تالاب تھا قطرہ پانی کا دُرِ نایاب تھا
سخت عبدالمطلب حیران ہوئے پانیکی اوس قوم سے خواہان ہوئے
اسطرح لبغض دلی ظاہر کیا ایک قطرہ بھی نہ اون سب نے دیا
گرچہ پیاسو نکا بہت تھا غیر حال چلئے آگے تھا یہی دلکو خیال
ہمت بحر سخا کو دیکھئے رحمت رب علا کو دیکھئے
مستعد جسدم ہوئے پہر سفر آگیا زیر قدم پانی نظر
اونٹ عبدالمطلب کا تھا جہان دیکھا اوسجا ایک چشمہ ہے عیان
پانی ہاتھ آیا جو اونکو خاک سے تر زبان کی شکر رب پاک سے
قوم مین جو لوگ وان تھے برخلاف اونسے فرمایا رکھو دل تمسے صاف
چھاگلوں سے اپنا پانی پھینکدو آب شیرین اور تازہ ہمسے لو
دیکھکر یہ حال گھبرائی قریش معذرت کرتی ہوئی آئی قریش
کہتے تھے تم پیش حق ہو سرفراز حاکم عادل ہے رب بے نیاز
فیصلہ اوسکا ہوا جو تھا کہا ہم مین تم مین اب نہ کچھ قضیہ رہا
ہمکو اوس دولت کا کچھ دعوا نہین آپ کا حق ہے وہ حق اپنا نہین
ہے سبب تمسے نہ ہونگے برخلاف کیجیے تقصیر ہم سبکی معاف
بات جو سچ ہو نہ کیونکر مانئے ہمکو تابعدار اپنا جانئے
الغرض وان سے پھر آئی سب قریش خاص رب کو ساتھ لائی سب قریش
قول راوی ہے یہ اوس تاریخ سے مکے مین سردار اون سبکے ہوئے

ایک تھو عبد اللہ ذیجاہ سے ‏ / ‏ حمزہ و عباس حق آگاہ سے

لڑکیاں اونکی چہ تھیں ذی مرتبہ ‏ / ‏ برّہ و بیضا صفیہ عاتکہ

ایک اومیمہ دوسری تھی نیک شعار ‏ / ‏ ایک تھی ام حکیمہ ذی وقار

ابن بابویہ نی بسند معتبر عبد اللہ بن عباس سی روایت کی ہے

آکی قول راوی مشغول ہے ‏ / ‏ دلبر عباس سے منقول ہے

کہتا تھی عبد اللہ شیرین زبان ‏ / ‏ والدہ ماجد یہ کرتی ہیں بیان

جسگھڑی بھائی مرا پیدا ہوئی ‏ / ‏ جان و دل سی باپ ماں شیدا ہوئے

سب عزیز دلسی کیا شکر خطاب ‏ / ‏ نام ہو عبد اللہ بیالی جناب

چہرۂ انور تھا رشک آفتاب ‏ / ‏ چاند کو داغ جگر سی تھا حجاب

چین سی آغوش میں رہتی اونکی ‏ / ‏ خود یہ عبد المطلب کہنی لگی

ہیں بہت اس طفل پر فضل کریم ‏ / ‏ پائیگا سب قوم میں شان عظیم

تھا نہ کچھ علم عالم اسباب میں ‏ / ‏ ایک شب میں نے یہ دیکھا خواب میں

ہیں عجب عبد اللہ تو سمجھو کی بھید ‏ / ‏ ناک سی پیدا ہوا مرغ سفید

جب اوڑا مشرق سی تا مغرب گیا ‏ / ‏ سب پھرا و کھلا دیا سامان نیا

کیا کہوں اکرام تھا اکرام پر ‏ / ‏ آکی وہ کعبے کی بیٹھا بام پر

فیض رب نی رتبہ اعلا دیا ‏ / ‏ سب قریشوں نی اوسی سجدہ کیا

جس جگہ تہ جو تھا با عز و جاہ ‏ / ‏ دو طرف ما بین حیرت تھی نگاہ

پھر زمین و آسمان کی درمیان ‏ / ‏ ناگہاں اک نور کو پایا عیان

مشرق و مغرب میں پھیلا دور دور ‏ / ‏ ہر طرف تھا قدرت حق کا ظہور

چونکا جس دم خواب سی با صد ہراس ‏ / ‏ مضطرب دوڑا گیا کاہن کی پاس

راست گو تھا جسکا قیس ہم وہ ‏ / ‏ رہتا تھا نزد بنی مخزوم وہ

جب مفصل سب کہی تعبیر خواب ‏ / ‏ مجھکو کاہن نی یہ دی تعبیر خواب

شاد و خوش ہو کیا مقام اضطراب ‏ / ‏ ہی تمہارا بیٹکا ہی عباس خواب

قرعہ پھینکا جسگھڑی سو اونٹ پر
تب ہوا وہ خونبہا سے یک پسر

بالعوض عبد اللہ ذبیحاہ کی
باپ نے سو اونٹ قربانی کئی

جابجا تھا شہرۂ عالی جناب
ہو گیا سب مین ذبیح اللہ خطاب

ہی عجب اوس قرعہ کا راز لطیف
دہ دیت ہی موجب شرع شریف

بیان خصائل وفضائل عبداللہ

تھی بہت عبد اللہ ذیشان کریم
حسن مین بیمثل باشان عظیم

نیک خصلت معدن اعجاز تھے
سب قریشیون مین سدا ممتاز تھے

تھا قرین عہد ظہور احمدی
تھا عیان چہرے سی نور احمدی

ہی بیان راویان معتبر
گر سو بتخانہ ہوتا تھا گذر

آتی تھی آوازیان آؤ نہ تم
شوکت و اجلال دکھلاؤ نہ تم

رخ سی ہی نور محمد جلوہ گر
اوسکی باعث سی نہایت ہی خطر

بیقراری ہی عجب اپنی لئی
سو ہلاکت کا سبب اپنی لئی

ایکدن عبد اللہ ذبیحاہ نی
اسطرح کی عرض اپنی باپ سی

جاتا ہون جسوقت بطحا کیطرف
ہوتی ہین ظاہر عجب عز و شرف

ہی یہ بیشک قدرت رب کا ظہور
پشت سی میری عیان ہوتا ہی نور

نصف کرتا ہی سوی مشرق گذر
سوی مغرب جاتا ہی نصف دگر

پھر وہانسی پھر کی نور انتخاب
سایہ مجھپر کرتا ہی مثل سحاب

جب توجہ کرتا ہی سوی فلک
بہر استقبال آتی ہین ملک

کیا ہی خوف انقلاب آسمان
باز ہو جاتی ہین باب آسمان

جب زمین پر بیٹھتا ہون مین کہین
آتی ہی آواز تب ای مہ جبین

نور احمد سی ہوا ذی احترام
ہو ہماری سمت سی تجھپر سلام

جس درخت خشک کی نیچی گیا
رحمت اللہ سی پایا ہرا

رفتہ رفتہ وان سی جب آگی بڑھا — خشک پایا جسطرح سی خشک تھا
بولی عبد المطلب ای خوش خصال — پیش حق تیرا یہی جاہ و جلال
صلب طیب ہی تری عرش برین — تجھسے پیدا ہوگا ختم المرسلین

ذکر عقد عبد اللہ با خاتون معظمہ آمنہ

جب ہوی عبد اللہ ذیشان جوان — یا عاشق و شیدا ہوا سارا جہان
جانب رب سی عطا شوکت ہوی — حسن یوسف سی سوا شہرت ہوئی
خوبصورت عورتین عاشق ہوئین — جو روش با مستی طلعتین عاشق ہوئین
خوش تھی اونسی جو معاصر تھی قریش — بیٹیان دیتی کو حاضر تھی قریش
کونسی مشاطہ وان لائی نہ بات — ہو نکلتی تھی کسی سی التفات
عورتین کیا کیا نہ سمجھانی لگین — جابجا سی نسبتین آنی لگین
ہر طرف چرچی قریب و دور تھے — پاکدامن پارسا مشہور تھے
عاشقون نی گرچہ کیا کیا کد نہ کی — پھر کبھی جا شا نگاہ بد نہ کی
اوس زمانی مین جو کاہن تھی وہان — علم سی اپنی یہ کرتی تھی بیان
اونکی نطفی سی جو پیدا ہوگا طفل — خالق یکتا کا شیدا ہوگا طفل
ختم ہوگی بیگمان پیغمبری — ہوگا ہر اک عیب و نقصان سی بری
یہ بہی تہا اونکی کتابون مین رقم — ہوگا جب ایجاد وہ نیکو شیم
غرق ہوگا حاسدونکی ہوش مین — آئیگا وہ خون یحیی جوش مین
جبہ پشمینہ جو یحیی کا ہے — طرفہ ہدیہ صانع یکتا کا ہے
جانتی ہین ہم اوسی مانند جان — ہی تبرک کیطرح اپنی یہان
ہوگا اوس نور خدا کا جب ظہور — خون تازہ اوس سی ٹپکیگا ضرور

آنا یہود کا برای قتل عبد اللہ اور بچانا ملائکہ کا بحکم خدا

حاصل مطلب یہی ہی اسمو منتہی
کی نہ اوس بغض و حسد مین کچھ کمی
شہرہ اوصاف پر سوچت ہوئے
پیچ کہاتی تہی وہ بد اوقات آئے
آکی تاکی عبد اللہ جنکو شعار
سب یہودی اوسطرف موجود تہی
کچھ تامل اونی [illegible] پہر و قصد کیا
وہب ذیشان ولد عبد المناف
قول سی بعضون کی ہی ثابت یہ بیان
ساتہہ او سکی تہی اوس روداد کو
قول راوی ہی جو ہین پہونچی تہی سب
گو وہ تنہا ہین مگر پایہ اوج
شان رب سی ہین مسلح شہسوار
مثل انسان گو نہین ہین صورتین
آتی ہی ایسا کیا وان بندوبست
وہب ذیشان نی جو ہین دیکہا یہ حال
گہر مین آکر اپنی زوجہ سی کہا
جاکی عبد المطلب سی تم کہو
الغرض سنتی ہی شادی کا پیام
دل ہوا اس بات سی مسرور ہے
بعد ازان کرکی معین مہر نقد
ایک جا دیکہی جو دونون مہر و ماہ
ہیچ فرقت کی ہوئین وہ شدتین

کچھ یہودی آئی اونکی قتل کو
تہی مسلح سب وہ ستر آدمی
ملک سی اپنی روانہ تب ہوئے
منزلین طی کرکی راتون رات آئے
جانب صحرا گئی بہر شکار
درمیان صیدگہ تنہا ملے
حاسدون نی یکبیک حملہ کیا
تہی اوسی میدان مین باقلب صاف
وہب ہاشم سی تہی وہان باعز و شان
آئی عبد اللہ کی امداد کو
دیکہا اون سب نی وہان حال عجیب
چرخ سی بہر کمک آتی ہی فوج
زیر ران گہوڑی ہین ابلق بیشمار
ہین عجائب ہیئتین اور صورتین
دفعتہً دی سب یہودونکو شکست
تہی بہت حیرت تعجب تہا کمال
ہی جوان عبد اللہ خاص خدا
آمنہ کو اپنی فرزند یہان لو
بولی عبد المطلب عالیمقام
جو کہا تمنی مجہی منظور ہے
فضل رب سی کردیا دونون کا عقد
عاشقونکی ہو گئی حالت تباہ
مرگئین حسرت مین دو سی عورتین

بعضی کہتی ہین وہ ماہ کاملہ / مہر خالق سی ہوئی جب حاملہ
عورتین دو سو حسد سی مر گئین / کچہ ہستی سی عدم کو کر گئین

بیان تاریخ و ماہ و روز و وقت و مقام آمنہ کی حاملہ ہونیکا

جب ہوا ماہ جمادی الآخرہ / آگئی تب عشرت کی فوج قاہرہ
حمل کی تاریخ مین ہی گو خلاف / جمعی کی شب تہی مگر بی اختلاف
حاملہ لطف خدا سی جب ہوئین / بارہوین تہی یا وہ تہی اٹہارہوین
آمنہ کو جب ہوا حاصل وصال / دن وہ تہی تشریق کی اے خوش خصال
تہا جو اونکی حمل رہنی کا مکان / اسطرح معلوم ہوا وہی کا نشان
لکہتے ہین تہی جمرۂ وسطے کی پاس / منزل عبد اللہ انکو اساس
مستقل جب مہ ہوا نور سے / تہی وہی ساعت طلوع فجر کے
ہر زمین و آسمان مین دی خبر / حمل سی ہی آمنہ انکو سیر
حکم تہا اور ہی دیا رتبا اوسے / آج نور احمدی سو پیدا اوسے
مژدۂ تازہ ہو مخلوقات کو / ہو بشارت ہر خوش اوقات کو

غزل

بزم عشرت کا جو سامان آج ہی / کیا خروج نور یزدان آج ہی
غنچۂ دل ہی شگفتہ باغ باغ / سینۂ مومن گلستان آج ہی
ہی نشان فغفور چین خاقان روم / کس قدر رعب مسلمان آج ہی
کیون وہ بطن آمنہ ہی تختگاہ / کیا جلوس شاہ ذیشان آج ہی
بن گیا مولد ابہی سی کوہ طور / شاد و خوش موسی عمران آج ہی
خلد مین حورین ترنم ریز ہین / آسمان پر زہرہ رقصان آج ہی
جلتی ہین داغ جگر عشاق کی / دل ہر اک رشک چراغان آج ہی

کیون خزان ہوتی نہین ہی بار یاب
کیا بہار باغ رضوان آج ہی

باغ مین خندان نظر آتی ہین گل
نغمہ بلبل کون نالان آج ہی

آگی قرآن کو پڑہین مثل زبور
یاد داؤد خوش الحان آج ہی

ای صنم عاشق کی خاطر جمع ہو
زلف کیون رخ پر پریشان آج ہی

دل جوبیان زنگ کدورت سی ہی صاف
آئینہ کس درجہ حیران آج ہی

جابجا پریان جماتی ہین پرے
آمد فخر سلیمان آج ہی

ہونیکو ہی فخر یوسف کا ظہور
شاد و خوش یعقوب کنعان آج ہی

کیا قصیدہ کہہ چکا ہی شان مین
مدح خوان شاہ نازان آج ہی

ہان سعیدان ازل ہون کامیاب
آگیا برج شرف مین آفتاب

صلب عبد اللہ سی کرکی ظہور
آمنہ کی بطن مین آیا وہ نور

باغ عالم کیون نہو عشرت فزا
نخل امید پدر ہو لا پہلا

بارش رحمت نی دکھلایا اثر
ہوگئی کشت تمنا بارور

آبرو دین بڑہی مطلب یہ تہا
قطرۂ نیسان صدف مین دُر بنا

جیسے مقبول خدا وہ آپ تہے
ویسی ہی عالی نسب مان باپ تہے

نیکیون کا انکی یہ پایا ثمر
جو گل مقصد تہا وہ لایا ثمر

پہنچتی تہی اللہ کی امداد سے
ہی غنی دل دولت اولاد سے

نو مہینے بعد جب ہاتہ آئیگا
کس قدر آباد گہر ہو جائیگا

بیان یمن و برکت حمل آمنہ

مفلسی می تہا عرب کا غیر حال
قحط مین گذری تہی سبکو چند سال

مینہ او نہین روز و نہین برسا چند بار
ہوگئی فصل خزان فصل بہار

تنگ حالی کی عوض سامان بہلی
نخل امید عرب پہولی پہلے

شانه لالی کی سواپنے میں داغ — آشیان صرسبز تھیں شاداب باغ

تھی ترشحو تکی جو حیوانات وان — با فصاحت کرتی تھی سب سی بیان

اوس بشارت کی جو تھی جو یاز بان — اپنی زبانی مین ہوئی گویا زبان

بولتی ہیں جسطرح سے سب عرب — آمنہ تھی سنلو یہ مژدہ ہے اب

زوجہ مقبول رب ہین حاملہ — آمنہ عالی نسب ہین حاملہ

کافر و بیدین تھی جو اکثر بادشاه — مبتلا ہی غم سے تھے با حال تباه

کفر کی جانب جو وه آماده تھے — تخت سے اوندھی سرنگون افتاده تھے

مشرق و مغرب کی سب وحش و طیور — درا ثنا آپس مین کرتی تھی سرور

سب چرندون اور پرندون نی کہا — آمنہ نی پایا ہے نور خدا

تھا او دریا نی باہم کہتے تھے — منتظر اس روز کی ہم رہتے تھے

قطره ہای آب ہین دُرِ عدن — ابر رحمت ہی خدا کا جوش زن

بام کعبہ پر جو آئی جبرئیل — اک نشان سبز لائی جبرئیل

جیب علم کو نکر برپا کیا — جلوه شان خدا دکھلا دیا

چوب اوسکی تھی ستون آسمان — ابر رحمت تھا پھر ہر ہ بیگمان

لطف سے پر تھا گلشن عنبر سرشت — کھل گئی دروازه باغ بہشت

ہر جہت مین گل تھی خندان باغ باغ — باغ جنت مین تھی رضوان باغ باغ

تھی نہ آتا راوس تجلی کی کمان — نور سی معمور تھا سارا جہان

تھی زمین فیض قدم سی انتخاب — ہو گئی تھی کہ ہم ہین آفتاب

پہر شیطان تھا زیاده اضطراب — ہو گیا تھا وه گرفتار عذاب

[illegible] — [illegible]

بیقراری مین جو [illegible] نقشہ شب — [illegible] دریا مین [illegible]

حکم خالق سی فرشتی آگئے [illegible] — [illegible]

الغرض اوس رنج و غم مین ہوکی لیس — آگیا وه بالای کوه بوقبیس

اسقدر شدت سی چلا باد ہان — شور و غل سی ہر بشر آیا وہان
ہر طرف تہی نالہ و افغان کی دہوم — ہوگیا اوسجا پہ خلقت کا ہجوم
دیکہکر ہر ایک کو کہنے لگا — کچہ خبر ہی خواب غفلت مین ہو کیا
پہر کہی تقصیر کیا ہی شک و ریب — تم ہوی ہو مستحق ویل و ویب
کچہ نہ جہوا ہی گروہ ولی نصیب — نور خالق کا تولد ہے قریب
ہونگی اب پیدا محمد مصطفےٰ — ہی عروج بادشاہ قل کفے
کوہ عظم ٹوٹا گمرا ہے سب جہکے — لات و عزّی کی پرستش ہو چکے
تم سبہو نکا وہ نبی ہوگا ضرور — ہی محل اپنی لبی اوس کا ظہور
اوسکا اب عہد ضمانت ہوگیا — شکست سب علم کہانت ہوگیا
صاحب قرآن کی آنیکی ہی دہوم — اب کہان سحر و فسون علم نجوم
آمنہ کہتی ہین دیکہا مینی خواب — کہتا ہی مجہسے کوئی نیکو خطاب
بطن مین تیری جو خوش کردار ہی — سب جہان کا بیگمان سردار ہی
افضل و بہتر ہی ساری خلق سے — چن لیا سب خلق سی اللہ نے
ہی رسالت کا اوسی پر اختتام — جب وہ پیدا ہو محمد رکہیو نام
خود بیان کرتی ہین حضرت آمنہ — زیب بخش صدر عفت آمنہ
جب رہا حمل رسول کردگار — بارور ہونیکا تہا کچہ بہی نہ بار
رحمت داور سی وقت کچہ نہ تہی — حمل ہونیکی علامت کچہ نہ تہی
جو جو عارض ہوتا ہی ہر زنان — اوسمین سی ظاہر نہ تہا کوئی نشان
سہل و آسان ہوگیا تہا کار حمل — کچہ نپائی جاتی تہی آثار حمل
کوئی بہی ایذا نہ مطلق ستی تہی — چین سی میری طبیعت تہی
کاہلی سستی نپائی جاتی تہی — حضرت رب ذو المنن یاد آتی تہی

بیان فاطمہ شامیہ کی حسرت کا

الغرض جو عورتین زندہ رہین — ہجر مین کیا کیا نہ تکلیفین سہین

عشق عبداللہ مین بیمار تهین — زندگی سی راتدن بیزار تهین

اتنی نہ اوس آزار سی ممکن شفا — زندہ درگور اونکو کہنا ہی بجا

گونہ مثل آمنہ قسمت تهی نیک — شاہیہ تهی ادنا حریمون سی ایک

لوٹتی مین تهی دختر سلطان شام — فاطمہ تها اوس نکو خصلت کا نام

جا بتنک اوسکو نہ تهی اپنی عزیز — عشق کرنی مین زلیخا تهی کنیز

گرچہ یوسف چہرہ دیوینا کا چاند تها — اسکی آگی حسن اوسکا ماند تها

حسن مین گردون وہ تهی بہ بہتی تهی — [illegible]

رکهتی تهی علم کہانت مین کمال — [illegible] بار احوال

حسن خوبی مین نہایت طاق تهی — کام ہوکین شہرہ آفاق تهی

مضطرب کیا کیا دل مغموم تها — حال عبدالمطلب معلوم تها

یعنی اونکی نسل مین ہوگا نبی — رہبر دین فخر آل ہاشمی

یہ تمنا تهی اگر منسوب ہون — مادر پیغمبر ذیشان ہون

ساتھ لیکر حشمت فوج و سپاہ — داخل مکہ ہوی وہ رشک ماہ

زیور و زر سی نہ خالی ہاتھ تها — حرمت کرنیکو خزانہ ساتھ تها

فوج اوتری ہوگئی برپا خیام — کوچ سی فارغ ہوی کرکی مقام

ایکدن عبداللہ عالی نسب — باہر آئی گہر سی با فضل رب

گونہ تها اوس مہ جبین کا اشتیاق — اوسطرف کو آئی خیال اتفاق

اسطرح موجود تهی وان رشک ماہ — جسطرح سی دیکهتا ہی کوئی راہ

سوزش شانع جگر پیدا ہوئی — دیکهتی ہی عاشق شیدا ہوئی

اوٹهی اوسدم سرو قد تعظیم کو — اور بلایا صاحب تکریم کو

کی پذیرا آپ نی جب التماس — عزت و توقیر سی بٹهلایا پاس

نور رخ پر گرچہ کرتی تهی نگاہ — پر نہ اصلا کچھ ٹهرتی تهی نگاہ

گرچہ بالغ ہوئی تھی شرم و حیا | پر دل بیتاب بیقابو نہ تھا
دل ہی دل مین الغرض کرکی صلاح | خود دیا اوس منشی پیغام نکاح
سنکی جبدم سوال خوش شتاب | تب دیا اوسکو جواب با صواب
یعنی فرمایا نہ عجلت چاہیئے | ایک شب کی مجھکو مہلت چاہیئے
گو خوشی تیری یہ ہی اپنی خوشی | پر نہین ہمکو مناسب سرکشی
اپنی والد کی جو مرضی پائین گے | صبح کو ہم پاس تیری آئین گے
کہکے یہ رخصت ہوئی اور گہر مین | اور نزد آمنہ تشریف لائے
بطن مین اوسکی بعد عز و وقار | نور نی پایا اوسی شب کو قرار
قول راوی ہی ہوئی جبدم سحر | با ادب حاضر ہوئی نزد پدر
شامیہ کی راز سی واقف کیا | اذن اوسکی عقد کا اوسنی لیا
کرکی منت اور لجاجت آپ نی | پائی بامشکل اجازت باپ سے
شامیہ کی پاس جب تشریف لائے | بولی ہم والد کو راضی کرکی آئے
آرزوی دل بوقت مل گئے | عقد کرنیکی اجازت مل گئے
شکل عبد اللہ کو دیکھا جو ہین | پایا اوسمین نہ وہ نور جبین
بولی حسن مہر طلعت کیا ہوا | صبح کہو نور نبوت کیا ہوا
گرچہ ہیات اور صورت ہی وہی | شان و شوکت اور وجاہت ہی وہی
مہلت شب لیکی صحبت کس سے کی | اوس امانت مین خیانت کس نی کی
اسطرح جبدم وہ مستفسر ہوئی | آمنہ کی سب حقیقت تب کہی
ہو گئی دونون گل رخسار زرد | اسطرح بولی وہ بہر کر آہ سرد
کو کوئی تجسے سوا پیارا نہین | خواہش تقدیر سی چارا نہین
تھی جو اس دل کو تمنا ہی وصال | ہو نہ ہرگز آپ کو بیجا خیال
فی الحقیقۃ امر نفسانی نہ تھا | وسوسہ کچھ اسمین شیطانی نہ تھا
آپ سی طالب جو تھی اس امر کے | اور کچھ اسکی سوا خواہش نہ تھے

زندہ وہ سالم رہی پچیس سال
پا ہوئی سب عمر اونکی تیس سال

آئی اونکی مرنی کی جسدم خبر
آمنہ کیا کیا ہوئین تب چشم تر

سب عزیزوں مین بڑا ماتم ہوا
سخت عبد المطلب کو غم ہوا

روکی فرمایا یہ اوسدم آپ نے
ہای بیٹی کو نہ دیکھا باپ نے

تھا پسر کیواسطے داغ عظیم
بطن مادر مین ہوی حضرت یتیم

لوا ہی سی امتحان ہونی لگے
صبر کی جوہر عیان ہونی لگے

آبرو پیش خدا پائی عظیم
بیش قیمت ہو گیا در یتیم

بیان خواب عبد المطلب

اٹھتی مین خورشید عالی جناب
مین نے دیکھا ایکدن مابین خواب

پشت انور سی مری باصد نوید
جلوہ گر ہی ایک زنجیر سفید

گر سوئی مشرق ہی پہونچا اک سرا
جانب مغرب سرا ہی دوسرا

ایک حلقہ ہی ثریا سی عیان
دوسرا تحت الثرا مین ہی نہان

جلوہ ہی اوسکی نشان کی دیکھتی
پھر وہ لپٹی اک درخت سبز سی

گل کھلی ہین قدرت علام کی
میوی اوسمین ہین کئی اقسام کی

بہشت کی ہر سمت سامان ہل کیا بڑے
دو رفیع القدر ذیشان ہین کھڑی

دیکھی جب وہ نیر اوج کمال
چاہا مینی لیجی تفتیش حال

ایک بولی نوح پاکیزہ نام ہون
دوسری بولی کہ ابراہیم ہون

جب تجھی بتلا چکی وہ اپنی نام
متفق ہو کر یہ فرمایا کلام

یا شیخ عالم مین ہوی کیا کیا عطا
یہ شجر لا ریب پشتون تک رہا

ہی درخت بارور تیری لئی
نیکیونکا ہی ثمر تیری لئے

جب ہوا بیدار مین نیکو خطاب
کاہنون سی چاہی تب تعبیر خواب

گریان ہو کر کہا ہر ایک نے
ای رہی طالع کہ یہ رتبی ملے

نسل مین ہوگا تری ایسا پسر | ہونگی تابعدار سب جن و بشر
کر یقین تو کچھ عجب اسکا نہین | ہونگی زمین و آسمان زیر نگین
کرکی جاری ملت پاک خلیل | ہوگا محبوب خداوند جلیل
خلقتی ہین اوسکی ساری جان نثار | ہوگا اوس کا دین برحق استوار
جو نہ دین اوس کا کریگا اختیار | وہ لعین ہی دشمن پروردگار
مثل قوم نوح پائیگا سزا | اوسکی خاطر ہوگا طوفان بلا

بیان خواب بطرز دیگر

خوش بیان کرتی ہین ابن بابویہ | یون بیان کرتی ہین ابن بابویہ
ہین مفسر سب صاحبان فہم و عقل | ہی کتاب مین ابو طالب سی نقل
یار وامر نیک سی ہو مرتکب | اسطرح کہتی ہین عبد المطلب
جو یہان حجرہ ہی اسماعیل کا | ایک شب مین اوسمین جاکر سو رہا
جب اوٹھا مین دیکھکر خواب غریب | دان سی باہر آیا باحال عجیب
تھی نہ قابو مین مری اعضای تن | کانپتا تھا خوف و دہشت سی بدن
پردۂ غفلت پڑا تھا ہوش پر | موی سر جنبش مین پائی دوش پر
دیکھی آثار تغیر جس گھڑی | کاہنونکو تب ہوی حیرت بڑی
پوچھا مجھسی کیا ہوا ہی حادثہ | سچ بتا درپیش کیا ہی معرکہ
تب کہا مینی عجب دیکھا ہی خواب | اوسکی باعث سی ہی کیا کیا اضطراب
عالم رویا مین یون آیا نظر | پشت سی میری اوگا ہی اک شجر
رفتہ رفتہ ہوتا جاتا ہی بلند | گلشن عالم مین رفعت ہی پسند
کرکی میری پشت اقدس سی خروج | ہوگیا تا آسمان اوسکا عروج
اس زمین سی تا فلک شاخین گئین | مشرق و مغرب تلک شاخین گئین
ہر طرف پھیلا یہ نور بیحساب | جلوہ گر گویا تھی ستر آفتاب

جب ہوا امر نبوت آشکار
کہتی تھی بوطالب انکو شعار

ای عزیزو کچھ مقام شک نہین
وہ شجر ہی یہ ابوالقاسم امین

بیان تاریخ و روز ولادت و ماہ و سال ولادت باسعادت

جب ہوئی پیدا وہ باشان رفیع
کہتی ہین تھا اولین شہر ربیع

کیا عجب شیعون نی دہری عید کی
جمعہ اور تاریخ سترہوین وہ تھی

اس سی بھی آگاہ ہون سب مومنین
اہل سنت کہتی ہین تھی بارہوین

اسطرح بھی دل سی مائل بعض ہین
آٹھوین دسوین کی قائل بعض ہین

اونمین سی ہی بعض کا یون بھی کلام
چاند پیدا اُس کا تھا ماہ صیام

ابن یعقوب کلینی سے کہا
گو ربیع اولین کا چاند تھا

جسمین گذری بارہ شبین آخر ہوئین
تب ہوا پیدا اشہ دنیا و دین

اور وہی شیخ کو سیر با صد دلیل
لکھتی ہین سال ولادت عام فیل

ہی اونہین کی اسطرح بھی قیل و قال
روز جمعہ اور تھا وقت زوال

قول دیگر ہی وہ جب پیدا ہوا
وقت تھا قرب طلوع فجر کا

کہتی ہین شعب ابی طالب کو سب
مولد پاک شہنشاہ عرب

یون بہت سے لکھا ہی جابجا
قول اول تھا تقیہ مین کہا

اہل سنت مین جو یان مشہور تھا
بخط اونسی بیان اوس کا کیا

یون کتاب عدہ مین مرقوم ہے
ہر جگہ پر مومنون مین دھوم ہے

چاہیئی ہی احترام قول یہ
اسطرح پر ہی کلام قول یہ

صبح کو پیدا ہوئی جد م نبی
جمعی کا اون اور سترہوین وہ تھی

ہی رقم با صد سند با صد دلیل
ہوچکی فی النار جب اصحاب فیل

اور گذری اوسکو جب سی سال سب
تب ہوئی پیدا اشہ والا حسب

کہتی ہین کچھ لوگ پنتالیس روز
یا ہوئی اوس سال کو پچیس روز

بعضے کہتے ہیں اوسی دن جہان　　تہا ظہور بادشاہ انس و جان
ضعف ہے اس قول کا سب پر عیان　　اسطرح پیرا دیونکا ہی بیان
جب سپاہ ابرہہ غارت ہوئی　　بارہ و ستر ہوین محرم کی وہ تہی
سال تہا بیشک وہی اشہر یہ ہی　　کیون نہ مانین مذہب اکثر یہ ہی

ذکر اصحاب فیل و رفتن عبد المطلب نزد ابرہہ

کہتے ہیں تہا ابرہہ شاہ یمن　　تہا نہ اوسکو قوت رشد و الفطن
جب سنا اوسنے کعبہ کا بیان　　تب ہوا اوسکی طبیعت کو گران
کہتا تہا کعبہ جو یان طیار ہو　　گہر خدا کا اسکے بین جیکا رہو
جو تلمرو مین مری ہین خاص و عام　　وہ کرین اوسمین عبادت صبح و شام
پہر سیاہی کی جانب جائین کیون　　میرے کعبے مین مشرف حج سی ہون
ساکن مکہ اگر یان آئینگے　　وان سی بہی راحت زیادہ پائینگے
الغرض کعبہ بنایا اوسنے جب　　وان پہ جاتی ہی رعیت اوسکی سب
اک برس ایسا ہوا اون اتفاق　　کوئی آیا حج کو باعہد اشتیاق
جب ہوا شب باش با عہد اتحاد　　بیٹہکر اوسنے کیا بول و براز
ابرہہ نے جب سنا سارا یہ حال　　اوسکو تہی ایسا کیا اوسنی خیال
آیا مکی سی یہان کوئی عرب　　میرے کعبے کا نہ سمجہا کچہ ادب
بسلئی اوسنی کیا فعل شنیع　　پست ہوا اس قصر کی شان رفیع
اونکے کعبے کو گراونگا ضرور　　وان عوض لینے کو جاونگا ضرور
بالغرض یہ کہکے خود راہی ہوا　　ساتہ اوسکی لشکر شاہی ہوا
ہاتہی اور لشکر ہمرہ جب ابرہہ　　قصد وان کرنے لگا تب ابرہہ
ہاتہی اونسے ہوا تہی جسقدر　　لیگئے اوسکی سپاہی جہپٹکر
جب ہوا وہ فعل بد کا مرتکب　　لیگئے تشریف عبد المطلب

کسقدر اوسکی تہی سکو آہنگ — فیلبانون نی سکہائی تہی فن جنگ
کچہ نہی اشراف نزد فیلبان — اور اپنا سب کیا قصہ بیان
الغرض اوسکو شریک اپنا کیا — دیکہی لالچ خوب سا اغوا کیا
تہا جو سر آنیکو وہ خاص اللہ — لیکے ہاتہی وان گیا اور رد کی راہ
یان تو شر پر مستعد تہی فتنہ خیز — کرچکی تہی خوب سامان ستیز
تہی نہ عبد المطلب کو کچہ خبر — وہ چلی آئی تہی دانستہ بیخطر
جب قریب آئے سوا تہی لیکے سب — قدرت رب سی ہوا سامان عجب
فیلبان نی اوسکہڑی با صد ہنر — چاہا ہاتہی ہو ہمارا حملہ ور
سونت مین تلوار تہی کوئی علاف — پر کیا اوسنی نہ کچہ قصد مصاف
خاص رب کو پاس اپنی دیکہکر — کیا ادب ہی بیٹہا گہٹنی ٹیک کر
خیر سی مطلب میان شیر رکہا — اپنی سر کو اونکی قدمون پر رکہا
ہوگیا راضی فیل خوش اطوار سے — ہاتہ پیشانی پہ رکہا پیار سے
اور یہ کی ازراہ شفقت قیل و قال — فیل میمون رہی اسکا خیال
لی ادب ہوکر نہ اوسجا جائیو — کعبہ ڈہانیکو نہ جا سنا جائیو
اوسکو فیل پاکر نصیحت گہر مین آئی — فتح پاکر شاد و خوش تشریف لائی
خوف سی ٹہہری نہ تہی مین قریش — بزم ماتم ہوگئی وان بزم عیش
فوج کی ڈرسی نہ باقی ہوش تہی — جا کی غارو نمین پہاڑو نمین چہپی
ابرہہ جب پشت مرکب پر چڑہا — فوج لیکر سوی مکہ تب بڑہا
جب سنا ہونیکو ہی یان ازدہام — آئی شیبہ جانب بیت الحرام
کعبی کی در پر جو استادہ ہوئے — تب دعا کرنی پر آمادہ ہوئے
آگئی تہی ہاتہی بہی ہمراہ سپاہ — شر سی اوس ملعون کی چاہی پناہ
حکم رب سی تہا سلمانونکا اوج — ناگہان آئی ابابیلونکی فوج
ریزہ ہی سجیل تہی منقار مین — تاک کر مارا جسی اشرار مین

سید ہاتھی بھی جہنم کو گیا
قہر رب میں آئی فوج بے حیا

جو جو آئی تھی ہوئی وہ سب ہلاک
کافروں سے ہو گیا میدان پاک

مضطر و حیران تھا گیا ابرہہ
دیکھکر یہ حال بھاگا ابرہہ

گو بچا ہمراہ میں آیا نہ ہاتھہ
پیچھے پیچھے تھی ابابیل اوسکی ساتھہ

بھو بچا وہ شاہ حبش کی جب قریب
اور کہا سب حال با حال عجیب

من وعن جب حال لشکر کہہ چکا
تب ہوا پیکا جل سے سامنا

جو ابابیل اوسکی ہمراہ آئی تھے
چونچ میں اک کنکری بھی لائی تھے

ہو گیا اوس سنگریزی سے ہلاک
خاک میں ملکر ہوا مانند خاک

سب پہاڑونپر پریشان تھی قریش
ابرہہ کی ڈر سے پنہان تھی قریش

کوہ کی چوٹی پہ چڑھ کرکے نگاہ
سامنے پائی نہ اعدا کی سپاہ

تھے پوشیدہ کمینگاہوں میں ہیں
جا بجا بیٹھی ہوئی راہوں میں ہیں

دیکھا اون سب کو جو بابین خطر
آئی عبد المطلب لینے خبر

دیکھا بیجان ہی پڑا لشکر تمام
اوسجگہ باقی نہیں زندی کا نام

پائی جب شیبہ سے سب نے اطلاع
لوٹنے کو آئی تب مال و متاع

لوٹ میں جو پایا اک جا رکھدیا
سب قریشیوں پر اوسی قسمت کیا

مال اور اسباب جو جو عمدہ تھا
سب وہ عبد المطلب کا حصہ تھا

تھی جو افسر اونمیں عبد المطلب
تھی تونگر اونمیں عبد المطلب

دربیان اختلاف روز ولادت وغیرہ

گو نہیں پیدائش حضرت میں شک
بعض کو روز ولادت میں ہی شک

ہے یہ قول عائشہ ای خوش بیان
جانئے روز دوشنبہ بیگمان

شاہ ہی گر اپنی ای نیکو خصال
کہتی ہیں باقی رہی تھی سات سال

بعض نے اے عاشق شاہ ہدا
ہے زبان شاہ سے ہر فرد لکھا

اوس مکان کی اوسگھڑی طالب ہوئے — صاحب قدرت جو تھی طالب ہوئے

جسقدر تھی ارض قصر مصطفےٰ — ابن یوسف کی مکان سی کی جدا

دل نی جو چاہا وہی تدبیر سے کی — مسجد ہوا اوس جگہہ تعمیر کی

آجتک وان ہی اوسی انداز سے — جاتی ہین حاجی زیارت کی لیے

موافق معارج النبوۃ

اسطرح پر ہی معارج بین لکھا — راویونسی ہی یہ جو ہی جا بجا

جب ہوا تھا خلق نور ذوالجلال — بعث عیسی کو جبہ سی گذری تھی سال

چہ سکندر پایہ تھا وہ روم تھا — تھا نہ زندہ کر لیا تھا وہ قدما

جب ہوا پیدا اوسکی ہمر نیکو — سال گذری آٹھ سی ہفتاد و دو

عہد سی داود کی ای خوش خصال — یکہزار و ہشت صد گذری تھی سال

تا بموسی تاریخ کی ای نیک نام — دو ہزار و ہشت صد تھی لا کلام

تا بہ ابراہیم کی ای ذی وقار — گذری تھی ہفتاد سال اور سہ ہزار

اور عہد نوح سے عیسی نفس — چار الف و چار صد نوسی برس

عہد آدم تک ہوئی ای خوش خصال — شش ہزار و ہفت صد پنجاہ سال

درلب السیر

تھی یہ تاریخ ہبوط ذی وقار — ایک سو تیرسٹھ برس اور شش ہزار

حکایت حکیم ایزد خواہ ماشاء اللہ

ہین ولادت کی ہی کیا کیا معجزے — ہی روایت ابن شہر آشوب سے

ایکو اک بندہ کا رب تھا حکیم — ہوشمند و باخرد از حد فہیم

لوگ کہتی ہین اوسی بحر علوم — تھا نہایت دعوی علم نجوم

آیا اکدن نزدِ مامون رشید نیک ساعت تھی بنی فرد سعید
یون کیا مامون نے اوس سے کلام تیری باتون کی منقر ہین خاص عام
ہی عجب باوصف علم و زیرکی احمد مختار سے بیعت نہ کی
کیون پیمبر کا ہی قائل نہین جانب دین خدا مائل نہین
بولا مین ایمان لاؤن کسطرح بارہا فرماتی تھی وہ اس طرح
خاص حق معصوم اور بی عیب ہون خاتم پیغمبران لاریب ہون
ایسی باتون کی لئی کیا ہو فروغ جانتا ہون اس سخن کو مین دروغ
اس سے قائل نہین نہ حضرت کا ہوا بی محل ہو وقت وہ پیدا ہوا
جو کہ اوس طالع مین ہو رہبر نہو یعنی وہ لاریب پیغمبر نہو
تھا حکیمون سے حاضر اک بیان اسطرح اونسے کیا اوسدم بیان
اونکی طالع سے ہوا مجھکو یقین راستگو ہین سرور دنیا و دین
سُن مری باتونکو باصد اشتیاق سب حکیمونکا ہی اسپر اتفاق
اونکا طالع ہی بابین پیغمبری زہرہ مریخ و عطارد مشتری
ایسی طالع مین جو پیدا ہو بشر پس اوسی ساعت ہو دنیا سے سفر
اور اگر اوس روز وہ زندہ رہے تا بیک ہفتہ عجب صدمی سہے
دمبدم موجود آکر موت ہو بلکہ پہلے سات دن سے فوت ہو
گرچہ اس طالع مین وہ پیدا ہوے بیگمان ترسٹھ برس زندہ رہے
گو عیان ہر اک ہی اونکا معجزہ ہی یہ اون سب سے علاوہ معجزہ
سنکے اس تقریر کو قائل ہوا سوے دین مصطفےٰ مائل ہوا
وہ منجم جب مسلمان ہو گیا سنکے تب مامون نے اوسدم کہا
اس منجم کا ہوا بیرد خواہ نام یا ہو ماشاءاللہ شیرین کلام
اسطرح پر کاملون کا قول ہے عالمون اور فاضلون کا قول ہے
ہی نشان علم و حکمت مشتری اور برہان فطانت مشتری

بہر زیرک ہی فراست کی دلیل ہی سیاست اور ریاست کی دلیل
ہی عطارد کی نظر حفظ و پناہ غور سی دیکھو تم کو لازم ہی نگاہ
ہی لطافت اور ملاحت کی دلیل ہی ظرافت اور فصاحت کی دلیل
ہی نظر زہرہ کی شاد یگانشان اور طبیب خوش نہاد یگانشان
ہی بقول تحقیق غنج و دلال اور بہا و روشنی حسن و جمال
دیکھیں شوکت لشکر مریخ کی قول دل کا ہی نظر مریخ کی
قہر و خشم و جرأت و حرب و قتال اور شجاعت اور جلادت پر ہی دال
کس قدر اللہ کی الطاف ہین سب طرح کی مجتمع اوصاف ہین
دخل ہی جنکو وہ کب چپ بیٹھتی ہین اسطرح بعضی منجم کہتے ہین
طالع پیدائش پیغمبران سنبلہ میزان ہی بیشک و گمان
اور میزان طالع حضرت ہی ہی خشم اوپر شفقت و رحمت بھی ہی
اور بعضون نی کہا ہے برملا سال راجح طالع نور خدا

ذکر ولادت باسعادت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ

حمل کی مدت ہوئی جسدم تمام نور سی معمور تھا عالم تمام
نو مہینے خیر سی آخر ہوئے طور وضع حمل کی ظاہر ہوئے
ابن شہر آشوب کرتی ہین بیان کہتی ہین خود آمنہ حضرت کی مان
وقت میلاد پیمبر جب ہوا مجہپہ طاری خوف بیحد تب ہوا
طرفہ تر تھی معجزات خاص رب اوسگھڑی غالب ہوئی وحشت عجب
بعضی لکھتے ہین یہ وجہ خوف و بیم آ ہی تھی اوسوقت آواز عظیم
الغرض کہتی ہین خود با صد نوید ناگہان وارد ہوا مرغ سفید
اپنی بازو میری سینے پر ملے قصۂ وحشت کی طی تھی فیصلے
پائی تسکین خوف سب زائل ہوا دل سوی عیش و طرب مائل ہوا

یعنی اوسدم پیاس شدت کی ہوئی ‏— احتیاج اک جام شربت کی ہوئی
سامنے آئیں کچھ زنیں با حسن و جمال — صورتیں کوئی کوئی ماہ کمال
تھیں سبھی رنج و الم کو شاد دل — قد بلندی میں تھی اونکی مثل نخل
ہر طرف آثار رحمت پاتی تھی — اونسی بو مشک و عنبر آتی تھی
جامۂ زیبا بدن تھی زیب تن — صحن خانہ ہوگیا رشک چمن
ہاتھ میں ہر قسم کی رنگین لباس — مثل جنت جابجا پھولونکی باس
کہتی تھی تشریف کیونکر لائی ہیں — کون ہیں اور سب کہانسی آئی ہیں
دل میں گنگ آئنہ اونکی ہیں صاف — کیا ہی ہر اک دختر عبد المناف
کہتی ہیں کچھ راوی ذی مرتبہ — حضرت مریم تھیں اور تھیں آسیہ
ساتھ تھی اونکی جماعت حور کی — محفل آراستہ ہوئی تھی نور کی
کہتے ہیں خود مادر خیر الانام — پاس آئیں جب کیا اوسدم سلام
گو محبت کی سخن مجھسے کئے — مثل ہم سب کی کلام اونکی نہ تھے
ہاتھ میں کچھ کاسۂ بلور تھے — مثل گوہر صاف اور پر نور تھے
تھی وہ مملو شربت فردوس سے — اسطرح کہنی لگیں دیکر مجھے
تشنگی کیوں ہی فراہم نوش کر — شربت خلد برین کو نوش کر
ہو مبارک ای مہ عفت گزین — بہترین اولین و آخرین
زیب بخش کشور صدق و صفا — یعنی شاہ دین محمد مصطفیٰ
پی لیئے جب اوس آب شیرین کو پیا — سینہ و دل اور جگر ٹھنڈا کیا
پھر زمین و آسمان کی درمیان — ہوگیا سامان پردہ ناگہان
یعنی حائل اوسگھڑی با جد لوید — ایک تنتی تھی مثل دیبا ہی سفید
اسطرح ہر سمت کو پردہ کیا — سب زمین و آسمان کو بھر لیا
ہاتف غیبی یہ دیتا تھا صدا — فضل خالق کا ہی تجھپر سدا
لی تو ای محمد و مہ کون و مکان — سرور غالب ترین خاندان

اور یہ تھی تاکید حجبہ مسدر در کو — چشم بد سی تو چھپا اس نور کو

پھر نظر آیا یہ طرفہ ماجرا — ہین کھڑی کچھ حورین مابین ہوا

ہین ارادی دل مین خدمت کی کئی — نقرہ ہاتہون مین ابریقین سی لئے

ہوگئی بجیرت سی مین غرق عرق — تھی ہر اک قطرہ مین طرفہ شان حق

مشک کی خوشبو جو اونسی آتی تہی — ہین مشام جان معطر پاتی تہی

جسقدر مابین دنیا تہی حجاب — ہٹ گئی آنکھونکی آگی سی شتاب

حکم پاک خالق علام سی — تہی مشارق اور مغارب سامنی

جو نہان تہا وہ عیان بالکل ہوا — منکشف حال جہان بالکل ہوا

کر نہی سب فوج ملک باصد حشم — اک نشان بالای کعبہ تہا علم

پہل اکہ یاقوت کا تہا سرخ فام — تہا پہریرہ سبز سندس کا تمام

اوسکی پیتی کا عجب سایا ہوا — مشرق و مغرب پہ تہا چہایا ہوا

بعضے کہتی ہین علم سب تین تہے — جلوہ فرمایا دو صد تزئین سے تہے

ایک کا اوس دم تہا مغرب سی خروج — ایک نی مشرق مین پایا تہا عروج

مثل اول خوشنما و پُر ضیا — اک علم بالای کعبہ نصب تہا

فوج عشرت مین تہی راحت کی نشان — کہل گئی حسن ولادت کی نشان

جانب حق سی یہ جب سامان ہوے — عقدہ مشکل تمام آسان ہوئے

اسطرح اتمام جب حجت ہوئے — شادی مولود کی شہرت ہوئے

یہ مقام تعظیم و تسلیم ہی چنانچہ مکہ و مدینہ مین بہی یہ دستور ہے کہ جب ذکر ولادت شریف ہوتا ہی اوسوقت سب فقہا و علما اوسکی تعظیم کی کھڑی ہوتے ہین اور تحفہ درود بہیجتے ہین ؞

حاکم اقلیم دین پیدا ہوا — عرش کا کرسی نشین پیدا ہوا

نور رب ودود سا طالع ہوا ۔ شمس اوج اصطفا طالع ہوا

ظلمت شرک کی جو شب تھی اب تئین ۔ صدر سی ہو گئی صبح یقین

نور حق آیا او ہمنشین تسلیم کر ۔ آئی اغیب کی ندا سبکو تسلیم کر

حضرت خیر الوریٰ پیدا ہوئے ۔ نائب رب علا پیدا ہوئے

کیون نہو ہر دلکو تسکین و سرور ۔ آج ہی طاہا و یاسین کا ظہور

ملک و دین کا منتظم پیدا ہوا ۔ سرو باغ فاستقم پیدا ہوا

جلوہ افروز جہان وہ نور تھا ۔ پردۂ قدرت مین جو مستور تھا

احمد مختار جب پیدا ہوئے ۔ سب عزیز و اقربا شیدا ہوئے

آشکارا فیض یزدان سے ہوا ۔ فرش سی تا عرش نور اسکے ہوا

کافرون کی شان و شوکت مٹ گئی ۔ ظلمت کفر و ضلالت مٹ گئی

ہر طرف اشجار اور احجار سے ۔ معبد و قصر و در و دیوار سے

آتی تھی آواز تسلیم و صلات ۔ بر شاہ انس وجان ذات الصفات

ہی درود بادشاہ با کمال ۔ تذکرو لاؤ درود ذو الجلال

السلام ای آفتاب اوج دین ۔ السلام ای نور رب العالمین

السلام ای مصطفیٰ و مجتبیٰ ۔ السلام ای مقتدا و مقتدیٰ

السلام ای رہنمای انس وجان ۔ السلام ای پیشوای مومنان

السلام ای زیب تخت ما عرف ۔ السلام ای گوہر تاج شرف

السلام ای کعبۂ اصحاب حق ۔ السلام ای قبلۂ ارباب حق

السلام ای شافع روز حساب ۔ السلام ای سرور گردون جناب

السلام ای مہبط روح الامین ۔ السلام ای مخزن حق الیقین

السلام ای قمری شمشاد علم ۔ السلام ای عندلیب باغ علم

السلام ای زینت عرش برین ۔ السلام ای حافظ اقلیم دین

السلام ای شاہ اکرم السلام ۔ السلام ای فخر آدم السلام

شوکت ذیشان کو دکھلاتا تھا ابر — دیکھتی تھی مین جدھر جاتا تھا ابر
گو کیا مشرق سی تا مغرب گذر — سامنی آنکھونکی تھا نور نظر
جو کہ جامہ شیر سی بہی تھا سفید — اوسمین لپٹا تھا وہ نخل امید
اک حریر سبز تھا بچھا ہوا — رونق افزا تھا ہمارا مہ لقا
سہ عدد ای قائلان دو جہان — ہاتھ مین تھین موتیونکی کنجیان
ایک گوئندہ یہ کرتا تھا بیان — ہو یہ اسرار نہان سب پر عیان
ہی سعادت ارجمندی انکی ساتھ — اور کلید سودمندی آگئی ہاتھ
پا گئی ہی مفتاح نصرت آپ سے — لی ہی مفتاح رسالت آپ نے
ابر آیا دوسرا اثنای راہ — جلوہ گر اوسپر ہوا نور اله
ابر اول جاتی جاتی تھم گیا — اور وہ ابر دوم آگی بڑھا
جانی کا ایسی جگہہ سامان کیا — میری آنکھونسی اوتھین پنہان کیا
پہلی تو کچھ تھا میرا سامنا — ہوگئی پوشیدہ پہر اوس سے ہوا
اوجہل آنکھونسی ہوا لخت جگر — آگی کانونمین یہ آواز دگر
اسطرح انکو پہراو جابجا — دیکھلین سب ابتدا و انتہا
ہون زیارت سی مشرف ناگہان — بندۂ رب انس وجن روحانیان
سارے مرغان چمن مرغان دشت — بعد اس گلگشت کی ہو بازگشت
ہو صفای آدم ذیشان عطا — ہو بکای نوح خوش ایمان عطا
خلت ابراہیم باتجمل سے کے — اور زبان پاک اسمٰعیل سے کے
شمس ونکو شب کو ہو ماہ کمال — حضرت یوسف کا وہ حسن وجمال
چاہئی خاطر دہی محبوب کی — وہ بشارت حضرت یعقوب کی
صورت داؤد و موسیٰ کا کلام — شاہی ملک سلیمان دو تمام
صبر ایوب انکو انجام دو — زہد یحییٰ صاحب اکرام دو
انکو یونس کی عبادت ہو عطا — اور عیسیٰ کی کرامت ہو عطا

ماورا اسکی ولایت کو دیا — اور محبوبیت انکو کی عطا

سعدیت اور منصب پاک قضا — حق رویت قرب مطلق اصطفا

مرحمت فرمایا کر کی انتخاب — بعد انکا اجتہاد و احتساب

ہی شفاعت جو کہ عظمی دی انہین — بخشوائین شوق سی چاہین جنہین

کون ہی انسی سوا بحر کرم — انکی صدقے مین ہی عرفان اتم

سب جہان سی پائی ہی شان رفیع — رب یکتا نی دیا علم وسیع

چھٹنے ہین او مراتب صوری معنوی — ذات اقدس انکی ہی او پر قوی

کو شہادت پائی ہین ہی اختلاف — دونون فرقی پرہین قائل صاف صاف

اسطرح ثابت کیا ہی شیعون نے — پائی حضرت نی شہادت زہر سے

اسطرح ہی اہل سنت کا مقال — شبر و شبیر نبی احمد کی لال

سب کی امت کی لئی ظلم شدید — بدلی نانا کی ہوی دونون شہید

احمد مرسل ہین فخر انبیا — خاتمہ ساری کمالونکا ہوا

الغرض کہتی ہین اونکے والدہ — ذات سی اونکی تہا سبکو فائدہ

ابر پوشیدہ ہوا جسدم عیان — طرفہ تر ارض و سما مین تہا سمان

جو حسینی نہانہ کانونسی سنا — اپنی آنکھونسی وہ دیکھا ماجرا

ہاتھ مین اوس نور کی با صد نوید — ہی حریر خلد نورانی سفید

دیکھتا ہی ہوکی خوش ہر دم اوسے — لیکے باندہا ہی بہت محکم اوسے

اوسطرف پھیر جو گوش حق نیوش — عشرت افزا آئی آواز سروش

ہی شہنشاہ زمان خیر الانام — قبضۂ حضرت مین ہی دنیا تمام

کوئی شی ایسی نہین ہی اب کہین — انکی قابو اور تصرف مین نہین

جو کہ ہی ارض و سما مین آشکار — احمد مختار کو ہے اختیار

بعد اوسکے مین نی دیکھی بسمہ تقمر — خوبصورت نیکخو با کر و فر

سینہ اونکی طرح خورشید مین — چہری اونکی مطلع خورشید مین

ہو بشارت مایۂ دنیا و دین
ہے تجھی سے پایۂ دنیا و دین

القصہ اے وہ حبیب بادرہ وو پاسر
ہو گئی سب کے بجا او سدم ہوا

کہتے ہین عباس عم مصطفےٰ
اونکے شانونکو کیا جسوقت وا

تب زیارت سے شرف کیا کیا بڑا
مینے اس مہر نبوت کو پڑھا

کلمۂ توحید تھا لکھا ہوا
اور محمدؐ نائب رب علا

واہ کیا توقیر ہے صلِّ علےٰ
نور کی تصویر ہے صلِّ علےٰ

یون بیان کرتی ہین اونکا ماجرا
خود صفیہ عمۂ خیر الوریٰ

کیون نہ تھے دن دو تو تھا نمس انجلا
تھی بریدہ ناف اور مختون جناب

اے گروہ مومنین صلوا علیہ
ہو تحق آفرین صلوا علیہ

بسند معتبر دیگر روایت کردہ است

ہو مبارک محفل عیش و فرح
قول عبد المطلب ہے اسطرح

جب ولادت کی ہوئی شب آشکار
تھا نزول رحمت پروردگار

ہر خوشی کوئی نہ رنج و غم سہا
جا کے بین نزدیک کعبہ سو رہا

عالم رویا مین دیکھا ناگہان
مطلع انوار ہے سارا جہان

آشکارا از پوشیدہ ہوا
کعبہ اپنے جا سے کندیدہ ہوا

جو ہے ابراہیم ذیشان کا مقام
خم اودہر کو ہے مع ارکان تمام

حکم سب کو طاعت رب کا دیا
یعنی کعبے نے اودہر سجدہ کیا

بعد سجدہ جب ہوا سیدھا کہا
ہے محل یعنی نعرۂ تکبیر کا

ای میری خالق میری رب علا
اور امی پروردگار مصطفےٰ

منتظر کون کی ذات سے جو خوف تھا
پاک مجکو اوس نجاست سے کیا

ہت فرشتونکے تردد مین کھڑے
ہو کے لرزان خاک پر تو گرے

ناگہان ہر سو ہو گیا کیا نہ دہوم
جانب کعبہ تھا مرغون کا ہجوم

ذکر ممانعت شیطان از ہفت آسمان

[illegible] مشہور زبان | حضرت صادق سے کرتے ہیں بیان
مصطفی کے قبل ابلیس لعین | جاتا تھا تا آسمان ہفتمین
جا کے اخبار سماوی سنتا تھا | پھول گلزار سخن کے چنتا تھا
حضرت عیسی تولد جب ہوئے | تین تلک کے بند رستے تب ہوئے
اسطرح مانع ہوئے جب نا گمان | جاتا تھا وہ تا چہارم آسمان
جب ہوئے پیدا شہ دین مصطفی | حکم رب آیا کہ قدغن ہو سوا
آسمانوں پر نہ آنے پائے وہ | تیر مارو اسطرف گر آئے وہ
روایتوں سے ہے کتابوں میں رقم | ہو گیا موقوف جانا یک قلم
کرتا ہے جسدم وہ قصد باتراب | آسمان سے آتا ہے تیر شہاب
دخل کیا جو وان شیاطین جا سکیں | آسمانوں کی خبر کو لا سکیں
جب قریشیوں نے یہ دیکھا سانحہ | کہتے تھے آپس میں ہے کیا سانحہ
کیا یہ ہے دنیا کے مٹ جانیکا وقت | کیا قیامت کے ہوا آنیکا وقت
ہے سنا کہتے ہیں سب اہل کتاب | ہیں نشان حشر ایسے انقلاب
یوں ہی یوں دانا ترین اشقیا | یعنی ہے ابن امیہ نے کہا
چاہئے ہے غور سے کرنا نظر | کون سے انجم گرے ہیں ٹوٹ کر
اے قریشیو وہ ستارے ہیں اگر | جو ہمیشہ سے عیاں ہیں جلوہ گر
جنسے احوال زمستان ہے عیاں | ہوتے ہیں جو تا بہ تابستان نشان
تو یقینی حشر کے آثار ہیں | شان رب کی منکشف اسرار ہیں
ایک بھی ان میں سے گر اسدم گرے | جھوٹ تم سمجھو نہ کہنے کو مرے
اور اگر [illegible] ستارے اور ہیں | تو قیامت کے نہیں کچھ طور ہیں
[illegible] دور و قریب | ہوگا حادث یاں کوئی امر غریب

الغرض جیتی یون ہان پیدا ہوے
مصطفےٰ اوس رات جو پیدا ہوے

بت جہان مین جسقدر تھے جابجا
منہ کے بل گر گر پڑے صدمہ ہوا

تھرتھرا کے یکبیک لرزان ہوا
اور تحیر مین ہر اک انسان ہوا

ساکن ایوان قیصر مین تھے گرے
اور چودہ کنگرے اوسکے گرے

تھا یہ حمد اس علامت پر گواہ
ہو گئے سب اوس مین چودہ بادشاہ

ہونا جو تھا وہ بے عنوان ہوا
کہتے ہین سب ایسا ہی سامان ہوا

اوس گھرانے پر ہوئی یون شہرت
چودہ شخصون نے فقط کی سلطنت

بحر ساوہ جو پرستش گاہ تھا
نشان رہے خشک و ویران ہو گیا

گو وہ تھا ہمدان و قم کی درمیان
ہٹ گیا وان سے بقول راویان

ہو گئی تھی الغرض سامان در
خشک ہو کر پانی سے تھے نشان ہو کر

بن گیا نزدیک کاشان سب بکسر
اوس جگہ کان نمک ہے آج تک

بحر ہستی مین نہ کم اندازہ سوی
کافرون کی آبرو جاتی رہی

ہے جو صحرا سے سماوہ اک مقام
وان کہین اصلا نہ تھا پانی کا نام

کوئی چشمہ اور نہ تھا کوئی کنوان
یکبیک آیا نظر آب روان

ہو سکین جو باعث تسکین ہوا
بارہ پر بحر علوم دین ہوا

تھا میان فارس جو آتشکدا
تھے وہان کے مہتمم ناری سدا

مشتعل وس سو برس سے آگ سے
تھے نہ اس مدت مین وہ اکدم بجھے

ہے ولادت کا یہ ادنی معجزہ
بجھ گیا اوس شب کو وہ آتشکدہ

سب مجوسی جو مہین جو دانا تھے کمال
سو گئے جب خواب مین دیکھا یہ حال

اشتر ضبعی نے باشان عجب
کھینچتے ناگہ جیسے اسپان عرب

اور دجلی سے غرض ہو کر روان
اوترے شہر زمین در آیا تا کہان

جلوہ گر جس دم وہ نور حق ہوا
طاق کسرا درمیان سے شق ہوا

سب کے طرفہ نقشہ یکبارگی ہوا
آب دجلہ قصر مین جاری ہوا

اور اوسی شب کو بحکم بے نیاز
دفعۃً از جانب شہر حجاز

نور احمد اسقدر ظاہر ہوا
منتشر ہوتی ہے تا مشرق گیا

طرفہ تر صبح ولادت کی تھی شام
سرنگون سے تخت شاہوں کی تمام

کافروں کے واسطے صدمے رہے
رات بھر سب بادشہ گونگے رہے

ہوگیا باطل وہ سحر ساحران
اور علم کاہنان و کافران

جتنے کاہن حسب کم ہمزاد تھے
مضطرب تھے اور بہت ناشاد تھے

صدمہ و اندوہ کی کثرت ہوئی
کاہن و ہمزاد میں فرقت ہوئی

بولے اب کیطرح پائینگے خبر
کس سے گھر بیٹھے منگائینگے خبر

دوستوں میں ہوگئے سامان عیش
سب عرب میں پڑ گئی شان قریش

اشرف و ذیجاہ کہتے تھے انہیں
لوگ آل اللہ کہتے ہے انہیں

سب عرب کے اسلئے سردار تھے
ساکنان خانۂ غفار تھے

عفت و عصمت کی ہوکر ضامنہ
اسطرح کہتی ہیں حضرت آمنہ

جب ہوا تام خدا اونکا ظہور
تہا جہان میں عیش و عشرت کا وفور

دونوں ہاتھ کو زمین پر ٹیک کر
جانب گردون اوٹھایا اپنا سر

ہر طرف بعد اوسکے فرمائی نظر
تب کرامت طرفہ تر آئی نظر

نور اونسے اسطرح ساطع ہوا
عکس سے سارا جہان لامع ہوا

اوسکھڑی پر تو پڑا جس چیز پر
ثانی خورشید دیکھے جلوہ گر

ہر طرف ظلمت کے سامان ہوگئے
ذرے تک مہر درخشان ہوگئے

وہ شرف حاصل بصارت نے کئے
قصرہائے شام دکھلائی دئے

تہے رسولکے جو بصرے میں مکان
اہل مکہ نے وہ دیکھے ناگہان

منکشف اوصاف بصرہ ہوگئے
سامنے اطراف بصرہ ہوگئے

سب نظر آنے لگے قصر یمن
شاد ہوکر دیکھتے تھے مرد و زن

تہے شجر دشت و چمن کے روبرو
تھے نواحی سب یمن کے روبرو

اس گھڑی جبریل سے فرمایا بات
اسطرح بولا وہ ہو کر شادمان
جو غم و اندوہ تھا ماضی ہوا
مدعا حاصل ہوا راضی ہوا

آنا اک عالم کا روز ولادت آنحضرت کے اور بعد زیارت حضرت رسولؐ کے بیان کرنا خبر رسالت کا

دور ہین شک سے وہ کہتے ہین جو عقل
شیخ طوسی و کلینیؒ سے ہے نقل
باقرؑ و جعفرؑ سے یون پائی خبر
جب وہان پیدا ہوئے خیر البشر
آیا تب اک عالم اہل کتاب
انجمن مین مجمع سے تھے شیخ و شاب
جو قریشیون مین سے تھے اشرف تمام
وہ شریک بزم تھے با کر و فر
دو مغیرہ کے پسر با احتشام
اک ولید نامور اور اک ہشام
اور عاصم دلبر ہاشم بھی تھا
اور بوجہل بھی تھا بیٹھا ہوا
عمر تھا حاکم امیہ کا پسر
اور وہ عتبہ ربیعہ کا پسر
روز وہ تھا روز میلاد نبیؐ
کی بیان ہر اک سے روداد بھی
بیٹے اوس عالم نے ہر اک سے کہا
اک پسر تمکو کیا حق نے عطا
پیروی اوسکی کرینگے ہوشمند
ہوگا احمد اسم طفل ارجمند
مجتمع ہین اوس مین کیا کیا خوبیان
اک یہی ہے اوسکے نشانون سے نشان
ہوگا اہل کفر پر اوس کا عتاب
کیا عجب گر ہون ہلاک اہل کتاب
ہو صفت آرا لشکر رب ودود
قتل یہجان ہون خصوصا سب یہود
بولے وہ کوئی نہین پیدا ہوا
آپ کو ایسا گمان بیجا ہوا
بولا عالم کب نہان آثار ہین
اوس کے ہو نکلے عیان آثار ہین
کیا عجب پیدا ہوا ہو وہ پسر
اور نہ ہوا اس امر کی تمکو خبر
الغرض مجلس ہوئی برخاستہ
اور لیا ہر اک نے گھر کا راستہ
جب قریشیون نے کیا جا کر سوال
اسطرح اوسدم ہوا دریافت حال
آج کی شب جو یہان پیدا ہوا
خالق مختار کا شیدا ہوا

شرق سے تا غرب بیشک بیگمان
سب کرینگے یاد مابین جہان
ہے شہ کون و مکان خیرالانام
رحمت رب علا ہو اور سلام

وہ عجائبات جو روز تولد ان حضرت کے کسرا نے دیکھے اور سنے اور عبد المسیح کا سطیح کے پاس جانا اور وہان سے جواب لانا

لو ہین تحریر ابن بابویہ
پہر سنو تقریر ابن بابویہ
جب ولادت کی ہوئی شب آشکار
یون ہوئی تب قدرت رب آشکار
بعد مدت سانحہ دیکھا نیا
قصر کسرا زلزلے سے ہل گیا
غل یہ تہا ہر سمت آفت کیا ہوئی
کیا قیامت آج سے برپا ہوئی
کنگرے چودہ گرے گبرا گیا
ہوش تک باقی نہ تہا غش آگیا
بعد عرصے کے افاقہ جب ہوا
خوف و دہشت سے علاقہ تب ہوا
کہتا تہا سامان آفت آج ہین
کیا یہ آثار قیامت آج ہین
ایک عالم نے یہ دیکھا خواب مین
شور و غل ہے عالم اسباب مین
مجتمع ہو اشتر ضیغمی ہین جسند
آئے ہین اسپ عرب اونکو پسند
جسقدر گہوڑے اونہین لاتے ہین ساتھ
کہینچکر اونکو لئے جاتے ہین ساتھ
دفعۃً دجلے سے باہر لیگئے
داغ آسیونکا عرب کو دیگئے
پار دریا کے گئے جب ہمدگر
پھر ہوئے شہر عجم مین منتشر
الغرض نوشیروان تہا مضطرب
اور ہر خرد و کلان تہا مضطرب
رنج و غم مین جب ہوئی وہ شب تمام
حکم فرمایا کہ ہو دربار عام
ہوگئے ارکان دولت مجتمع
با ادب تہے اہل صحبت مجتمع
کو سر و پا سے نہ رکہتا تہا خبر
تاج رکہکر بیٹہا اپنے تخت پر
جو سنا تہا اور دیکہا تہا وہان
سب کیا اپنے وزیرون سے بیان
ناگہان اوسوقت با آہ و بکا
ایک نامہ آکے قاصد نے دیا
تہا رقم یان کس مین باقی ہوش ہے
فارس کا آتشکدہ خاموش ہے

آیا سے سر اک [illegible] متعجب ہو گیا
حال جب سب نے بیان اپنا کیا
بادشہ نے جب سنی تقریر خواب
بولا وہ کیون کہتے ہو برہم مزاج
سنکے یہ اوسکا تردد بڑہ گیا
صبر سے مطلب نہ تہا عجز ان یہ تہا
عالم کامل عرب مین جو کہ ہو
ہو نہ مشکل سے [illegible] اپنا [illegible]
الغرض نامہ لکہا جب اوسکے پاس
دیکہتے ہی خط طلب اوسکو کیا
آیا جب دربار مین عبد المسیح
راز پوشیدہ عیان اوس سے کیا
بولا وہ سن سنکے سارا ماجرا
کیا کہون اس واقعے کے راز سے
شام مین جا ماموں ہے میرا سطیح
اوسکی باتون کا ہر اک مشتاق ہے
جانتا ہے خوبیان اور سب عیوب
بولا کسرا پاس اوسکے جاؤ تم
موجب فرمان سے رخصت ہوا
اوسگہڑی پہونچا وہان نیکو خصال
بہانجے نے تب بصد احترام
مضطرب کیا ہوا کہئے خطاب
غم مین تہا عبد المسیح [illegible]

صدمہ کسرا انتہا ضعف ہو گیا
خواب عالم نے بیان اپنا کیا
پوچہا اوس سے کر بیان تعبیر خواب
حادثہ کوئی ہوا مغرب مین آج
نام اک نعمان منذر کو لکہا
کہتے ہین تحریر سب مضمون یہ تہا
پاس میرے جلد اوسکو بہیجدو
پوچہنا ہے اوس سے عاشق مبتلا
تہا جو وہان عبد المسیح حق شناس
پاس کسرا کے اوسے بہجوا دیا
تہا ذہین وہ اور نہایت تہا فصیح
واقعہ سارا بیان اوس سے کیا
علم مین رکہتا نہین اس خواب کا
کیا خبر انجام اور آغاز سے
قائل اوسکے علم کا ہے ہر فصیح
کاہنون مین شہرۂ آفاق ہے
خواب کی تعبیر دیتا ہے وہ خوب
پوچہکر احوال سب بیان آؤ تم
شام مین داخل بصد راحت ہوا
وہ جہان سے کر چکا تہا انتقال
اوسکی میت کو کیا اوسنے سلام
اوسکے جانب سے نہ کچھ پایا جواب
اسطرح اوسنے پڑہے اشعار چند

اسلیے آیا تہا راہ دور سے ۔ ہون مشرف خدمت معقورت
اسکو بڑی صدمہ نہین پہچا مجھے ۔ اک عظیم الشان نے بھیجا مجھے
کچھ سے کرنا تہا سوال باصواب ۔ پر نہین رکھتا ہون اسکا جواب
مرگئے ہو یا کہ تم بیہوش ہو ۔ کیا سبب ہے اسلیے تہا موشرت
با عمروانہ وہ جب باتین یہ کہین ۔ قدرت خالق سے آنکھین کہولدین
اسطرح بولا فصاحت سے سطیح ۔ آیا ہے تاقی پرا ے عبد المسیح
مرحلے طے کرکے پہونچا اسگھڑی ۔ جب مجھے دریافت سے منزل گری
وقت وہ نزدیک ہے ہون منتقل ۔ وقت مین سے عدم سے متصل
بھیجا ہے شاہ عجم ساسان ۔ منہدم ہونیکو ہے اوسکا مکان
شرکو نکو نور یزدان سی ہے لاگ ۔ منطفی آتش پرستون کی ہے آگ
آمد ابر کرم سے لا کلام ۔ خشک ہے دریاچہ ساوہ تمام
کافرون کیواسطے ہے اضطراب ۔ عالمون نے جا بجا دیکھے ہین خواب
وقت وہ آیا ہے ای عبد المسیح ۔ قاری قرآن عرب سے ہون فصیح
نیست اور نابود ہووے اہل کین ۔ اور ہو مبعوث ختم المرسلین
پائین راحت لوگ اوسکے ساتھ مین ۔ اور ہو عصا جو کوئی ہاتھ مین
خشک ہو دریای ساوہ تا کہان ۔ دشت کے مابین پانی ہو روان
کنگرے جتنے گرے ہین قصر کے ۔ ہوچکے اوتنے بادشہ اوس نسل سے
بعد اوسکے سلطنت کا ہو زوال ۔ جو کہ ہونا ہے وہ ہوگا سب سوال
ہو تبہ ملک عجم اور ملک شام ۔ اور شاہون کا دہان ہو انتظام
الغرض اسطرح کرکے اطلاع ۔ دار فانی کو کیا اوسدم وداع
وان سے رخصت ہوا عبد المسیح ۔ پاس کسرا کے گیا عبد المسیح
جان جو اوسکی زبانی تہا سنا ۔ من وعن ظاہر کیا سب ماجرا
ہوگئے جوش اسطرح کیا اسنے کہا ۔ جو تردد تہا نہ وہ باقی رہا

کم نہین کچھ بہوا فضل الٰہ ہیری کی گھر مین ہوئے چودہ بادشاہ
شان و شوکت کسقدر سے کم ہمت ایک عرصے تک رہیگی سلطنت
قول راوی سے ہوا جلدی زوال دس نفر نے سلطنت کے چار سال
باقیون سے بہی عجب ایذا سہی عہد عثمان تک وہان شاہی رہی
واہ کیا فیض قدم ہے شاہ کا مستحق ہے رحمت اللہ کا

بیان طاق کسرا کے شق ہونیکا اور سد دجلے کے شکستہ ہونیکا تین مرتبہ روز تولد کو یار ذوالبعثت کو

تہی وہ جو گفتگو منقول ہے سید طاؤس سے منقول ہے
حاکم عادل جو تہا نوشیروان رونق بغداد با صد عز و شان
یک طرف بالای دجلہ بستہ بود پشت قوم دشمنان بشکستہ بود
خرچ کرکے اوسمین مال بیشمار تہا بنایا ایک طاق استوار
تہی محافظ ہر طرف اوسکی سپاہ شاہزادہ ایران تخت گاہ بادشاہ
تاج رکہے سر پر آتا تہا وہان بیٹہتا تہا تخت پر با عز و شان
تہی منجم اور کاہن خیر خواہ رہتی تہی حاضر میان بارگاہ
تین سو اور ساٹہ سب گنتی مین تہے رکہتے تہے وہ پیش کسرا مرتبے
اک منجم تہا عرب کی قوم سے ہر طرف کو اوسکے شہرے تہے بڑے
تہا مبرا وہم اور وسواس سے آیا تہا شاہ یمن کے پاس سے
حکم مین اوسکے نہوتی تہی خطا جو کہا اوسنے وہی بیشک ہوا
تہا ذہین وہ ہوشمند و باتمیز ہر منجم سے زیادہ تہا عزیز
گر ضرورت پیش آتی تہی کوئی بس اوسی سے پوچہتا تہا اوسگہڑی
دم اوسی کا رات دن بہرتا رہا اوسکے کہنے پر عمل کرتا رہا
کہتے ہین پیدا ہوئے جب مصطفیٰ دفعۃً تب طاق کسرا شق ہوا

قول انکا یہ ہے ای مومنین
جب ہوے مبعوث ختم المرسلین
طاق کسرا اب شکستہ ہو گیا
قصر مین پانیکا رستہ ہو گیا
خار غم ہر ایک دل مین گڑ گیا
سقف کسرائی مین رخنہ پڑ گیا
وہ جلے سے پانی گیا ایوان مین
صحن مین راحت نہ تھی دالان مین
ہوا کسرا لوانا ہنگام سے
صبح مجھکو شام غم انجام ہے
ہو گیا عشرت سرا غمکا محل
کیا ہماری سلطنت مین ہے خلل
کیون مبدل ہو گیا رنگ جہان
سارے کاہن اور منجم ہین کہان
حاکم دانا سے جو شہ باہر ہوے
سب کے سب جب طالب حاضر ہوے
حال سب کرنے بیان سننے لگا
زلزلہ آیا تردد کی ہے جا
طاق کسرا شق جو پایا کس سبب
ناگہان طوفان آیا کس سبب
فکر اسمین تم مرے خاطر کرد
کیا ہوا باعث اوسے ظاہر کرد
سنکے حکم بادشہ رخصت ہوے
فکر مین سب صاحب فطرت ہوے
جنکے دانائی کی تھی ہر سمت دھوم
کہتے تھے بیکار ہے علم نجوم
کہتے تدبیر کیا جز صبر و حلم
ہو گیا باطل کہانت کا وہ علم
معجزہ کس صاحب حکمت کا ہے
ساحرون کو سامنا دِقت کا ہے
قول ہے راوی نکو اوقات کا
تذکرہ کچھ کچھ سنو اوس رات کا
جو منجم وان مین سے آیا تھا
اک بلندی پردہ تھا بیٹھا ہوا
ابر تا نکلی جانب شہر حجاز
حق و باطل مین کرین تا امتیاز
دی بشارت صاحب اعجاز کی
شان رب سے شرق تک پرواز کی
جب وہ شب گذری ہوئی ناگہ سحر
دیکھا اک مرغ زار آیا نظر
تب منجم سوچکر کہنے لگا
بس یہی ہے مقتضا اس امر کا
بادشہ ہو کوئی نا بین حجاز
ہو بہت درگاہ رب مین سرفراز
عدل مین اوسکے نہو کوئی خلل
اور اوس کا تا بمشرق ہو عمل

اوسکے باعث سے رعیت شاد ہو
باغ عالم سب سوا سرسبز ہو
الغرض جتنے منجم تھے وہان
فکرین تدبیر کی کہانتین ہوئین
ناقص و باطل ہے سحر ساحران
قلب پر فوج الم کا ہے ہجوم
رات سے واقع ہوئے کیا کیا فتور
لکھے مین مبعوث پیغمبر ہوا
اسطرح ہو جب عروج زیب شرف
بولے کاہن سب بجا ہے یہ کلام
گر کہین کسریٰ سے جا کر ہم یہ بات
خوف ہے ایذای بے پایان وہ دے
جز چھپانے کے مدارا کیا کرین
جانب دربار بیدم جائین تھے
کہکے یہ راہی ہوا وہ سب گروہ
عرض کی دریافت کرکے آئے ہین
گردش گردون تہ فرمان رہے
بان بنائے سد دجلہ جب ہوے
کیا عجب واقع ہو گر ایسا خلل
سابقین ہیکے غلط کرکے حساب
کرکے کوئی ساعت نیک اختیار
الغرض تجویز جو ساعت ہوئی
مستعد معمار کاریگر ہوئے

اور بنیاد وہ سب زمین آباد ہو
باعث ابر سخا سرسبز ہو
بیٹھے آ آکے وہ نزد کاہنان
اور باہم اسطرح باتین ہوئین
اور کاہن دق ہین مثل کافران
ہاتھ سے جاتا رہا علم نجوم
کوئی امر آسمانی ہے ضرور
یا وہ ہوگا باعث حکم خدا
بادشاہونکی ہو شاہی برطرف
اور نہین ہے کوئی شبہے کا مقام
ہو نہ آزردہ کہین وہ خوش صفات
ہم سبھونکے قتل کا فرمان وہ دے
بلکہ انسب ہے یہی اخفا کرین
اور صورت سے اوسے سمجھائینگے
پاس کسریٰ کے گیا با صد شکوہ
ہو مبارک مژدہ نو لائے ہین
اختر اقبال شہ تابان رہے
شک نہین اسمین وہ ساعت نحس تھے
قصر کی تعمیر کے تھے بے محل
اس سبب سے سب عمارت ہے خراب
پھر بنائین سد دجلہ استوار
سد درستی و ان بصد حکمت ہوئی
خرچ کیا کیا بدرہائے زر ہوئے

کیا کہون آرام پانا ہے محال ۔ مین گرفتار عقوبت ہون کمال
جب ہوئی تہی عید میلاد نبی ﷺ ۔ اوسکے بہی گہر مین تہی سامان خوشی
ہوتا ہے جب دوشنبہ اے جناب ۔ ہوتی ہے اوس روز تخفیف عذاب
ہے عجب فیض رسول ذوالجلال ۔ کیجئے اونپر تصدق جان و مال
ہوں مذمت جسکی ہو قرآن مین ۔ سورۂ تبت یدا ہو شان مین
وہ لعین بت پرست و بدسیر ۔ شادی میلاد کا پائے ثمر
کیون نہو اونکے لئے عز و وقار ۔ جان و دل سے جو نبی پر ہون نثار
خوش ہون گر اونکے لیے حد سے سہین ۔ ایسے آقا کی غلامی مین رہین
ہو جہنم سے مفر کیا ہے عجب ۔ پائین جنت کو اگر کیا ہے عجب
سنکے نام صاحب لولاک کو ۔ مومنو بہیجو درود پاک کو

روایت دیگر

الغرض بعد تولد نیک خو ۔ تہا حلیمہ نے پلایا شیر کو
سننے کے قابل یہ قال و قیل ہے ۔ اوس بیان کی اسطرح تفصیل ہے
اون دنون مین اہل مکہ حسب حال ۔ باعث دولت یہ رکہتے تہے خیال
رتبہ لڑکون کا بڑہایا جائے ۔ دودہ دایہ کا پلایا جائے
اور بعضون کو یہ تہا خوف خطر ۔ ہوتا ہے اس جا صغیرون کو ضرر
بہیجدین اطفال کو اپنے کہین ۔ مکے کی آب و ہوا اچہی نہین
کسلیئے رہوسکے یہان صحت سے نہین ۔ اور اطراف و جوانب مین رہین
لیکے یہ ماؤن سے اونکی لیتے تہے ۔ گہر مین اناؤنکے بہجوا دیتے تہے

حال حلیمہ خاتون ساکن سعدیہ کہ مکے سے دو منزل ہے

ہے حلیمہ سے روایت اسطرح ۔ خود بیان کرتی ہے با عیش فرح

جابجا اوس سال تھا قحط عظیم
کہ شجر تھے سب گلستانون مین خشک
جا دو دریا مین کوئی ساقی نہ تھا
اکثر اوقات اسطرح دو دو پہر تھے
صاحب احوال بھی لاریب و شک
روز قسمت سے نہ کہلایا مجھے
بارے باعث نقاہت ہو گئی
بھوک مین تسکین جب ممکن ہوئی
کچھ نہ کچھ بہ نہین مین جانتی
بس اوسی غفلت مین کیا ہون دیکھتی
سے لب چشمہ جو مرد نیک فار
اور کہتا ہے کہ یون بیتاب ہو
جز ترے یہ دودہ ہاتھ آیا کسے
اسکے باعث سے سعادت پائے گی
جب کلام اوسنے یہ شفقت سے کیا
جسقدر پیتے تھے شیر نہر کو
پھر کہا پہچانتی ہے تو مجھے
مین وہ حمد و شکر ہون اے خوش سیر
گر اذیت تا قیامت پائی ہے تو
چھوڑ وان بیٹھا ہے تکہ کیطرف
نتیجہ سے ہے تیر سند اوس شکر کا
مین ہوئی اوسی تو ... سے جیدار جب
[illegible]

خنجر اندوہ سے دل تھے دو نیم
ہو گیا تھا شیر پستانون مین خشک
سبزہ تم صحرا مین باقی نہ تھا
پتون سے افطار روزہ کرتے تھے
غذا پاتے تھے نہ دودہ روز تک
تین دن کہانا نہ ہاتھ آیا مجھے
گرسنہ نے طاق طاقت ہو گئی
مبتلائی درد زہ اوس دن ہوئی
خواب تھا یا ضعف سے طاری غشی
موجزن ہے شیر کا دریا کوئی
غوطے دیتا ہے وہ مجھکو بار بار
خوب بحر شیر سے سیراب ہو
خوب تو آسودہ ہوکر پی اسے
پیش حق توقیر و عزت پائے گی
دودہ مین نے خوب کے آسودہ پیا
اور کرتا تھا تقید نیک خو
اے حلیمہ جانتی ہے تو مجھے
جو کیا کرتی ہے تو آٹھون پہر
بھوک مین مجھکو بجا لاتی ہے تو
ہاتھ آئے دولت عز و شرف
نور کو اوس سرزمین سے ساتھ لا
پائی اوسکی اپنے مین تاثیر تب
[illegible]

فائدہ کیا ہے اذیت کے سوا اور کیا ہوگا مشقت کے سوا
سنتے ہی اس بات صدمہ ہوا فرط ہیبت سے بدن تھرا گیا
بولی میں پاس ادب سے آپکے گرچہ وہ فرزند ہے بن باپ کا
گو بظاہر کچھ نہیں اسباب عیش طفل کا دادا ہے سردار قریش
سب کو ان پہچانتی ہوں خوب میں قدر اونکی جانتی ہوں خوب میں
الغرض تقدیر تھی میری بھلی ساتھ عبد المطلب کے میں چلی
داخل بیت الشرف جس دم ہوئے کیا کہوں کیا کیا خوش و خرم ہوئے
دیکھا مہد ناز و نعمت میں اونھیں پایا خواب استراحت میں اونھیں
جوش میں بحر رحمت باری ہوا شیر پستان سے میرے جاری ہوا
جب جگایا دیکھا آنکھیں کھول کر کی محبت پیار سے مجھپر نظر
دل ہوا روشن وہ طلعت دیکھ کر مسکرائے میری صورت دیکھ کر
اوس تبسم میں ملاحت تھی عجب دلنشین رخ کی صباحت تھی عجب
پایا اوس معصوم کو جب ہوش میں آہستہ سے لے لیا آغوش میں
گوہر درج کرامت کو لیا اختر برج شرافت کو لیا
گود میں لیکر اونھیں رخصت ہوئی مجھکو مادر سے سوا الفت ہوئی
جس جگہ پہلے سے تھے اوترے ہوئے راحت و آرام سے شب بھر رہے
صبح کو سمت وطن راہی ہوئے لیکے گل سوئے چمن راہی ہوئے

حکایت

اسطرح سے ہے حلیمہ کا بیان جب ہوئی مکے سے میں گھر کو رواں
راہ میں دیکھے غرائب واقعے پیش آئے تھے عجائب معجزے
کس بشر میں اسکی ہے تاب و تواں تا قیامت کرسکے سب کو بیان
اقتدار ماہ طلعت دیکھیے ایک چاہ اونکی کرامت دیکھیے

راہ چلنے سے جو عاجز تھا حمار / پا نہ سکتا تھا کوئی اوس کا غبار
مہ صفت کبک خرامان بنگیا / باد پا تخت سلیمان بنگیا
گرم ہوکر آگ بر بارہ ہوا / جو کہ ثابت تھا دو سے پارہ
تھے جلین چلنے مین پر یونسے نئی / دفعتہً اوڑنے لگا پر لگ گئی
اوسکی پامالی سے کیا ہو خوف و بیم / ثانی گلگون تھا سبزے پر نسیم
حد سے مکے کی نکل آیا وہ جب / سمت کعبہ رخ کیا خوش ہوکے تب
کر چکا جد دم وہ سجدے تین بار / قدرت رب سے ہوا گویا حمار
ہاتھ آئے ہے تجھے شان عظیم / رب یکتا کا ہے احسان عظیم
کچھ خبر ہے اے زنان سعدیہ / اوسکا مرکب ہون جو ہے ذیرتبہ
یعنے محبوب خدا نور خدا / نائب خالق محمد مصطفا
خلق جو عالم کئی ہژدہ ہزار / منتخب اون سب سے ہے وہ ذیوقار
ہوتا تھا جس جس جگہہ اوسکا گذر / آتی تھی آوازہ ان با کر و فر
اے حلیمہ تو نکو اوقات ہے / حفظ رب مین ہر جگہہ دن رات ہے
سب عزیزون مین ہوئی تو سرفراز / اقربا مین پایا تو نے امتیاز
امن مین ہراک تباہی سے ہوئی / تو غنی فضل الٰہی سے ہوئی
تھے ہوا مین مژدہ رسان الطاف سے / ہر جوانب اور ہر اطراف سے
جا کے جس منزل مین کرتے تھے مقام / ہوتے تھے سرسبز فورًا لاکلام
کیا جھلک تھی طرفہ آب و تاب تھی / مثل گلشن وہ زمین شاداب تھی
الغرض جب اپنے گھر مین وہ گئی / اوسکی بستی مین سوا بستی ہوئی
مرتبے کیا کیا نمایان وہ ہوے / چارپائے اوسکے سب فربہ ہوے
فضل رب سے کچھ نہ تکلیفین سہین / کھیتیان اوس کی تر و تازہ رہین
مالدار و صاحب زر ہو گئی / سب عزیزون مین تونگر ہو گئی
سب یہ ہے لطف فراوان نبی / ہے جہان ممنون احسان نبی

حلیمہ خاتون سے روایت ہے

ہے حلیمہ کی زبانی یہ بیان
کیوں نہ کرتے عادل کون و [illegible]

تھا خجل خورشید قلب صاف سے
کام رکھا معدلت انصاف [illegible]

کیا ابھی سن پر عدالت ختم ہے
وز فہ ہمت سے [illegible]

جب سے پایا تھے وہ ماہ کمال
بس یہی تھا روز اول [illegible] خیال

بھائی کو پاس برادر جیسا سمجھے
دودھ کا حصہ [illegible] پاتے

دینے پستان کو کیا تھا انتخاب
اور تھا پستان جس سے اجتناب

ایک چھاتی سے پیا کرتے تھے شیر
دوسری تھی حصہ [illegible] صغیر

تھا مری نور نظر کا بھی یہ حال
اونکے حصے کا [illegible] کمال

دودھ کر چکتے تھے ہم خوشحال
[illegible] دولت

خود بخود شان خدا [illegible]
پاک ہوتے تھے لب [illegible] زبان

قول دل سے کیا نعمت کا مقام
لونڈیاں حوریں تھیں اور رضوان غلام

تھا جو کوثر پانی لانے کے لئے
تھے فرشتے منتظر [illegible] کے لئے

ہے وضو کیا نام خوشبو سے لیجئے
ساتھ پانی سے یہ منظر [illegible] لیجئے

تھے بلا شک نائب [illegible]
تسبیح صبح و مسا [illegible]

حکایت زبانی حلیمہ

راویان معتبر کا ہے بیان
قدرت رب علی سے [illegible] نشان

شور غل جیسے نفس کے ہو گئے
ایکدن میں ایک برس کے ہو گئے

فضل رب سے طور جینے کے ہوئے
کہتے ہیں جب دو مہینے کے ہوئے

بات کرنے کا یہ چارہ کرتے تھے
سب سے ایما و اشارہ کرتے تھے

جب مہینے تین گذرے خیر سے
تھی دل اقدس [illegible]

یون بیان کرتے ہین سب شیرین کلام ۔ دمبدم تجھے یا دربِ ذوالکرام
جب ہوا گویا وہ شاہ دوجہان ۔ کلمہ توحید تھا ورد زبان
بعد ازان اللہ اکبر جب کہا ۔ حمد رب العالمین لائے بجا
جب کہا اوسنے کہ تو حاضر یہ ہے ۔ پہلے بسم اللہ کہا تب لے وہ شئے
بول وغائط سے ہر اکدم صبح وشام ۔ مثل اطفال دگر رکھا نہ کام
تھا برائے ماہ بکیرا ایک وقت ۔ تھا معین اور مقرر ایک وقت
بوسے بد اوسمین بجز نکہت نہ تھی ۔ دہونیکی بستر کے کچھ حاجت نہ تھی
دایہ اوسکو پاک وطاہر پاتی تھی ۔ غیب سے بس شستشو ہوجاتی تھی
کوئی بھی ننگا نپاتا تھا کبھی ۔ ستر عورت کھل نہ جاتا تھا کبھی
گر بدن ہوتا برہنہ آپ کا ۔ خود فرشتے آکے تب دیتے چھپا
نیک باتون سے تھا مطلب صبح وشام ۔ مطلقاً لھو ولعب سے تھا نہ کام
طفل گر وہان کھیل کو آجاتے تھے ۔ خود زبان پاک سے فرماتے تھے
اور کسکے جز خدا شیدا ہوئے ۔ کھیلنے کو ہم نہین پیدا ہوئے
پاس اونکے آتا تھا لے شیخ وشاب ۔ نور اک ہر روز مثل آفتاب
دیکھکر سب مضطرب ہوجاتے تھے ۔ پھر اوسے ناگاہ غائب پاتے تھے
کب بسر غفلت مین راتین کرتے تھے ۔ چاند سے اک شب کو باتین کرتے تھے
جسطرف اونکا اشارہ پاتا تھا ۔ ماہ تابان اوسطرف پھر جاتا تھا

حکایت بطریق تمثیل

ایک دن عباس عم مصطفیٰ ۔ یون لگے کہنے کہ اے خیر الوریٰ
آپ جب گھر مین حلیمہ کے گئے ۔ رحمت رب سے ہوئے سامان نئے
تھی عنایات خدائے ذوالکرام ۔ ہوتے تھے ماہ فلک سے ہمکلام
آپ نے فرمایا اے عم شفیق ۔ اون دنون یہ رسم تھا اور یہ طریق

سب عزیز و اقربا اطفال کے — باندھے تھے دست وپا اطفال کے

رسم وہ جاری کیا تھا میرے ساتھ — کسکے باندھا تھا مرا مضبوط ہاتھ

تھا نہ چارہ ماں کی شفقت سے مجھے — رونا آتا تھا اذیت سے مجھے

ناگہان بولا یہ ماہ آسمان — ہو نہ اس رخسار پر آنسو روان

اے حبیب ذوالمنن اے مقتدا — گر گریگا کوئی قطرہ اشک کا

تا قیامت اے شفیع المذنبین — خشک ہوگا سبزۂ روے زمین

کب زراعت ہوگی دنیا مین کہین — بوئینگے جو کچھ وہ اُگنے کا نہین

آیا امت کی محبت کا خیال — ضبط فرمایا ہر اک رنج و ملال

مجھکو بہلاتا تھا ماہ آسمان — تا نہو کوئی مرا آنسو روان

تب کہا عباس نے اے خوش خصال — بچپنے کا یاد ہے کیون کر یہ حال

گو وہ اس سر پر سلامت باپ سے — اون دنون چالیسدن کے آپ تھے

آپ نے فرمایا اوسدم اے چچا — شان رب ہے اور احسان خدا

لوح پر ہوتا تھا جاری جب قلم — اوس صفیر خامہ کو سنتے تھے ہم

جب کا یہ مذکور ہے اے نیک نام — جب بھی نون تھا رحم مادر مین مقام

عرش کے نزدیک جسدم مہر و ماہ — سجدہ کرتے تھے پئے رب الاہ

اون دنون بھی گو تھے ما بین شکم — اونکے سجدہ کی صدا سنتے تھے ہم

تذکرہ شق الصدر آنحضرت

ہے روایت جب وہ سہ سالہ ہوے — ماہ رخ کے سب بیشتر ہالہ ہوے

ایکدن پوچھا حلیمہ سے یہ حال — ہین کہان بھائی مرے اے خوش خصال

کیا سبب گھر مین او نہین پاتا نہین — چین بے اونکے مجھے آتا نہین

بولے وہ اے بادشاہ باتمیز — آپ پر سو جان سے ہو صدقے کنیز

بکریان دن کو چرانے جاتے ہین — رات جب ہوتی ہے گھر مین آتے ہین

هوگئے مشهور جب سب مین یه بات
لے گئے نزدیک کاهن خوش صفات

دیکهکر حضرت کو اوچهلا اوس گهڑی
مطمئن دل تها نه اصلا اوس گهڑی

حال سنکر فرق آیا هوش مین
اور حضرت کو لیا آغوش مین

ناله و افغان کیا صدمه سها
حاضرین سے ملتفت هو کر کها

سلئے مابین غفلت مین عرب
هوتے هین اونکے لیئے صدمے عجب

جلد اسکے قتل کی تدبیر هو
چین تب هو جب تهِ شمشیر هو

ورنه اک دن عاشق رب غفور
هوشمندون کو کہے گا بے شعور

جا بجا کے هونگے بتخانے خراب
بادشاهِ بت شکن هوگا خطاب

جمع کرکے لوگ لاوئے گا بهت
بت پرستون کو ستاوے گا بهت

هونیوالا هے یه لڑکا ذی شرف
ایکدعوت کرے گا اوسطرف

جسن خدا کو تم نهین هو جانتے
غیر بُت اصلا نهین هو مانتے

جب سخن اوس کا حلیمه نے سنا
چهینا حضرت کو اوسسے لهکر بُرا

خوف دشمن سے نه تها دل کو قرار
کرکے پوسیده کیا وان سے فرار

گهر مین جب لائے کیا شکر خدا
قوم مین اپنی حفاظت سے رکها

گو جدائی ناگوارا تهی اوسے
ایک دن دل سے کئی یون مشورے

حاسدون کے هاتھ سے پر خوف هون
پاس عبدالمطلب کے بهیجدون

اور سب نے بهی کها بهتر یه هے
در پے جان سب شقی هین ڈر یه هے

[illegible] دل کو تهی همدم سے بے کلی
پاس اون کی والده کے لیچلی

رفته رفته نزد مکه جب گئی
حاجت رفع ضرورت تب هوئی

جان و دل سے تهے سوا خیر الانام
اک جگهه بٹهلا یا حفظ تمام +

وه تو وهان پر رفع حاجت کو گئی
رحمت رب کی هوئی صورت نئی

آیا اوس جانب کو اک ابر سفید
تا سوا سرسبز هو نخل امید

دفعتهً آواز اک پیدا هوے
سنتے هی نیکو سیر گهبرا گئے

اوس جگہ آہستہ دائی حلیمہ دوڑ کر
دیکھا اوس جا پہ نہین رشک قمر

بولی گھبرا کر کہ حضرت کیا ہوئے
وائے قسمت گم مرے آقا ہوئے

گر مجھے یعقوب سے صدمہ نہین
یوسف ثانی مرا ملتا نہین

گرگ کنعان ملتا ہے کوئی راہ مین
جان دون مین گر کے اونکی چاہ مین

اوس حلیمہ کے زلیخا تھی کنیز
رشک یوسف سے نہ جان تک تھی عزیز

دل تھا صد پارہ کلیجہ پاش پاش
روئے وہ چارون طرف کرکے تلاش

سنکے افغان جمع سب ہونے لگے
لوگ اوسکے رونے پر رونے لگے

تھے تہ چرخ بھرین نالے علم
کرتے تھے افسوس سنکر حال غم

جب حلیمہ نے یہ رنج و غم سہا
ایک مرد پیر نے آکر کہا

اے حزینہ سوئے بتخانہ تو چل
نالہ و فریاد کر پیش ہبل

جب بصد غم مانگنے کو جائے گی
اپنے لڑکے کو تو اوس سے پائے گی

تب حلیمہ نے کہا اوس شیخ سے
کیا نہین ہے اس سے آگاہی تجھے

جب ہوا پیدا وہ طفل خوش صفات
سب مین سب بے عزت ہوئے عزا و لات

ہوا تب ہو کر خفا پیر ضعیف
بے ادب ایسے نہ ہو ہوگے خفیف

نے کہا تو لائے دیتا ہون وہ طفل
مین تجھے دلوائے دیتا ہون وہ طفل

لیکے یہ دوڑا گیا نزد ہبل
اور کہا میرے مدد کا ہی محل

ہے حلیمہ رنج و غم مین مبتلا
ابن عبد اللہ محمد گم ہوا

گر بلا دے مہربانی سے اوسے
سرخروئی ہو حلیمہ سے مجھے

اوسنے جب فریاد کی پیش ہبل
گرگئے بیساختہ تب منھ کے بھل

شان رب قدرت کو دکھلانے لگے
پیٹ سے بت کے صدا آنے لگے

ہے قوی جس کا محمد نام ہے
نور خالق سے مجھے کیا کام ہے

میرے بربادی کا باعث ہے وہی
آبرو عزت بتون کی مٹ گئی

کیا خطر ہے گرچہ اوسکا کم ہے سن
ہے حفاظت مین خدا کے رات دن

گو بظاہر گم ہوا ہے اے نگار — خاص رب حق [illegible]
تابع فرمان ہے اوسکا جو بشر — عمر ہوگی اوس کی راحت سے بسر
جب ہوا مایوس وہ مرد نجیب — آیا نزد دایۂ [illegible]
اور کہا طرفہ ہوئی ہے واردات — ہے شگفتی [illegible]
جو نہیں سننے مین آئے آجتک — ترک نہیں ایسی [illegible]
گرچہ دل کو خار غم سے ہے خراش — کر تو اپنے طفل کو جا کر تلاش
ہو گئی مضطر زیادہ دلجلی — ہو کے ناچار اوس جگہ سے پھر چلی
پہنچی عبد المطلب کے پاس جب — سب حقیقت کی بیان با صد تعب
اون قریشون کو بلایا آپ نے — ہر طرف راہی ہوئے سب ڈھونڈھنے
جستجو کوہ صفا کے گرد کی — اور دعا سے حفظ سب نے درد کی
شکوے گردون سے تھی قسمت سے گلے — گو بہت ڈھونڈا نہ پر حضرت ملے
شیبۂ مغموم جب گھبرا گئی — جانب کعبہ تن تنہا گئی
کر چکی جب سات باری وان طواف — ٹھہرے سے ابن ہاشم عبد المناف
آئی یون آواز ہاتف ناگہان — کیا محمد کے لئے ہے خوف جان
گو بظاہر ہو گیا تم سے جدا — اپنے بندے کا نگہبان ہے خدا
سنکے آواز سروش خوش بیان — پوچھا شیبہ نے محمد ہے کہان
بولا ہاتف اوسکو ملی اسے ذی شرف — جا دو میدان تہامہ کی طرف
اس کا دامن ہے تر و تازہ درخت — اوسکے سایہ مین ہے زیب تاج و تخت
جب یہ نقشے پھر آگاہی ہو لی — ابن ہاشم اوس طرف راہی ہوئی
اک رفیق تازہ آیا ہاتھ تھا — یعنی ورقہ ابن نوفل ساتھ تھا
شاد و خوش دامان سے اوٹھا لائے اونہین — باعث فضل خدا لاسے [illegible] اونہین
جود و بخشش کے بڑے سامان کئے — اونٹ شکرانے مین شیبہ نے دئے
تھے وہان پر جتنے مسکین و فقیر — دیکے مال و زر کیا اون کو امیر

دائی حضرت کو جب رخصت کیا / کہتے ہیں انعام اور خلعت دیا
درہم و دینار بے حد بیشمار / سب عزیزوں میں ہوئی وہ مالدار

روایت

عقد حضرت جب خدیجہ سے ہوا / آئے اوسدم دائی خیر الورا
شاہ دین نے دیا اوسکے کم نہ کی / مال و زر دیکر کیا اُس کو غنی
شاد کیا وہ نکو خصلت ہوئے / لیکے اوس انعام کو رخصت ہوئے
کہتے ہیں جب ہوئی جنگ حنین / آئے وہ تب بھی نزد شاہ مشرقین
فضل رب سے پائے کیا مرتبے / مصطفے تعظیم کو اوسکے اوٹھے
روشن پرچہ چادر پر نور تھی / واسطے اوسکے بچھائی اوس گھڑی
اوس کا شوہر اور وہ دونوں پسر / فیض صحبت سے ہوئے تھے بہرہ ور
باقی اوسکی جو تھی اولاد سے تھے / شفقت شاہ زمن سے شاد تھے
سب ہی سے رحمت کامل ہوئی / دولت دنیا و دین حاصل ہوئی
لیکن شادان کی وہ ہم احباب میں / سب کے سب شامل ہوئے اصحاب میں

احوال برائے گریہ کردن و بخشودن امت رسول اور روز قیامت جناب بار کے

حکم حق سے ہوگا جب محشر بپا / قبروں سے اوٹھینگی سب خلق خدا
انبیا آئینگے تھراتے ہوئے / اوصیا آئینگے تھراتے ہوئے
سب کو اپنے نفس کا ہوگا خیال / مضطرب وہ ہونگے بارنج و ملال
لیکن آئینگے جو جاہ و حشم / مصطفے خیر الورا شاہ امم
آپ کو امت ہی کی ہووے گی فکر / بخشش امت کا فرمائینگے ذکر
اسطرح فرمائینگے پھر مصطفے / ہے کہاں دختر مری خیر النسا
اپنی امت کی شفاعت کے لئے / خوف محشر سے رہائی دے اوسے

فاطمہ سنکر یہ احمد کا کلام
عرض خالق سے کرینگی اوسگھڑی
قلب پہ صدمہ سہے لے مولا مرے
تین دن پیاسا لب دریا رہا
خون بھری پوشاک اوسکلا دی ہوتی
فوج تھوڑی سی جو اوسکے ساتھ تھی
دونون زینب کے پسر معصوم تھے
رحم بچپن پہ نہ آیا حیف ہے
شام کو بیاہا ہے دولہن کیا اپنی
قاسم نوشہ کو مارا بے خطا
کسقدر صدمے سہے ہین پیاس کے
چھد گئی مشک سکینہ تیر سے
چھد گیا برچھی سے اکبر کا جگر
تیر سے اصغر کو مارا بیگناہ
بعد اصغر کی ہوا یہ شور و شین
صدمے بعد قتل بھی کیا کیا دئے
قید بھر اوسکے حرم کو کر لیا
مجمع اعدا مین بیچادر رہین
میرے دلبر نے جو تھا وعدہ کیا
اوتھ لے مالک مرے اے کبریا
عرش سے ناگاہ آویگی صدا
قاتلون سے ہم عوض لیتے ہین آج
فاطمہ تیری یہی ہے گر خوشی

انگلی ... وہی ہوئی ... اوس مقام
بخشدے امت کو بابا ان کی
بیخطا شبیر کو مارا مرے
صدمہ رنج و قلق کیسا کیا سہا
دادا اپنی بچے لینے آئی ہوتی
پیاسی دریا کے کنارے قتل کی
بیکس و تشنہ دہن مظلوم تھے
خون اون کا بھی بہایا حیف ہے
اور سحر ہوتے ہی وہ بیوہ بنی
جسم پامال سم اسپان ہوا
شانے دریا پہ کٹے عباس کے
بس چلا ہرگز نہ کچھ تقدیر سے
ہو گیا سب جسم نازک خون سے تر
حرملا تھا شاد ہستی تھی سپاہ
تشنہ لب مارا گیا میرا حسین
کاٹی اونگلی اک انگوٹھی کے لئے
سنگدل تھے کسقدر وہ اشقیا
زینب و کلثوم ننگے سر رہین
اپنا سر دیکر کیا اوس کو وفا
اپنا وعدہ آج تو بھی کر وفا
کسلئے مضطر ہے تو اے فاطمہ
خون بہا شبیر کا دیتے ہین آج
بخشانے امت کو تیرے باپ کی

دو شفقوں کو سلیفے تو پہچان کر — سو سے جنت لیکے جا اب بے خطر
امت احمد کو لیکر فاطمہؓ — خلد میں جائیگی باصدق و صفا
اے شفقی بس نہ ہو مضطر مدام — ساقیٔ کوثر کا ہے تو بھی غلام
تجھکو بھی بخشائیگی زہرا ضرور — عفو فرمادیگا خالق بھی قصور

قصیدہ

کم نہیں ہے احترام مصطفےٰ — انبیا تک ہین غلام مصطفےٰ
تا فلک ہے انتظام مصطفےٰ — عرش اعلےٰ ہے مقام مصطفےٰ
شاہوں سے کونین مین اعلا ہوے — ہین جو یہان ادنے غلام مصطفا
رحمۃ للعالمین حق نے کہا — دیکھکر رحم دوام مصطفا
کشور اسلام سب آباد ہے — جب یہان ہے انتظام مصطفا
ہوتے ہین محفوظ بیحد مومنین — سنکے وصف ناتمام مصطفا
کیون نہو تاج شفاعت زیب سر — تھا نہ بیجا اعتمام مصطفا
کہتے ہین روز ولادت سے رہا — بھر بخشش اہتمام مصطفا
اوٹھتے ہین تعظیم کے خاطر ملک — دیکھکر شب کو قیام مصطفا
بارہا ہر چاند مین روزے رکھے — سال تھا ماہ صیام مصطفا
غل ہوا سب مین بڑھا ہے اقبال و اوج — جب ہوا روز فطام مصطفا
رشک سے لالے کے سینے مین ہے داغ — ہے وہ روے سرخ فام مصطفا
سحر سے صبح رخ کے ہے قریب — گیسوے ہمرنگ شام مصطفا
بھیجتے ہین جو محمدؐ پر درود — ہین سزاوار سلام مصطفا
سب وہ انصار و مہاجر کو دیا — تھا جو مال اغتنام مصطفا
ثانی خورشید ہے شمسہ ہر ایک — آسمان ہین گر خیام مصطفا
ہون نہ قرآن کے موافق ہو حدیث — ہے کلام حق کلام مصطفا
ہے جہان مین تا قیامت جوش تن — بحر جود و اقتسام مصطفا

بھر شیطان کے ہے تخفیف غذا | ہے یہ اوس ذات فیض عام مصطفیٰ

شرم سے ہے باغ مین شمشاد خم | رشک طوبیٰ ہے قامت قوام مصطفیٰ

وجہ ہے یثرب کے پھیرے سے ہوے | ہے لقب دار السلام مصطفیٰ

ہے پسینے سے معطر ہر مشام | عطردان ہے کیا مسام مصطفیٰ

پھر گئے رخ کافرون کے خود بخود | ہے یہ خوف احتشام مصطفیٰ

ساتھ ہے فوج ملک پھر کس لئے | ہے نہایت احتشام مصطفیٰ

جیتے جی چھوڑو نہ راہ مستقیم | سالکون کو ہے پیام مصطفیٰ

کہتے ہین خالی نیا یا کوئی دم | بادۂ عرفان سے جام مصطفیٰ

بیکیان سرعت مین ہے فخر براق | ہے جو رفتار خوش خرام مصطفیٰ

کہتی ہین پریان سلیمان کا ہے تخت | یا ہے اسپ تیز گام مصطفیٰ

کیا عجب گر غنچۂ دل کھل گئے | یاد آیا ابتسام مصطفیٰ

ہین فرشتے اون کی خدمت کے لئے | کرتے ہین دل سے جو کام مصطفیٰ

عقل کل نے دی فخر خدا کی نوید | دیکھا جو دم اہتمام مصطفیٰ

کیون نہ ہو اونسے شفاعت کی امید | مژدہ دہ ہے التزام مصطفیٰ

گرتے گرتے کیون سنبھل جائین نہ ہم | دستگیری کو ہے نام مصطفیٰ

طاق کسریٰ کس طرح وان رہنے پائے | دجلہ ہے نہر السلام مصطفیٰ

حکم رب سے بارہا آیا کئے | خلد سے ہے خوان طعام مصطفیٰ

بعد حضرت اس قدر صدمہ ہوا | مر گیا آخر غلام مصطفیٰ

پائینگے محشر کو سب دشمن سزا | ہے وہ روز انتقام مصطفیٰ

کرتے ہین جلنے مین حاسد [illegible] | دشمنان عقل خام مصطفیٰ

ہے یداللہ بازوے شاہ رسل | پاس ہے ورنہ کہین حسام مصطفیٰ

شبر و شبیر کو سمجھو جو ایک | ہو عیان تشبیہ تام مصطفیٰ

کیون نہ بعد اون کے جہان قائم رہے | زندہ ہے قائم مقام مصطفیٰ

لب تشنگی آب کوثر چاہیئے — سب وضو کیا لوگ ہین نام مصطفےٰ

مناجات

کر دعا سعد دعا کا وقت ہے — رحمت و فضل خدا کا وقت ہے
وہ کہ رحمت کا یہ دستار ہے — رات دن باب اجابت باز ہے
ہین وہان اونا و اعلا بار یاب — ہوتے ہین سب کی دعائین مستجاب
کیا عجب جو خار ہی ہو جائے پھول — ہوتی ہے ہر ایک کی تو یہ قبول
لا مین شرمندہ جو بیچارہ ہوا — جرم کا اوس سے وہ کفارہ ہوا
پھر خاموشی لبون پر کیون رہے — ہین دعا مانگون ہر آمین کہے
یا الٰہی بحر نور ذوالجلال — نجم قسمت ہو مہ اوج کمال
مہر سے کوئی نہ نا امید ہو — ذرہ تک اس بزم کا خورشید ہو
بانی مجلس خوش و خرم رہے — بے غم حضرت نہ کوئی غم رہے
طبع اقدس کو نہو کوئی ملال — ہو فراغت سے مع اہل و عیال
حاضرین بزم راحت سے رہین — عمر بھر محفوظ آفت سے رہین
مطمئن دل ہو مرادین پائین سب — مطلب دنیا و دین بر آئین سب
سب نہایت اشتیاق شاہ دین — ہون زیارت سے مشرف مومنین
لپٹین قبر صاحب لولاک سے — مس کرین آنکھین ضریح پاک سے
تفرقہ حاشا نہ بیش و کم رہین — مومنین سب متفق باہم رہین
پائین راحت غائبین و حاضرین — خوش رہین سب سامعین و ذاکرین
حسب حاجت بھر حاجتمند دے — طالب فرزند کو فرزند دے
صاحب دین ہین جو مائین سفر — پھر کے با صحت وہان سے آئین گھر
راہ مین اصلا نہ حالت غیر ہو — حاجیون اور زائرون کی خیر ہو
رکھ حفاظت مین گلون کو خار سے — دوریون کو تو بچا تاتار سے

جو کہ ہین بیمار صحت ہو انھین دفع ہو آزار راحت ہو انھین
ہے تو ہی روزی رسان کائنات دافع آفات بہر ممکنات
بھاری نیکی خیر کا پلہ رہے اور سدا ارزانی غلہ رہے
یا خدا احسان پر احسان کر عقدہ لاحل مرا آسان کر
اپنے مجرم کی خطائین بخش دے رحمۃ للعالمین کے واسطے
رکھ نہ حیران بہر نا محتاج تو کر نہ مجھکو غیر کا محتاج تو
ہے تنفر دشمنون کے ساتھ سے دامن حیدر نہ چھوٹے ہاتھ سے
یا الٰہی بہر آل فاطمہ کیجیو بالخیر میرا خاتمہ
بعد مردن رحم سے مغفور ہون ساتھ اہلبیت کے محشور ہون
سہل اور آسان فشار قبر کر ہو بعید اشکال برزخ سے ہم
شر اعدا سے سدا محفوظ ہون خوان نعمت سے ترے محظوظ ہون
یا الٰہی بہر شاہ انس و جان پائین سب راحت میان دو جہان
دولت دنیا و عقبیٰ ہاتھ آئے کوئی بھی محروم یان سے پھر نہ جائے
ہو نہ صدمہ کوئی دل کو شاد رکھ مومنون سے لکھنؤ آباد رکھ
کلک بیان سے کچھ سوغات بھیج پھر حضرت ہدیہ صلوات بھیج

تمت

قطعہ تاریخ طبع زاد بلبل شاخسار سخنوری طوطی گلزار مدح حیدری [illegible] عالی خاندان رفیع المکان جناب نواب باقر علیخان المتخلص قشقی دام اقبالہ

پھر تاریخ از سر برکت [illegible] دلا ہے بھار باغ
گر تو نام مثنوی معلوم یاد رکھ ہدیہ حیدری باغ

قطعہ تاریخ طبع نتیجہ فکر خواجہ عبد الرؤف صاحب عشرت